صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 ستمبر 2019ء بمطابق 30 محرم الحرام 1441 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا O يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو سر، میں پوائنٹ آف آرڈر پر صرف یہی ایک بات کرنا چاہ رہا تھا کہ آپ نے جب سے یہ ہدایات دی ہیں کہ اسمبلی ٹائم پہ شروع ہوگی، آپ نے یہ بھی ہدایات دی ہیں کہ جو منسٹرز ہیں خاص طور پر وہ جن کا ایجنڈا ہوتا ہے، وہ اسمبلی میں موجود ہوں گے، آپ نے یہ بھی ہدایات دی ہیں کہ جو سیکرٹریز ہیں یا بیوروکریٹس ہیں وہ بھی یہاں پر موجود ہوں گے۔ تو سر، اگر آپ اس وقت دیکھیں تو یہ سیشن اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے اور انکا ہی ایجنڈا ہے لیکن اگر آپ دیکھیں تو اس وقت اپوزیشن کے صرف پانچ لوگ اسمبلی میں موجود ہیں، ان سے تو زیادہ منسٹرز اس وقت یہاں پر موجود ہیں اور ان سے زیادہ ٹریژری ممبرز موجود ہیں۔ تو سر، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس طرح ہم عوام کے پیسے بھی ضائع کر رہے ہیں، صوبے کے جو وسائل ہیں وہ بھی ضائع کر رہے ہیں اور انکا جو ایجنڈا ہے، ان کی ریکوزیشن ہے، آپ بتادیں کہ اگر آپ کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو بھی بتادیں؟ یہاں پر ہم دفتر چھوڑ کر اور سارے کام چھوڑ کر کیونکہ اسمبلی سب سے Important ہے تو یہاں پر ہم آتے ہیں لیکن سر، اس بات کا ضرور آپ نوٹس لیں کہ ہمیں تو روزانہ یہ مار پڑتی ہے کہ آپ ٹائم پہ نہیں آتے، آپ کے منسٹرز نہیں ہیں لیکن سر، یہ بھی ذرا دیکھ لیں کہ آج اپوزیشن کی طرف سے کیا حال ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: میرے خیال میں کوئسچنز آور لیتے ہیں اور اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ نگہت بی بی کوئسچنز آور کے فوراً بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، کوئسچنز آور کے بعد،

Questions` hour, Questions` hour, after Questions` hour. Question No 2481, Janab Bahadar Khan Sahib, not present, lapsed. No cross talk, please. Next Question No. 2424, Janab Bahadar Khan Sahib, not present, lapsed, no cross talk , please no cross talk, after Questions` hour. Madam Nighat Yasmeen Orakzai, Question No. 2485.

* 2485 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بتایا جائے کہ ضلع ہری پور میں کل کتنی ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلز ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کونسلوں کو آبادی کے تناسب سے فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یکم جنوری 2016ء سے 31 دسمبر 2018ء تک ضلع ہری پور کی ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلز کو کتنا کتنا فنڈ مہیا کیا گیا، کتنا خرچ ہوا ہے اور کتنا باقی ہے، ہر ایک کونسلز کی سکیم وائز / ائیر وائز تفصیل فراہم کیا جائے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات)</u>: (الف) نیبر ہوڈ کونسلز 25۔ ویلج کونسلز 155۔ ٹوٹل 180۔

(ب) جی ہاں، آبادی کے تناسب سے ویلج / نیبر ہوڈ کونسلز کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔

(ج) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، میرا جو کوئسچن نمبر 2485 ہے، وہ وزیر بلدیات سے ہے، انہوں نے مجھے جواب تو دے دیا ہے جس سے میں مطمئن ہوں لیکن جناب سپیکر، مجھے ان سے ایک چھوٹی سی بات عرض کرنی ہے، چونکہ آپ نے جواب بڑا تفصیل سے دیا ہے اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ میں کسی جواب سے مطمئن ہوئی ہوں، تو اس میں چونکہ آپ نے تفصیل سے ایک ایک چیز کو اور ایک ایک کونسل کو جتنا فنڈ دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود ایک چھوٹی سی عرض کرنی ہے کہ اگر آپ، یہ چونکہ ہری پور کے بارے میں ہے تو ہری پور میں ابھی بھی ان تمام چیزوں میں کچھ Loopholes ہیں اور کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جن پر Proper طور پر کام نہیں ہو رہا ہے، مطلب وہاں پہ گند ہے، آپ ان کو خرچہ دے رہے ہیں، آپ ان کو فنڈز دے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں پہ کچھ نہ کچھ کمی بیشی ہے، تو جس کی وجہ سے میں اپنا پہلا کوئسچن جو ہے اس پہ یہی بات کرتی ہوں کہ اس میں اگر زیادہ بہتری آ جائے تو میرا خیال ہے کہ چونکہ ہم نے جب محکمے Devolved کر دیئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس میں ہم اور بھی بہتر طور پہ کام کر سکتے ہیں، تو پہلے کوئسچن سے میں مطمئن ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Question No 2487, Nighat Orakzai Sahiba.

* 2487 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بتایا جائے کہ پشاور میں کل کتنے ٹاؤنز ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پشاور میں ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلز بھی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹاؤنز کونسلوں کو آبادی کے تناسب سے فنڈز مہیا کیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یکم جنوری 2016ء سے 31 دسمبر 2018ء تک پشاور کی ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلز اور ٹاؤنز کو کتنا فنڈ مہیا کیا گیا ہے، کتنا خرچ ہوا ہے اور کتنا باقی ہے، ہر ایک کونسلز / ٹاونز کی سکیم وائز / ائیر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) پشاور میں کل چار ٹاؤنز ہیں۔

(ب) جی ہاں، ضلع پشاور میں ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلز بھی موجود ہیں جو کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ودیہی ترقی پشاور کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

(ج) جی ہاں، ٹاؤنز کونسلز کو آبادی کے تناسب سے فنانس ڈیپارٹمنٹ فنڈز جاری کرتا ہے اور منتخب نمائندوں کی نشاندہی پر گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ٹاؤن ڈیویلپمنٹ کمیٹی کی منظوری کے بعد خرچ کرتا ہے۔

(د) ٹاؤن ون، پشاور کی جانب سے جواب موصول نہیں ہوا، ٹاؤن ٹو، پشاور کی ائیر وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	مہیا شدہ فنڈ	اخراجات
2015-16	103056000	
2016-17	217595000	172882105
2017-18	94613000	29356910

ٹاؤن-III، پشاور کو جو فنڈز (PFC) برائے مالی سال 17-2016ء اور 18-2017ء میں جاری ہوا تھا اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ٹاؤن-IV، پشاور کو جو فنڈز (PFC) برائے مالی سال 17-2016ء اور 18-2017ء میں جاری ہوا تھا اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں صرف ایک چیز پہ میرا جو سوال ہے اس میں اگر آپ جز 'د' پہ جائیں تو اس میں ان کا یہ جو جواب نہیں آیا، ٹاؤن ون کا جواب نہیں آیا ہے تو اس پہ اگر مجھے بتا دیں کہ ٹاؤن ون والوں نے جواب کیوں نہیں دیا اور کیا وجہ تھی کہ انہوں نے آپ کو جواب کیوں نہیں دیا؟ پہلا کوئسچن تو میرا آپ سے یہ ہے، دوسرا یہ ہے کہ اگر آپ Annexure میں جائیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ 2016ء کو آپ نے ان کو فنڈز مہیا کئے ہیں اور اس میں اخراجات کچھ بھی نہیں ہوئے ہیں، پہلے سال 2015-16ء میں، جبکہ 2016-2017ء میں آپ کے اخراجات بہت زیادہ ہوئے لیکن یہ باقی پیسہ پھر

کہاں گیا؟ تیسرا آپ 2017-2018 کو دیکھیں تو اس میں بھی آپ نے پیسے جو ہیں ان کو زیادہ دیئے، اخراجات جو کہ انہوں نے کرنے تھے، یعنی اگر کوئی نلکے بدلنے تھے یا کوئی ایسا سیوریج کا کوئی کام کرنا تھا یا کوئی اور، وہ لاگت جو ہے انہوں نے پوری نہیں کی، تو یہ بچانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بچا کر ہمیں یہ کہیں گے کہ ہم نے تو جناب عالیٰ یہ بہت اچھا کام کیا کہ پیسہ بچا لیا ہے، پیسے جو ہوتے ہیں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ اچھے سے اچھا کام کیا جائے اور لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جائے، لوگوں کے جو یہ گند پڑے ہوئے ہیں، جو دوسری تمام چیزیں ہیں، اس وقت میرا خیال ہے کہ پشاور جو ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> وہ سب سے زیادہ بدترین شہروں میں آتا ہے کہ جس میں جا بجا گند بھی پڑا ہوا ہے، آپ لوگ، مطلب نیشنل لیول پہ ٹی وی جو ہے وہ کراچی کی کوریج کرتا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Local Government, Shehram Khan Sahib, respond please.

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات):</u> شکریہ جی۔ نگہت اورکزئی صاحبہ نے سوال کیا، پہلے کوسچن کے جواب سے مطمئن ہیں تو شکریہ، اور انہوں نے In put بھی دیا، وہ Already ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، دوسرے میں انہوں نے ایک ٹاؤن ون کا جواب، میں نے خود بھی کو کوسچن کیا اور وہ ڈیٹیل آکر ہم آپ کے ساتھ بالکل شیئر کر دیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، I don't know، کوئی ڈیپارٹمنٹل کسی وجہ سے کوئی ٹائم پہ نہیں پہنچا، اسی وجہ سے انہوں نے باقی کا Respond کر دیا ہے، بہر حال میں نے ریکویسٹ کر دی ہے اور جیسے ہی وہ جواب آئے گا آپ کے ساتھ ہم شیئر کر دیں گے۔ جہاں تک 2015-16 ء کی بات ہے، کیونکہ 2015ء میں تو لوکل باڈیز تھیں ہی نہیں، 2015ء کے End سے یہ سٹارٹ ہوئی تھیں تو اس میں پہلے سال میں Expenditure slow ہوتا ہے یا نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور سسٹم بھی نیا تھا، نئے لوگوں میں کیا کہتے ہیں یہ ویلج کونسلز کے سیکرٹریز بھی نئے تھے اور باقی حساب کتاب سارا پراسیس نیا تھا، دوسرے سال میں Obliviously جب Expenditure ہوا ہے، تیسرے مالی سال میں بھی کہیں بھی یہ پیسے لیپس نہیں ہوئے کیونکہ یہ اکاؤنٹ فور میں پڑے ہوتے ہیں، Carry forward ہوتا ہے، Next year آپ ان کو Utilized کر سکتے ہیں، وہ جو پیسے ان سے رہ گئے ہوتے ہیں، ابھی بھی انہوں نے پلان دیا ہوا ہے اور Accordingly وہ سارے پیسے Utilized ہوں گے اور ہو رہے ہیں، ہم نے Already instructions بھی دے دی ہیں کہ جہاں

جہاں پہ جو جو بھی ہیں ان کو فوراًUtilized کریں، سکیمز کمپلیٹ کریں، جہاں پہ جس چیز کی ضرورت ہے اس کو ٹائم پہ کریں، ان کا Concern صحیح ہے کہ پیسے ہم نے سیونگ کیلئے نہیں دیئے ہیں خرچ کیلئے، کیونکہ اٹانومس باڈیز ہیں، ان کی اپنی گورنمنٹ تھی، انکا اپنا ہاؤس تھا، اپنا پروسیجر تھا تو ابھی اس کے اندر مداخلت تو نہیں کر سکتے، گائیڈ لائن دے سکتے ہیں، پالیسی گائیڈ لائن دے سکتے ہیں جو ڈیپارٹمنٹ نے Time and again دی ہے اور ان شاءاللہ Further بھی دیتے رہیں گے کہ پیسوں کو ٹائم پہ خرچ کیا جائے، Efficiency improve کرنا انتہائی ضروری ہے اور دوسری، Sorry فائنل بات کر دوں، کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کا نیا نظام، کیونکہ Capacity ٹائم کے ساتھ Build بھی ہوتی ہے تو Every year previous سے زیادہ Capacity build ہو جاتی ہے، پروسیجر بھی اور ناظمین بھی Trained ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی Performance automatically بہتر ہو جاتی ہے، کئی جگہوں پہ ہاؤس کا اتفاق نہیں ہوتا آپس میں پلاننگ پہ اتفاق نہیں ہوتا تو بجٹ Slow ہو جاتا ہے، کسی بھی وجہ سے تو مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن آنے والے وقتوں میں اس کو اور Improve کیا جائے گا، ان شاءاللہ، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Sahabzada Sanaullah Sahib, Question No. 2450, not present, lapsed. Sardar Hussain Babak Sahib, Question No. 2507.

* 2507 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مین صوابی مردان روڈ سے علاقہ خدو خیل کی طرف جانے والی سڑک کی حالت انتہائی خستہ حال ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت عوام کی سہولت کیلئے مذکورہ سڑک کی دوبارہ تعمیر و پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ روڈ 'واقع ضلع صوابی حدود' کی مرمت و بحالی کیلئے تقریباً تخمینہ لاگت 13.568 ملین روپے ہے جو کہ موجودہ مالی سال 20-2019ء کی اے ڈی پی نمبر 943/190567 میں شامل ہوا ہے اور منصوبے کا پی سی ون سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کے دفتر سے مورخہ 22 اگست 2019ء کو پی اینڈ ڈی

ڈیپارٹمنٹ کو پی ڈی ڈبلیو میں شامل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے، پی سی ون Abstract اور لیٹر کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، مجھے جواب بھی دیا گیا ہے، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے، یہ پورشن جو ہے یہ بہت زیادہ خراب ہے اور آپ نے پی ڈبلیو پی کا بھی ذکر کیا ہے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، میں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کا لوکل باڈیز سے تعلق ہے، اس جواب سے تو میں مطمئن ہوں اور میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، پراجیکٹ کمیٹیاں ہوتی تھیں، پراجیکٹ کمیٹیوں کا جو دائرہ اختیار تھا وہ بیس بیس لاکھ تک ہوا کرتا تھا، ٹھیکیداری نظام میں جناب سپیکر، پچاس لاکھ کا کوئی کام اگر ٹینڈر ہو جاتا ہے تو گراؤنڈ پہ، میرے خیال میں ہم سارے ایم پی ایز اس بات پہ متفق ہیں کہ پچاس لاکھ کے ٹینڈر میں ٹھیکیداری نظام میں دس پندرہ لاکھ سے زیادہ کام نہیں ہو پاتا، تو یہ میں نے پچھلی دفعہ بھی پرویز خٹک صاحب کو ریکویسٹ کی تھی کہ اس پہ اگر ہم بیٹھیں، مختلف علاقوں میں پانچ لاکھ کے کام، چھ لاکھ کے کام، پندرہ لاکھ کے کام، بیس لاکھ کے کاموں کیلئے اگر ہم پراجیکٹ کمیٹیاں بنائیں اور پراجیکٹ کمیٹیوں کی جو Composition ہے وہ جو بھی آپ کو انتہائی مناسب، Transparent لگے، اگر اس چیز پہ لوکل گورنمنٹ کے جو ہمارے منسٹر صاحب ہیں وہ اس پہ غور کریں تو میرے خیال میں بہت سارا پیسہ بچ بھی جائے گا اور اس کے مقابلے میں تقریباً زیادہ ڈیویلپمنٹ ہو پائے گی۔ ایک دفعہ پھر میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایلوکیشن کر دی ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 2495, Janab Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بعد میں، صرف کوئسچنز ختم کر دیتے ہیں، کوئسچنز آور ختم کر لیں۔

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2495، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 2495 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی کے 22، بونیر میں آبنوشی کی کل کتنی سکیمیں موجود ہیں، سکیم کا نام و گاؤں کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ حلقے میں کتنی سکیمیں ابھی تک چالو نہ ہو سکیں، وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) پی کے 22، ضلع بونیر میں آبنوشی کی کل 46 سکیمیں ہیں جن میں 7 سکیمیں غیر فعال ہیں، فعال اور غیر فعال سکیموں کی تفصیل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ میرے خیال میں اس ڈیپارٹمنٹ کا کوئی منسٹر بھی نہیں ہے، مجھے جواب تو ملا ہے لیکن جو غیر فعال سکیمیں ہیں، مجھے تو جواب میں Simply لکھا گیا ہے کہ تفصیل لف ہے لیکن تفصیل اس میں نہیں ہے، پھر بھی اگر مجھے تفصیل دے دی جائے تو شکر گزار رہوں گا۔

جناب سپیکر: ان کو تفصیل، جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ کوئسچن جو ہے آنریبل بابک صاحب نے جو سکیمیں ہیں ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ پی کے 22 میں کتنی فنکشنل ہیں اور جو نان فنکشنل ہیں، ان کی ڈیٹیلز مانگی ہیں، تو سر، 46 سکیمیں جو ہیں وہ بحال ہیں اور 7 جو ہیں وہ غیر فعال ہیں، میرے پاس یہ اس کی ڈیٹیل ہے بلکہ ایک کالم وائز انہوں نے، مثلاً کالاخیلہ کی ایک ہے، دوسری غونڈ صوابی ظاہر آباد والی ہے اور بابک صاحب کو پتہ ہوگا کیونکہ انکا علاقہ ہے، پھر چارکوٹ ہے، پھر غور غوشتی ہے، پھر ناوگئی، پھر اسی طرح گنڈر تو میرے پاس یہ ڈیٹیلز جو مانگ رہے ہیں وہ میرے پاس تو موجود ہیں، میں ان کو ادھر ہی بھیج دیتا ہوں بابک صاحب کو، وہ دیکھ لیں اگر اس میں فرق ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی دے دیں، ہمارے پاس تو ہے، آپ ان کو ڈیٹیل دے دیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ایک تو غیر فعال جو سکیمیں ہیں، منسٹر صاحب اگر ہدایات دیں کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ان غیر فعال سکیموں کو فعال بنایا جا سکے۔ دوسری اہم بات جناب سپیکر، ہزارہ ڈویژن میں آپ کے علاقے میں اور ہمارے علاقے میں ملاکنڈ ڈویژن میں تمام ممبران یہاں پہ بیٹھے ہیں، وہاں پر مختلف سورسز سے ہم یہ جو سکیمیں ہیں ان سے واٹر سپلائی کرتے ہیں جناب سپیکر، اور بدقسمتی سے پانی کی جو سطح ہے وہ انتہائی نیچے چلی گئی ہے تو میں نے پہلے بھی سیکرٹری پبلک ہیلتھ سے اس مسئلے پر بات کی تھی کہ ابھی ڈرلنگ سسٹم آیا ہے، پریشر پمپ اور ہیڈ پمپ کا اگر دیکھا جائے تو ان کی عمر بھی بہت زیادہ ہے اور خرچہ بھی اس پر بہت کم آتا ہے تو اس پر بھی اگر حکومت غور کرلے تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔جناب میاں نثار گل صاحب، کوئسچن نمبر 2568۔

* 2568 _ میاں نثار گل: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حلقہ PK-85 میں Gravity واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ کمانگر سے رحمت آباد اور کمالی زرہ خیل سے ڈب گاؤں کیلئے Gravity واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی ہے؛

(د) اگر (الف) و(ب) کا جواب اثبات میں ہوتو:

(i) حلقہ میں موجود Gravity واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد، فعال اور غیر فعال سکیموں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ان سکیموں سے مستفید علاقہ کانام بمعہ آبادی کے اعداد فراہم کئے جائیں؛

(iii) سال 2013ء سے اکتوبر 2018ء تک مذکورہ Gravity واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(قائدایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(i) حلقہ PK-85 میں موجودہ کل گیارہ عدد Gravity واٹر سپلائی سکیمز ہیں جن میں دس فعال اور ایک غیر فعال ہے۔

(ii) کمانگر Gravity واٹر سپلائی سکیم سے علاقہ رحمت آباد، طور ڈھنڈ پانی پینے سے مستفید ہورہا ہے اور تقریباً 6500 افراد پر مشتمل آبادی ہے۔

(iii) سال 2013ء سے اکتوبر 2018ء تک مذکورہ Gravity واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی پر کل 35 لاکھ رقم خرچ کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر، میں نے پوچھا تھا کہ-----

جناب سپیکر: پہلے یہ بتائیں کہ ناراض تو نہیں ہیں آپ؟

میاں نثار گل: جی۔

جناب سپیکر: پہلے یہ بتائیں کہ ناراض تو نہیں ہیں آپ؟

میاں نثار گل: نہیں، آپ ہمارے بڑے ہیں جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

میاں نثار گل: آپ ہمارے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

میاں نثار گل: لیکن ناراضگی اس بات پر ہو گی۔

جناب سپیکر: بس خیر ہے۔

میاں نثار گل: کہ آپ میرٹ پر فیصلے کیا کریں تو ہم خوش ہو نگے۔

جناب سپیکر: کیا کریں؟

میاں نثار گل: میرٹ پر اسمبلی چلائیں تو پھر ہم خوش ہو نگے، تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب منور خان: میرٹ پہ نہ چلائیں۔

جناب سپیکر: جی جی، میاں صاحب۔

میاں نثار گل: نہیں، میں نے کہا کہ میرٹ پر چلائیں تو ہم خوش ہو نگے۔

جناب سپیکر: میں نے سنا ہے کہ میرٹ پہ نہ چلائیں، وہ منور خان صاحب بھی گواہی دے رہے ہیں۔

میاں نثار گل: سر، میں نے یہ پوچھا تھا کہ حلقہ میں موجود Gravity واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد، کار آمد اور غیر کار آمد کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر، اس میں لکھا گیا ہے کہ حلقے میں موجود تو کل گیارہ Gravity واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں دس کار آمد ہیں، چالو ہیں اور ایک عدد غیر کار آمد ہے۔ جناب سپیکر، میں اس حلقے کا رہنے والا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ منسٹر صاحب کو پتہ ہو گا یا ان کی غلطی ہو گی لیکن اس سوال میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو Gravity واٹر سپلائی سکیمیں ہیں سب بند پڑی ہیں، پشتی خیل، ڈوڈہ خیل بند پڑی ہے، رحمت آباد بند پڑی ہے، غنڈی مرغل خیل میں پانچ Gravity واٹر سپلائی سکیمیں ہیں وہ بھی Illegal connection کی وجہ سے تقریباً ایک کلو میٹر سے آگے پانی نہیں جا سکتا، منگل خیل سکیم جو Gravity واٹر سپلائی سکیم تھی وہ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ٹھیک کروالی اور جناب سپیکر، ادھر لکھا گیا ہے کہ ان سکیموں پہ تقریباً 35 لاکھ روپے بھی خرچ ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد میرا جو سوال ہے وہ بڑا Sensitive آئے گا، اس سے بھی بڑا Sensitive ہے، جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب، میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں یا آپ اس پہ انکوائری کر لیں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہ کر لیں کہ چیف انجینئر کے لیول پہ، ڈپٹی کمشنر ہوں، میں ہوں اور

چیف انجینئر آ جائیں، ایک دن میرے ساتھ رکھ لیں، وہ موقع پہ، پھر آپ کو اسمبلی میں رپورٹ دے کہ جو سوال ادھر آیا ہے اور جو ممبر کہہ رہا ہے یہ غلط ہے یا ٹھیک ہے؟ حکومت کی غلطی نہیں ہو گی، ہو سکتا ہے کسی بندے کی غلطی ہو تو پھر اس میں پھر ان کو سزا تجویز کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مناسب بات ہے، جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، جیسا کہ ہمارے آنریبل ممبر میاں صاحب جو ہیں انہوں نے، جواب تو یہاں پر ملا ہوا ہے لیکن وہ یہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ، چونکہ دس سکیمز ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے، گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ دس سکیمز فنکشنل ہیں، ایک سکیم نان فنکشنل ہے اور پھر جو خرچہ اس کے اوپر آیا ہے اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن سر، اس میں کوئی قباحت کی بات نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ تو اپنے موقف پہ قائم ہے کہ گراؤنڈ پہ یہی سیچویشن ہے لیکن اگر آنریبل ممبر ایک بات کہہ رہے ہیں تو ہمارے لئے ان کی بات جو ہے اس میں زیادہ وزن بھی ہے تو میں یہاں سے ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ کرک کے جو ڈپٹی کمشنر ہیں، وہ آنریبل ممبر اور پبلک ہیلتھ کے جو ایکسیئن ہیں، یہ تینوں ان کے ساتھ Coordinate کر لیں گے، گراؤنڈ پہ چیک کر لیں گے اور پھر وہ خود آ کر آنریبل ممبر خود بتا دیں، اگر مطمئن ہیں تو پھر بھی ٹھیک ہے اور اگر اس میں کوئی Discrepancy آئی اس انفارمیشن میں، تو پھر جو ہے اس کے بعد جو بھی جس طرح ہو گا لیکن فی الحال میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہی سیچویشن ہے، گراؤنڈ کے اوپر آپ جا کر چیک کر لیں اور پھر آ کر خود ہاؤس میں بتا دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میاں صاحب!

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر صاحب، سلطان خان نے جو مجھے جواب دیا، میں پانچ دفعہ سیکرٹری کے ساتھ ملا ہوں، میں خود بھی اس معاملے میں ڈپٹی کمشنر کے ساتھ دو تین دفعہ میٹنگ کر چکا ہوں، میں نے صرف Simple سی ریکویسٹ کی ہے کہ چیف انجینئر کے لیول پہ، جو ہمارے علاقے کے چیف انجینئر ہیں وہ ہوں، ڈپٹی کمشنر اور میں اور یہ ایک لیول کی میں نے وہ کروائی ہے، چیف انجینئر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ہے، ایک سال میں نے اپنی جد و جہد کی ہے، مطلب یہ ایکسیئن کے لیول کی بات نہیں ہے پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: انہوں نے کہا ہے کہ چیف انجینئر جو ہیں وہ اس پہ کام کر لیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چیف انجینئر ہو گا، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

میاں نثار گل: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2571۔

* 2571 _ میاں نثار گل: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زیبی ڈیم سے کرک سٹی اور ملحقہ گاؤں کیلئے واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی منظوری اور تکمیل کی تاریخ بتائی جائے، آیا سال 2013ء تا اکتوبر 2018 یہ سکیم بند تھی یا لوگ پانی سے مستفید ہو رہے تھے، نیز مذکورہ سکیم کے پانچ سالوں کے ڈیزل اور بجلی کے اخراجات بمعہ سٹاف اور ان کی ماہانہ تنخواہوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے، پانچ سالوں میں کرک سٹی اور ملحقہ گاؤں کو یومیہ کتنے لاکھ گیلن پانی فراہم ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (قائد ایوان) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم زیبی ڈیم صوبائی ترقیاتی پروگرام 06-2005 میں منظور ہوئی تھی اور جون 2012ء میں اس کی تکمیل ہوئی، سال 2013ء تک سکیم مذکورہ سے پانی کی ترسیل ملحقہ علاقہ جات کو باقاعدگی سے ہو رہی تھی۔ سال 2013 سے لے کر 2018ء تک سکیم مذکورہ بوجہ فنڈ، ڈیزل عدم دستیابی بند پڑا تھا اور اب متعلقہ ایم پی اے PK-85 کی کاوشوں سے سکیم مذکورہ کو ڈیزل کی مد میں 20 لاکھ روپے گرانٹ کی منظوری ہوئی ہے، اب سکیم مذکورہ سے پانی کی یومیہ ترسیل ایک لاکھ گیلن ملحقہ علاقہ جات کو مورخہ 12 نومبر 2018ء سے شروع ہوئی ہے، علاوہ ازیں سکیم پر کل 57 عدد آپریشنل سٹاف بھرتی ہوا ہے اور باقاعدگی سے ڈیوٹی بھی کر رہا ہے، تنخواہ لے رہا ہے، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، یہ بڑا Sensible کوئسچن ہے، اگر آپ اس میں دیکھ لیں، آیا یہ درست ہے کہ زیبی ڈیم سے کرک سٹی اور ملحقہ گاؤں کیلئے واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی تھی؟ ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ 'جی ہاں' سر، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کی منظوری اور تکمیل کی تاریخ بتائی جائے؟ تو لکھا گیا ہے کہ یہ 2005ء میں منظور ہوئی تھی اور 2012ء میں یہ سکیم فنکشنل ہوئی ہے، مطلب چھ سال جناب سپیکر، اس پہ تقریباً اس وقت 13 کروڑ روپے لگے تھے اور یہ بہت بڑا علاقہ اس سے مستفید ہو رہا تھا، جناب سپیکر، جواب تو دیکھ لیں، سر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، جواب یہ ہے کہ واٹر سپلائی سکیم زیبی ڈیم صوبائی ترقیاتی پروگرام 06-2005ء میں منظور ہوئی تھی اور جون 2012ء کو اس کی تکمیل ہوئی، سال 2013ء تک سکیم مذکورہ سے پانی کی ترسیل ملحقہ علاقہ جات کو باقاعدگی سے ہو رہی تھی، مطلب چھ

سال اس کی Completion میں لگے اور ایک سال لوگوں کو پانی ملا، نیچے کیا کہہ رہے ہیں، سال 2013ء سے لے کر 2018ء تک سکیم مذکورہ بوجہ فنڈ ڈیزل عدم دستیابی بند پڑا تھا، سپیکر صاحب، ناراضگی میری تب دور ہو گی جب آپ کی پوری توجہ ہو۔

جناب سپیکر: میری پوری توجہ آپ کی طرف ہے۔

میاں نثار گل: تھینک یو۔ جناب سپیکر، لکھتے ہیں کہ پانچ سال یہ سکیم بند پڑی تھی اور اب متعلقہ ایم پی اے PK-85 کی کاوشوں سے سکیم مذکورہ کو ڈیزل کی مد میں 20 لاکھ روپے گرانٹ کی منظوری ہوئی ہے، اب سکیم مذکورہ سے پانی کی یومیہ ترسیل ایک لاکھ گیلن ملحقہ علاقہ جات کو مورخہ 12 نومبر 2018ء سے شروع ہوئی ہے، جناب سپیکر، اس سے پیچھے اگر آپ چلے جائیں تو اس میں لسٹ دی گئی ہے جس میں سٹاف کی تنخواہ ہے اور وہ ہے 57 ہزار روپے تنخواہ اس سٹاف کو پانچ سالوں میں ملی ہے۔ جناب سپیکر، مہینے کی بنتی ہے ایک کروڑ 28 لاکھ 70 ہزار 344 روپے، پانچ سالوں کی جو بنتی ہے وہ تنخواہ ہے 6 کروڑ 43 لاکھ 86 ہزار 720 روپے، اور پانچ سال سکیم بند پڑی تھی، حلقہ ایم پی اے میاں نثار آیا، دوڑ دھوپ کی، آپ کو ریکویسٹ کی، 20 لاکھ روپے ڈیزل کیلئے منظور کروالئے، سکیم چالو ہوئی، جناب سپیکر، اب بھی بند پڑی ہے، صرف کرک سٹی کو پانی جاتا ہے اور جو Route Villages ہیں، میں اس فلور پہ کہتا ہوں کہ وہ سکیم اب بھی بند پڑی ہے، لوگوں کیلئے، ان کو پانی ابھی بھی نہیں ملا، ساڑھے چھ کروڑ روپے لوگوں کو سیلری ملی، وہ ہمارے ووٹر ہیں، 13 کروڑ روپے سکیم پہ لگے، پانچ سال بند پڑی تھی، آپ خود ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ پانچ سال لوگوں نے اس میں سے پانی نہیں پیا اور پانچ سال میں میں نے دوسرا سوال جمع کیا ہے، اس میں کہ Maintenance کتنی نکلی ہو گی، برائے مہربانی اس میں آپ لوگ انکوائری تو کر لیں، مطلب اتنی بڑی سکیم، 13 کروڑ روپے اس میں لگے ہیں، ساڑھے چھ کروڑ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، یہ شروع سے ہی پانی نہیں ملا؟ جب سے یہ سکیم، پہلے پانی ملتا تھا اور اب بند ہوا ہے یا شروع سے ہی نہیں ہے؟

میاں نثار گل: نہیں نہیں، جواب دیا گیا ہے کہ پانچ سال تک بند پڑی تھی، 2013ء سے لے کر 2018ء تک ڈیپارٹمنٹ خود کہتا ہے، آپ ذرا سوال کو پڑھ لیں تو آپ کو سب معلوم ہو جائے گا، ذرا پڑھ تو لیجیئے جی، ڈیپارٹمنٹ خود ایڈمٹ کرتا ہے، میں نہیں کہتا۔

جناب سپیکر: ڈیزل کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند ہو گیا، لاء منسٹر صاحب! ذرا جواب دیں۔

وزیر قانون: سر، یہ میاں صاحب نے ایسا سوال پوچھا ہے کہ جو بہت زیادہ اہم بھی ہے اور انہوں نے خود کہا ہے، پہلے والے سوال میں انہوں نے ہمیں تھوڑا سا زیادہ اس طرح باور کرایا ہے کہ یہ والا سوال آپ کا ٹھیک نہیں ہے تو دوسرا بھی کوئی خاص نہیں ہو گا لیکن وہ اصلی والی فائرنگ جو ہے وہ انہوں نے دوسرے سوال کے لئے چھوڑ دی تھی، سر، اس میں یہ ہے کہ واٹر سپلائی سکیم، جواب تو آ گیا ہے سر، اسمبلی میں تو یہی ہوتا ہے کہ آپ ڈیپارٹمنٹ سے تب ہی باز پرس کر سکتے ہیں کہ جواب نہ ہو، جواب تو آ گیا ہے، جو سچی بات تھی وہ جواب کے اندر انہوں نے لکھ دی ہے، یہ بھی نہیں ہے کہ اس میں انہوں نے کوئی مس انفارمیشن دی ہے، ڈیپارٹمنٹ نے تو اس حد تک اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ سر، اب میں ایک اہم پوائنٹ کی طرف آ رہا ہوں، جس کیلئے میاں صاحب Agitate کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ 2013ء سے 2018ء تک یہ سکیم بند تھی، وہ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، تو ایسا ہے کہ جب یہ 2005-06ء میں یہ منظور ہوئی اور پھر یہ 2012ء میں فنکشنل ہوئی تو ایک سال یہ نہیں تھا، سال جو ہے اس سے پانی کی ترسیل ہوتی رہی، پھر ابھی جو ہے، ابھی جواب میں ہے کہ تقریباً اُس سے یومیہ ترسیل جو ہے وہ ایک لاکھ گیلن پانی مل رہا ہے، سر، اب اس میں یہ بھی ہے کہ یہ جو زیبی ڈیم کا جو بتا رہے ہیں، یہ سکیم کرک شہر کیلئے بنائی گئی تھی اور اس میں فنڈز کی Shortage، یہ جو یہاں پر Reason بتا رہے ہیں اور یہ جو Crucial point ہے وہ یہ ہے کہ ضلع کرک کی انتظامیہ نے جب یہ ڈیزل کیلئے فنڈز دینے کے لئے، تو یہ فنڈز نہ ملے، تو اس کی وجہ سے یہ سکیم بند تھی۔ سر، اس وقت موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ ایک سولر والا پمپ اور ایک ڈیزل سے چلنے والا پمپ اس وقت آپریشنل ہیں تو اس کو یہ رنگ نہیں دینا چاہیئے کہ یہ اس وقت بھی بند ہے، سر، اس وقت یہ شروع ہے، اگر آنریبل ممبر پھر بھی اس پوائنٹ کو Agitate کرنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں جو 2013ء سے 2018ء تک کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتے ہیں، اس کا Reason جاننا چاہتے ہیں، وہ تو بتا دیا گیا ہے کہ Shortage of funds تھی لیکن اگر وہ پھر بھی اس کو پریس کرتے ہیں تو میں، I can offer him، میں ان کو یہ آفر کر سکتا ہوں اور میں ان کو یہ یقین دہانی کرا سکتا ہوں کہ اس میں ہم ایک انکوائری بٹھا دیتے ہیں، ان پانچ سالوں میں جو ان کا ایک اعتراض ہے تو، Let that inquiry concludes، اس کو کوئی Time limit بھی دے دیں کہ آپ رولنگ دے دیں گے، دو ہفتے کا ٹائم دے دیں، مثلاً دو ہفتے کے بعد وہ اپنی جو تفصیل ہے 2013ء سے 2018ء کی، اور اس کے جو Reasons ہیں وہ

یہاں پر لے آئیں، سر، پھر آگے ہاؤس Decide کرے کہ اگر اس کو ہم نے آگے اور Agitate کرنا ہے یا نہیں کرنا؟

جناب سپیکر: Minister Sahib, this is very important question, look at, کہ Drinking water scheme ہے اور 2013ء سے لے کر 2018ء تک صرف آئل نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے تو یہ اس کو بالکل Provoke کرنا چاہیئے کیا اتنی قیامت تو نہیں ہے کہ ایک Gravity flow scheme، جو Drinking واٹر سپلائی سکیم ہے، جس کا تعلق Human life کے ساتھ ہے اور اس کو ہم ڈیزل تک Provide نہیں کر پائے اور وہ سکیم بند ہو گئی اور ان کے بقول ابھی تک بند ہے۔

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں جی، انہوں نے جواب دیا تھا کہ اب پانی چل رہا ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، سلطان خان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اس وقت میں ایم پی اے تھا، میں نے منظور کروائی تھی اور ابھی اگر یہ سکیم ہوتی تو اس میں پچاس کروڑ روپے لگتے، یہ تقریباً میرے حلقے کے آدھے لوگوں کو پانی دے رہی ہے، 57 لوگ بھی اس میں بھرتی ہوگئے ہیں، میں نے جو فگرز بتائے ہیں کہ 6 کروڑ 43 لاکھ روپے پانچ سال انہوں نے تنخواہ لی ہے، گھر میں بیٹھے بیٹھے۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ سولر سسٹم یا کچھ ابھی اس سے پانی چل رہا ہے؟

میاں نثار گل: سر، نہیں، میں اب بتا رہا ہوں نا اور لکھا گیا ہے کہ PK-85 کے ایم پی اے، مطلب PK-85 کا میں دوبارہ اس سکیم کیلئے ایم پی اے ہوں گا اور پھر اس کو چالو کروں گا، ان پانچ سالوں میں ڈیپارٹمنٹ کا کیا رول تھا؟ اور سلطان خان کہتے ہیں کہ ڈیزل کے پیسے نہیں تھے، یہ سکیم ڈیزل پہ ڈیزائن ہوئی تھی کیونکہ وولٹیج کا مسئلہ تھا۔

جناب سپیکر: جناب، آپ مجھے صرف ایک جواب دے دیں۔

میاں نثار گل: سر، میں یہ ریکویسٹ کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک جواب دیں، ایک جواب دیں، اس کی طرف تو ہم جاتے ہیں، پانچ سالوں کی طرف، یہ تو بڑا Important question ہے، اس کو ہم چھوڑتے نہیں ہیں، آپ صرف مجھے یہ بتائیں کہ ابھی جو سلطان خان نے کہا ہے، پانی ابھی چل گیا ہے یا نہیں؟

میاں نثار گل: ابھی صرف سٹی کو جا رہا ہے، وہ بھی دو تین دن میں، اس کے رائٹ میں اور لفٹ میں تقریباً ساٹھ ستر گاؤں ہیں، ان کو ایک بوند بھی پانی نہیں مل رہا ہے، اس علاقے کا حلقہ ایم پی اے فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہے کہ پانی نہیں مل رہا اور وہ سکیم بند پڑی ہے، اب بھی بند پڑی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، ایک تو کم از کم اس سارے سوال میں ایک اچھی چیز یہ ہے کہ کم از کم ابھی تو چل رہی ہے، وہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن Partially، مطلب سٹی کو مل رہا ہے اور ساٹھ ستر دیہاتوں کو نہیں مل رہا، آپ اس کے Solution کی طرف جائیں اور اس کی انکوائری کی طرف جائیں اور ذمہ داران کی طرف جائیں۔

وزیر قانون: سر، میں نے جو Suggest کیا، Sir, within two weeks جو ہے وہ انکوائری ہم ہاؤس میں، Within two weeks انکوائری کرکے اور آنریبل ممبر کو، دوسرے سوال میں بھی حلقے میں وہ جائیں گے تو Sir, within two weeks ہم اس کی انکوائری کرکے آپ کو پیش کردینگے۔

جناب سپیکر: میری تو اس میں یہ Suggestion ہے کہ It should be referred to the Standing Committee، وہ اس کو Probe کرے اور اس کو دیکھے۔

وزیر قانون: سر، مجھے کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Because یہ ایسی چیز ہے کہ جس کا عوام کے ساتھ براہ راست تعلق ہے اور یہ ڈیپارٹمنٹ اگر اتنا نااہل ڈیپارٹمنٹ ہے کہ پانچ سال اگر وہ ڈیزل نہیں دے سکتا، ایک Gravity flow water supply scheme کیلئے اور سارا کرک شہر اس میں ہے تو میرے خیال میں ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: سر، میرا جو مقصد ہے، As a government Minister میرا مقصد یہاں پر صرف یہی ہوتا ہے کہ عوام کو کیا ریلیف مل رہا ہے؟

Mr. Speaker: Exactly.

وزیر قانون: اور اگر ممبر کوئی سوال اٹھائے تو اس میں ہم عوام کیلئے کیا، میں نے تو اسلئے Suggest کیا، اگر آپ بہتر سمجھتے ہیں تو اس کو۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے صحیح جواب دیا ہے، ممبر نے نہیں کہا کہ اس کو ریفر کیا جائے But میں کہتا ہوں کہ It should be referred , it's a very important issue.

وزیر قانون: Sir, I totally agree, Sir, I totally agree،اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں وہاں پہ دیکھ لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: The matter before the house is that the Question No. 2571 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes', those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Question is referred to the concerned Committee,

اور ایک مہینے کے اندر سٹینڈنگ کمیٹی یہ رپورٹ یہاں لیکر آئے۔ (تالیاں) جی، میاں صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے سٹینڈنگ کمیٹی کا اس لئے نہیں کہا کہ پھر آپ لوگ کہیں گے کہ ممبر اسلئے سوچتا ہے کہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے، یہ آپ نے، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ بڑی حقیقت ہے کہ یہ Sensitive سوال ہے اور اس میں آپ دیکھیں گے کہ اس میں پانچ سال میں Maintenance fund بھی نکلا ہو گا، سلطان خان کی غلطی نہیں ہو گی، میری نہیں ہو گی، عاطف خان کی نہیں ہو گی، کسی اور کی ہو گی، تو آپ دیکھیں گے کہ پنڈورا بکس اس سے کھل جائے گا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2674، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 2674 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں ضلعی انتظامیہ کا کیمپ آفس قائم کرنے کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیمپ آفس کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی، آیا انتظامیہ کے پاس پہلے کوئی آفس نہیں ہے، اور اگر ہے تو وہ ناکافی ہے جو کہ موجودہ وقت کے تقاضوں اور ضروریات پوری نہیں کرتا، نیز ضلعی انتظامیہ کیلئے کیمپ آفس قائم کرنے کے اغراض ومقاصد کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) ضلعی انتظامیہ نے برائے مالی سال 19-2018ء میں کوئی رقم اس مقصد کیلئے مختص نہیں کی، البتہ مالی سال 18-2017ء میں صوبائی حکومت نے مبلغ پچاس لاکھ روپے مختص کئے تھے جو کہ سرکاری زمین میسر نہ ہونے کی وجہ سے صوبائی ترقیاتی بجٹ 19-2018ء سے نکال دیئے گئے تھے۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جواب تو انہوں نے دیا ہے لیکن ایک سپلیمنٹری گزارش ہے، انہوں نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس کیمپ آفس کے قائم کرنے کے اغراض و مقاصد کیا ہیں، ان کے Purposes کیا ہیں؟ انہوں نے پچاس لاکھ روپے ان کو دیئے ہیں تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ سوال میں یہ میں نے لکھا ہے کہ کیمپ آفس قائم کرنے کے اغراض و مقاصد کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے، لہذا یہ بہت، کیونکہ پچاس لاکھ روپے انہوں نے لیکر، جب آپ کا ایک ضلع میں مین آفس ہے اور اسی ضلعے میں آپ کو کیمپ آفس قائم کرنے کی کیا ضرورت پڑی ہے، کیوں ضرورت ہوئی، اس کے اغراض و مقاصد کیا ہے؟ کیونکہ آپ کے پاس، تو یہ ذرا کر لیں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Local Government.

وزیر بلدیات: شکریہ جی، ان کا سوال بالکل ٹھیک ہے کہ ایک ضلعے میں، چھوٹا سا ضلع، چھوٹا تو نہیں ہے پشاور بہت بڑا ضلع ہے، پاپولیشن بھی بہت بڑی ہے، سپیکر صاحب، ڈی سی آفس کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے تو اس حوالے سے اگر انہوں نے کوئی اس طرح کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن اس پہ ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا، خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے، اس کی وجہ یہ تھی کہ سکیم رکھی گئی لیکن اس کیلئے زمین Available نہیں تھی تو اس سکیم پہ ابھی تک کوئی پراگریس ہے نہیں، میری خود بھی، جب میں نے پڑھا اور آج بھی جب میں نے دیکھا تو میرا خود بھی Concern تھا اور میں نے Particularly پوچھنا چاہا، Obviously ڈپٹی کمشنر نہیں تھے ورنہ میں ان سے ملکر بھی پوچھتا، ان کے Predecessors یا جنہوں نے بھی کیا تھا کہ ان کو کیوں ضرورت پڑی؟ لیکن جو مجھے بتایا گیا سر، عموماً یہ ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر پشاور کا آفس بہت زیادہ Over burden ہوتا ہے اور پبلک بھی آتی ہے، آفس ورک بھی ہوتا ہے تو ایک سائیڈ پہ بیٹھ کے، آفس ورک کیلئے انہوں نے سوچا کہ شاید ایک سب آفس، کیمپ آفس ہو، جہاں پہ سائیڈ پہ بیٹھ کے وہ آرام دہ طریقہ سے کام کر سکیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو گھر میں کیوں نہیں کرتے، اتنے بڑے بڑے گھر ہیں ان کے پاس، وہاں بھی ان کے پاس آفس ہیں، وہاں کام کیوں نہیں کرتے، ان کو کیمپ آفس کی کیا ضرورت تھی؟ اس کو آپ انکوائر کریں۔

وزیر بلدیات: اس کو ہم دیکھ بھی رہے ہیں جی اور میری خود بھی یہ خواہش ہے کہ اس طرح کا پراجیکٹ نہ کیا جائے کیونکہ اس کی As such کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی یہ پیسے خرچ تو نہیں ہوئے ہیں نا، یہ پچاس لاکھ، نہیں خرچ ہوئے؟

وزیر بلدیات: ابھی تو ایلو کیشن ہے لیکن زمین ہی نہیں ملی، سکیم ہی ہم ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل ٹھیک، لیکن ان کو ضرور Instruct کریں کہ بھئی یہ کیمپ آفس کے بجائے اتنے بڑے بڑے گھر ہیں، وہاں بھی آفسر ان کے پاس ہوتے ہیں، وہاں بیٹھ کر بھی فائل ورک کیا جا سکتا ہے۔

وزیر بلدیات: میں نے پرائم منسٹر کا، پریذیڈنٹ کا کیمپ آفس سنا تھا، میں نے ڈپٹی کمشنر کا نہیں سنا تھا، تو میرے لئے خود بھی نیوز تھی لیکن میں، Obviously کیونکہ ٹائم کم تھا، سیکرٹری کے ساتھ بھی بیٹھوں گا اور اس چیز کو ختم کرونگا۔

Mr. Speaker: Anyway, believe in austerity measures. Ji, Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا کہ اس کا کوئی مقصد بھی نہیں تھا اور نہ اس پر کچھ کام ہوا ہے اور آپ نے اس کو اسی طرح، یعنی پچاس لاکھ روپے جو انہوں نے صوبائی ترقیاتی بجٹ سے نکالے ہیں، جس طرح وہ فرما رہے ہیں کہ خرچ نہیں ہوئے ہیں، تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جو کنسرنڈ اتھارٹی ہے آپ اسے یہ ڈائریکشنز دے دیں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائے اور ہمیں بتادے کہ یہ جو پیسے نکالے ہیں آیا یہ خرچ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے؟ تو یہ ذرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے بات ہی ختم کر دی، رولنگ دے دی کہ اس کیمپ آفس کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، ڈپٹی کمشنر کیمپ آفس اپنے گھر میں رکھیں، بات ختم۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2697، خوشدل خان صاحب۔

* 2697 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں Deceased son Quota کے تحت لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 1990ء سے تا حال کتنے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں، تفصیل بمعہ نام، ولدیت، شناختی کارڈ، پتہ، پوسٹ اور بھرتی آرڈر بمعہ تاریخ فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ مواصلات وتعمیرات میں Deceased/Medically invalidated son's Quota کے تحت 1990ء سے تاحال بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت، شناختی کارڈ، پتہ، پوسٹ اور بھرتی آرڈر بمعہ تاریخ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے، I am satisfied۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ لگتا ہے اکبر ایوب کے ساتھ آپ کے بڑے اچھے تعلقات ہیں، (قہقہہ) آپ شکریہ تو ادا کر دیں، اکبر ایوب صاحب! شکریہ تو ادا کر دیں کم از کم۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): سر، میں نے شکریہ ادا کیا ہے۔

جناب سپیکر: تو مائیک پہ کر دیں نا، ریکارڈ پہ کر دیں، ورنہ وہ تو کسی کو آسانی سے نہیں بخشتے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میں نے یہاں سے، خوشدل خان! بہت بہت مہربانی (قہقہہ) سر، یہ ایک کوسچن تھا Deceased son کے بارے میں، اس میں ہم نے بہت Strict policy رکھی ہے کہ جس کا جو رائٹ بنتا ہے اس کو ملنا چاہیئے اور پورے صوبے میں کوئی سفارش نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، سوال نمبر 2846۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میرے کوسچن۔

جناب سپیکر: میڈم، لیپس، جب رولنگ ہو گئی تو ہو گئی، جی صلاح الدین صاحب پلیز۔

* 2846 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ روڈ چونگی سے لیکر وخوپل تک محکمہ کے پاس ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر چترال سے لے کر کراچی تک کی ٹریفک چلتی ہے جو کہ موجودہ ٹریفک کیلئے ناکافی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سڑک کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر چترال سے لیکر کراچی تک ساری ٹریفک اس روڈ کو استعمال کرتی ہے اور اس کی Reach رینج کوہاٹ روڈ چونگی سے لیکر (باڑا پل) تک ہے جبکہ ٹریفک مینجمنٹ کیلئے ہیوی ٹریفک کو انقلاب روڈ اور سیفن کینال روڈ کے ذریعے متبادل راستہ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مرمت اور بحالی موجودہ (Right of way) پر ہوئی ہے اور تمام عارضی اور مستقل تجاوزات ختم کی گئی ہیں اور ہر Reach ٹریفک مینجمنٹ کی بدولت موجودہ ٹریفک کیلئے کافی ہے۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I have been through the response of the department and the response that I have been given, actually my Question concerned, it is regarding roads and my Question consisted of three parts and in part 2 or part B, whatever I had asked, that the whole issue has been missing, they didn't understand the point; I had asked whether that is enough or not and there has nothing been mentioned as to whether that is enough or not? Here they have admitted Mr. Speaker Sir, that the road in Question is being used for traffic between Chitral to, may I have the attention of the whole and the entire House, please, Sir, if you would put the House in order then they would be able to at least understand me and listen to me properly. Sir, if you could keep the House in order at least they could understand me and I could just convey my analyses.

Mr. Speaker: House in order, please.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, as I was saying that my Question consisted of three parts. Part B that is, here I had asked; whether that is enough? They have missed the whole point; actually they have missed the point whether that is enough.

Mr. Speaker: Please, come to supplementary and will take the answer from the Minister, there is no need to debate on it, just supplementary.

Mr. Salahuddin: Alright, I talk about the supplementary. I had been…

Mr. Speaker: Assum the answer as read, so please come to supplementary.

Mr. Salahuddin: Yes, I am moving ahead, yes, I understood that, I already been through this Question already. First, they have admitted that the road in question that is being used by traffic between Chitral to Karachi, so, one could very well imagine that how heavy traffic it should be? How congested? And how busy that road would be?

Part 2, it is, they said that the heavy traffic had been diverted through Saifun Canal Road. I understand that, but that is still not enough and that is in a totally devastated situation, totally

devastated state. So, what I had asked, in part 3, I had asked, whether the government intends to, whether the government intends to widen or to repair that road? and nothing has been mentioned in this unfortunately.

Mr. Speaker: Let them answer, honourable Minister for Communication and Works, Akbar Ayub Sahib.

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔My honourable friend، جو انہوں نے سوال اٹھایا ہے، یہ ان کی اس بات تک جو شہرام صاحب کہہ رہے ہیں کہ انگریزی میں جواب دو،

So, Janab Speaker, he is very correct till the point that it is a very congested part of that road. We have just rehabilitated that road till or right of way Janab Speaker, and we are making other arrangements to divert the heavy traffic in this year annual ADP. Mr. Speaker, we identified the scheme from Badhaber to Chamkani Interchange, worth four billion rupees, so, that all traffic coming from the Motor Way does not have to enter Peshawar city. So, whenever that scheme will complete, it will solve the traffic issue over here. Janab Speaker, what the honourable Member wants, is that we should widen this road, the land is very expensive and Janab Speaker, by widening the road you can't manage the cause because my honourable friend used to live in England, so, when you land at Hethro and you go to the London City, the road is the same from last thirty five years. They haven't increased one foot, one inch in its width, so, it`s all basically Janab Speaker, it`s all traffic management, that is what we need and we will talk to government and the other day I was, I think two days back, it was in the news paper that they are preparing a traffic management plan for Peshawar. When all these things are completed, I think you should be satisfied with the flow of traffic of Matani. (Applause)

Mr. Speaker: Ji, honouable Member, Salahuddin Sahib.

Mr. Salahuddin: Yes, whatever the answer was, happy with that, but just one thing right to way, what is meant by this term, right to way? everybody has the right to way but it has not been explained and may I very humbly request the honourable Minister to sit with him in his office, not him coming to me, me go to him and discuss with him, if he could arrange at least a repair of that road, because I have come through that road even today and that, as I mentioned earlier, that is in a devastated state., Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Yes, Minister Sahib.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، جس روڈ کی یہ بات کر رہے ہیں، اس پہ ہمارا روڈ میرا خیال ہے تین یا چار کلو میٹر ہے، باقی سارا روڈ این ایچ اے کا ہے، جو ہمارا روڈ ہے وہ ابھی تقریباً میرا خیال ہے چھ مہینے پہلے Total rehabilitation ہم نے کر دی ہے اور Right of way سے میرا مطلب یہ ہے جو زمین حکومت کی ملکیت ہے جو سی اینڈ ڈبلیو کی یا پی کے ایچ اے کی جو ملکیت ہے That is the right of way، اس کے بعد پھر لوگوں کی اپنی جائیداد ہے، اگر اس کو Widen کرتے ہیں تو پھر کروڑوں روپوں کی زمین Acquire کرنا پڑے گی، تو He is most welcome, he should come to my office, we'll call the concerned officials, اور ان شاء اللہ ان کو مطمئن کریں گے۔

Mr. Speaker: Please fix the time with him.

Minister for Communication: We'll do that, he is most welcome.

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Question No. 2450, Sahibzada Sanaullah Sahib, not present, lapsed. Next Question No. 2481, Janab Bahadar Khan Sahib, not present, lapsed. Question No. 2424, again Bahadar Khan Sahib, not present, lapsed. Please no cross talk, you sit down, please. Next Question No. 2681, Shagufta Malik Sahiba, not present, lapsed. Question No. 2682, again Shagufta Malik Sahiba, not present, lapsed. Question No. 2816, Iftikhar Mishwani Sahib, not present, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2450 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013ء سے 2018ء تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے سکیل 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بینادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکینکل، نان ٹیکینکل، کلریکل و انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کی تعدا، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے انہیں مستقل کیا گیا یا انکو ترقی دی گئی، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل کی تفصیل ادارہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(قائد ایوان): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013ء سے 2018ء تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز کی بنیاد پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے اور جو ملازمین مستقل بنیاد پر بھرتی ہوئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، محکمہ ہذا میں کوئی بھی ملازم کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی نہیں ہوا۔

2481 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں سال 2015ء سے Community Driven Local Development کے تحت ایک پراجیکٹ جو کہ SRSP کے ذریعے کام کر رہا تھا جو کہ صرف ملاکنڈ ڈویژن کیلئے تھا، 2018ء میں ہری پور، تورغر اور نوشہرہ کو اس میں شامل کیا گیا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہے اور اس کو رقم یورپی یونین گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کے ذریعے دیتی ہے جس کا فوکل پرسن سیکرٹری بلدیات ہے؛

اگر (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(ج) آیا دیر لوئر میں یہ رقم ڈپٹی کمشنر کے حکم پر استعمال کی جاتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان(وزیر بلدیات): (الف) حکومت خیبر پختونخوا کی کابینہ نے سال 2013ء میں سی ڈی ایل ڈی پالیسی فریم ورک کی منظوری دی تھی، جس کا مقصد حکومت اور عوام کے مابین اعتماد سازی کو فروغ دینا تھا، یہ پالیسی پورے خیبر پختونخوا کیلئے منظور ہوئی تھی، پالیسی فریم ورک کے مطابق صوبائی سطح پر پروگرام سے متعلق فیصلہ سازی کا اختیار محکمہ بلدیات کو تفویض کیا گیا ہے، سیکرٹری بلدیات پالیسی کو آرڈی نیشن اینڈ ریویو کمیٹی کے چیئرمین ہیں، جب کہ پالیسی کوآرڈی نیشن اینڈ ریویو کمیٹی میں تمام محکمہ جات، متعلقہ کمشنرز یورپی یونین اور سول سوسائٹی کے نمائندے ممبر ہیں، ضلع کی سطح پر پروگرام کی دیکھ بھال ضلعی ترقیاتی کمیٹی (ڈی ڈی سی) کر رہی ہے جس کا چیئرمین متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہے جو کہ ضلع کی سطح پر پروگرام کا انتظام کاری کا ذمہ دار ہے اور ساتھ ہی ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) پروگرام کی نگرانی اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے، ابتدائی طور پر اس پالیسی فریم ورک پر عمل درآمد کیلئے حکومت خیبر پختونخوا نے یورپی یونین کی مالی معاونت سے پروگرام کو ملاکنڈ ڈویژن کے چھ اضلاع میں شروع کیا ہے، جس میں دیر لوئر بھی شامل ہے، ابتدائی طور پر اس پروگرام کی مدت چار سال 2018-2014ء تھی، لیکن پروگرام کی کامیابی کے پیش نظر پروگرام کو مزید تین سال یعنی 2020ء تک توسیع دی گئی ہے، چونکہ اس پالیسی کو پورے خیبر

پختونخوا میں لاگو کرنا ہے، اسلئے سال 18-2017ء کو اس میں بونیر، ہری پور اور نوشہرہ اضلاع کو شامل کیا گیا ہے اور سال 19-2018ء میں بٹگرام، تورغر اور صوابی کے اضلاع کو بھی اس پروگرام میں شامل کر دیا گیا ہے، سی ڈی ایل ڈی پروگرام حکومت خیبر پختونخوا کا پروگرام ہے جس پر عمل درآمد کا ایک طریقہ کار موجود ہے، طریقہ کار کے مطابق محلہ کی سطح پر Community based organization بنانا، ان کے پروجیکٹس کی پروپوزل بنانا، ان کے نمائندوں کو ترتیب فراہم کرنے کی ذمہ داری ایس آر ایس پی کی ہے، ترقیاتی کاموں پر عمل درآمد ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ہو رہا ہے جس کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کے آفس میں موجود پول آف انجینیئرز کر رہے ہیں۔ لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ پروگرام صرف ملاکنڈ ڈویژن کیلئے ہے، بلکہ پالیسی کے تحت اسکو پورے خیبر پختونخوا میں لاگو کیا جا سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ سی ڈی ایل ڈی پالیسی فریم ورک کے تحت چلایا جا رہا ہے پالیسی ورک کی روشنی میں پروگرام پر عمل درآمد کے لئے ہدایات کی منظوری پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ ریویو کمیٹی نے دی جو سی ڈی ایل ڈی اور لوکل گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے اس پروگرام پر عمل درآمد کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

(1) ویلج کونسل کی سطح پر تمام لوگوں اور ویلج کونسل کے نمائندگان باہم مل کر ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان بناتے ہیں جس میں وہ ویلج کونسل کی سطح پر ترجیحی مسائل کی فہرست بناتے ہیں جو سی ڈی ایل کی مینجمنٹ، انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے وہ ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان کی تیاری میں ایس آر ایس پی معاونت فراہم کرتا ہے اور ویلج کونسل کے نمائندگان اس کی منظوری دیتے ہیں۔

(2) ڈپٹی کمشنر اخبار میں اشتہار کے ذریعے لوگوں سے درخواستیں طلب کرتا ہے جس کے جواب میں لوگ دیئے گئے درخواست فارم پر درخواستیں جمع کرتے ہیں درخواست فارم میں لکھے گئے پراجیکٹ کا ویلج کونسل ڈیویلپمنٹ پلان میں ہونا لازم ہے۔

(3) درخواست فارم میں درج معلومات سی ڈی ایل ڈی مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج کر دی جاتی ہے یہ معلومات ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) کے دفتر میں موجود ڈیٹا انٹری آپریٹر درج کرتے ہیں۔

(4) مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں درج شدہ معلومات کی روشنی میں مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ویلج کونسل کی بنیاد پر درخواستوں کو شارٹ لسٹ کرتا ہے۔

(5) شارٹ لسٹ درخواستیں ضلعی محکمہ جات کو چیک کرنے کے لئے بھیج دی جاتی ہیں۔

(6) شارٹ لسٹ درخواستیں کو ضلعی آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) ایس آر ایس کو بھیج دیا جاتا ہے جو فہرست پر پہلے نمبر پر آنی والے درخواست سے متعلق پراجیکٹ کے لئے مقامی لوگوں سے رابطہ کرتا ہے متعلقہ سکیم کا سروے ہوتا ہے اور اس کا پراجیکٹ پروپوزل بنتا ہے اور ساتھ ہی سی پی او بنائی جاتی ہے۔

(7) پروپوزل ضلعی آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) کو جمع کی جاتی ہے جو تکنیکی جائزہ کمیٹی کو پیش کرتا ہے جو اس کی تکنیکی منظوری دیتی ہے یہ کمیٹی ضلعی آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اس کے ممبران میں ایکسئن سی اینڈ ڈبلیو یا پی ایچ ای ڈی ممبر ہوتے ہیں۔

(8) اس کے بعد وہ فائنل منظوری کے لئے ڈی ڈی سی کو جمع کروایا جاتا ہے جس کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے اور تمام محکمہ جات کے نمائندے اس کے ممبر ہوتے ہیں۔

(9) ڈی ڈی سی کی منظوری کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ کو منظور شدہ پراجیکٹس کے برابر رقم کی منظوری دینا ہے۔

(10) سی بی او کے صدر اور سیکرٹری ڈپٹی کمشنر کے ساتھ معاہدہ نامہ دستخط کرتے ہیں اور پھر ضلعی انتظامیہ اس پر عمل درآمد کرواتی ہے۔

اس پروگرام کی مانیٹرنگ کا ایک نظام موجود ہے۔ ضلعی سطح پر تیس فیصد نگرانی ضلعی محکمہ جات کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک تھرڈ پارٹی بھی ان پراجیکٹ کی نگرانی کر رہی ہے۔ لہذا یہ کہنا درست ہے یہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہے۔ صوبائی سطح پر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ پالیسی کوآرڈینیشن اینڈ ریویو کمیٹی کے چیئرمین ہیں جو کہ پروگرام پر صاف اور شفاف عمل درآمد کے لئے تمام ممبران کی رائے کے مطابق ہدایات جاری کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ پروگرام پر عمل درآمد کی ذمہ داری ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ اور پالیسی پر عمل درآمد کے یونٹ کی ہے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کے لئے فنڈ حکومت خیبر پختونخوا اور یورپی یونین باہم مل کر فراہم کر رہے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ پرگرام پر عمل درآمد کے لئے ایک پالیسی فریم ورک موجود ہے جس کے تحت ضلع کی سطح پر ڈیویلپمنٹ کمیٹی اس پروگرام کی انتظام کاری کی ذمہ دار ہے اور ڈپٹی کمشنر اس کے چیئرمین ہیں اور تمام محکمہ جات کے ضلعی سربراہان اس کے ممبر ہیں۔ ڈی ڈی سی کی منظوری سے پہلے کا عمل اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ پروگرام حکومت خیبر پختونخوا کا ہے اور اس پر عمل درآمد کے لئے حکومت اور یورپی یونین دونوں باہم مل کر فنڈ فراہم کر رہے ہیں اس لئے منظور شدہ پراجیکٹ کی رقم ضلع کو

منتقل کر دی جاتی ہے جو پالیسی پر عمل درآمد کرنے کی ہدایات کے مطابق فنڈ سی بی اوز کو منتقل کر دیتے ہیں ۔ڈپٹی کمشنر حکومت کی جانب سے اور صدر سیکرٹری تنظیم کی جانب سے معاہدہ پر دستخط کرتے ہیں۔ ضلع میں اس پروگرام کا فوکل پرسن ضلعی آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) ہوتا ہے جس کے ساتھ انجینئرز کی ایک ٹیم موجود ہوتی ہے جو پروگرام پر عمل درآمد کرواتی ہے۔انجینئرز کی جانب سے ایم بی کرنے کے بعد ہی ڈپٹی کمشنر سی بی اوز کو پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنے کے لئے رقم فراہم کرتا ہے مزید تفصیلات کے لئے متعلقہ ضلع میں موجود سی ڈی ایل ڈی کا عملہ آنجناب کو پروگرام سے متعلق مزید تفصیلات بھی فراہم کر سکتا ہے۔ پروگرام پر عمل درآمد کی تمام ہدایات ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

2424 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں RWSSP پراجیکٹ اور RDD وغیرہ کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ غیر سیاسی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ دیر لوئر میں RWSSP پراجیکٹ اور RDD پراجیکٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

2681 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آر ڈی ڈی (نوشہرہ) کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو سالانہ پراونشل / ڈسٹرکٹ / ویلج کونسلز و نیبر ہوڈ کونسلز اور دیگر مدوں میں فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء تا سال 2019ء تک درجہ بالا مدوں میں کتنی رقوم جاری کی گئیں، تمام منصوبوں کی Administrative approval اور ریلیز کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز جاری کردہ رقوم سے کتنے فیصد منصوبے جولائی 2019ء تک مکمل کئے گئے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں، تمام منصوبوں کی تفصیل یونین کونسل وائز فراہم کی جائے، نیز لیپس شدہ فنڈز کی شرح بمعہ وجوہات فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) (1) مالی سال 2013ء سے لیکر 2016ء تک ویلج کونسل / نیبر ہوڈ کونسل کو کوئی ترقیاتی فنڈ جاری نہیں ہوا، جس کی وجہ منتخب نمائندگان کی عدم موجودگی

تھی اور جب بلدیاتی نظام کیلئے مئی 2015ء میں الیکشن ہوا اور بلدیاتی نظام وجود میں آیا تو اس کے بعد ترقیاتی منصوبہ جات شروع ہوئے۔

(2) تمام ویلج کونسلز اور نیبر ہوڈ کونسلز ضلع نوشہرہ کو جاری کردہ ترقیاتی فنڈ کی سالانہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(3) ویلج کونسلز اور نیبر کونسل کو 2015-16ء، 2016-17ء، 2017-18ء اور 2018-19ء میں تمام ترقیاتی منصوبوں کی سالانہ انتظامی منظوری کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(4) 2015-16ء سے لیکر 2018-19ء تک تمام جاری شدہ فنڈ کی سالانہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(5) 2015-16ء سے لیکر 2018-19ء تک اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ضلع نوشہرہ نے جو ترقیاتی کام کئے ہیں اس کی پروگریس رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(6) ویلج کونسلز اور نیبر ہوڈ کونسلز کے ترقیاتی فنڈ کونسل کے مختص اکاؤنٹ میں پڑے ہیں۔ لہذا یہ فنڈ ناقابل واپسی ہے۔

(ب) جواب ایوان کو فراہم کیا گیا۔

2682 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوکل کونسل بورڈ اور اس کے ماتحت تحصیلوں، ٹاؤنوں میں کئی گاڑیاں و مشینریز ناگفتہ بہہ حالت کی وجہ سے استعمال کے قابل نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر تحصیل و ٹاؤن کی سطح پر تفصیل فراہم کی جائے کہ کل کتنی گاڑیاں و مشینریز ناگفتہ بہہ حالت کی وجہ سے زیر استعمال نہیں ہیں، نیز تمام گاڑیوں کے نمبرات، ماڈل، قسم، قیمت، کتنے عرصے سے زیر استعمال نہیں ہیں اور مرمت کی صورت میں کتنا خرچہ آسکتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) لوکل کونسل بورڈ اور اس کے ماتحت ٹاؤن / تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میں کئی گاڑیاں و مشینریز ناگفتہ بہہ حالت میں ہیں، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2816 _ جناب افتخار علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تخت بھائی، رجڑ روڈ کیلئے سکیم منظور ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ روڈ کیلئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ سڑک پر تاحال کتنا کام ہوا ہے؛

(iii) مذکورہ سڑک کتنے عرصہ میں مکمل ہو گی؛

(iv) آیا حکومت مذکورہ سڑک کو مکمل کرنے کیلئے تاریخ میں توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر توسیع کا ارادہ ہے تو کتنے وقت کیلئے تاریخ توسیع کا ارادہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ سکیم کیلئے 1498.019 ملین روپے کی رقم متعلقہ فورم سے منظور ہوئی ہے۔

(ii) مذکورہ روڈ پر تاحال 42 پرسنٹ کام مکمل ہو چکا ہے۔

(iii) متعلقہ فورم سے منظوری اور کنٹریکٹر کو دیئے گئے ورک آرڈر کے مطابق یہ کام 27 ماہ میں مکمل ہونا تھا، جس کی تاریخ تکمیل مئی 2020ء بنتی ہے، چونکہ پچھلے سال 19-2018ء اور رواں سال 20-2019 میں قلیل رقم مختص کرنے کی وجہ سے یہ سکیم التوا کا شکار ہو گئی۔ لہذا سکیم کی مقررہ وقت میں تکمیل ممکن نہیں ہے، اب تک حکومت کی جانب سے کل 356.70 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(iv) جی ہاں، حکومت مذکورہ سکیم کو 18 مہینے تک توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، بشرطیکہ باقی ماندہ رقم 111.319 ملین روپے کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: تھوڑی سی لیجسلیشن ہے، پوائنٹ آف آرڈر پہ آ جاتے ہیں، (مداخلت) میں آپ کو دوں گا، پہلے تو Attendance ہے نا، آئٹم نمبر 3 (مداخلت) Attendance کے بعد کر لیں، Attendance پہلے آتی ہے۔ جناب فیصل زیب خان، ایم پی اے، For two days 13th September and 1st October، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، 30th September، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، 30th September، جناب سراج الدین خان، ایم پی اے، 30th September، صاحبزادہ ثناء اللہ خان، ایم پی اے 30th September جناب جمشید خان مہمند، ایم پی اے 30th September، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے 30th September، جناب محمد ریاض صاحب، ایم پی اے، 30th September، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے 30th

September، جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے September 30th، جناب کامران بنگش صاحب، ایم پی اے September 30th، جناب ہمایون خان صاحب، ایم پی اے، 30th ستمبر،
Is it the desire of the House that leave may be granted?
(The motion was carried)
Mr. Speaker: The leave is granted. Nighat Orakzai Sahiba.
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں ایک اہم ایشو پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔
جناب بہادر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: ابھی فلور نگہت صاحبہ کے پاس ہے، ابھی فلور نگہت صاحبہ کے پاس ہے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور وہ ایشو یہ ہے کہ کل جو چمن میں دھماکہ ہوا اور اس میں جے یو آئی (ف) کے ایک مرکزی لیڈر کو ٹارگٹ کیا گیا اور اس کے ساتھ کئی جانیں جو ہیں انہوں نے جام شہادت حاصل کیا، جناب سپیکر صاحب، میں اس حادثے کی پورے ایوان کی طرف سے مذمت کرتی ہوں اور خیبر پختونخوا اسمبلی جو ہے، اس پہ میں آپ سے اجازت چاہونگی کہ اگر درانی صاحب اجازت دیں تو اس پہ ایک قرارداد میں نے لکھی ہوئی ہے تو اگر ہم ایک مشترکہ قرارداد لیکر آئیں، قرارداد مذمت کہ جس میں میں نے یہ کہا ہوا ہے کہ یہ چونکہ آج کل اس دہشت گردی میں تھوڑی سی کمی آ گئی تھی مگر اب اس میں واضح ترین ٹارگٹ کلنگز ہو رہی ہیں، ٹاگٹ کلنگ میں خودکش حملہ بھی ہے، ٹارگٹ کلنگ میں بم بلاسٹ بھی ہے، ٹارگٹ کلنگ میں موٹر سائیکل والے بھی ہیں جو کہ دوسروں کو مار کے چلے جاتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہ سیاسی رہنماؤں کو ٹارگٹ کرنا، صحافیوں کو ٹارگٹ کرنا اور معصوم جانوں کا ضیاع جو ہے یہ ہمارے لئے روز بروز تشویش کا باعث بنتا جا رہا ہے، تو اس کیلئے جناب سپیکر صاحب، میں چاہوں گی کہ درانی صاحب جب اپنی بات کر لیں کیونکہ ان کی پارٹی کا مسئلہ ہے تو ظاہر ہے کہ انہوں نے اس پر ضرور بات کرنی ہو گی، تو اس میں اگر ایک قرارداد مذمت پورے ہاؤس کی طرف سے Consensus کے ساتھ لائی جائے تو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اوکے۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو ایک اچھا پیغام بلوچستان کے لوگوں کیلئے جائے گا، تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ لاسٹ میں لیں گے، جی درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): آپ کا شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ نگہت بی بی نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، میں خود بھی اس پر بات کرنا چاہتا تھا لیکن میں ماحول کو دیکھ رہا تھا کہ جب آپ Allow کریں گے تو آپ سے ہم، یہ ہماری جماعت کے بہت بڑے عالم دین تھے، مولوی محمد حنیف صاحب اور سیاسی آدمی تھے، ایم این اے بھی رہ چکے تھے، ایم پی اے بھی رہ چکے تھے اور ہماری مرکزی مجلس عاملہ کے ڈپٹی سیکرٹری بھی تھے، تو ہماری جماعت کے ایک بہت اہم ذمہ دار جمعیت العلماء اسلام کے اور وہاں پر پورے علماء کے ایک بہت بڑے نمائندہ تھے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، مختلف مقامات پر جس طرح ہمارے چیدہ چیدہ علماء ہیں، پارٹی لیڈرشپ ہے، ان پر اس طرح حملے ہوتے ہیں، مولانا فضل رحمان صاحب پر بھی چار حملے ان کی گاڑی پہ ہوئے جس میں تین حملوں میں میں بھی ان کے ساتھ تھا، ان کے گھر پہ راکٹ حملے، ان کے بیٹے پہ بھی، تو مجھ پہ تقریباً چار حملے ہوئے جس میں بے شمار لوگ شہید ہوئے اور زخمی ہوئے لیکن یہاں پر ہم قرارداد بھی لے آئیں گے، بات بھی کرلیں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک ایک آدمی بھی پورے ملک میں گرفتار نہیں ہوا۔ یہاں پر اس صوبے میں اے این پی کی بڑی قیمتی سیاسی قدآور شخصیات شہید ہوئیں، آپ ذرا اس اسمبلی کے توسط سے ہمارے جو ذمہ دار ادارے ہیں ان سے ذرا ایک رپورٹ تو منگوالیں کہ جب وہ انوسٹی گیشن کرتے ہیں تو اس میں رکاوٹ کہاں پہ آجاتی ہے؟ ابھی تو ہماری سی ٹی ڈی ہے، ہماری کرائم برانچ ہے، سپیشل برانچ ہے اور پولیس کی یہاں پر انوسٹی گیشن کی ٹیمیں ہیں، تو جب بھی اس قسم کا واقعہ ہو جاتا ہے تو وہ متحرک ہو جاتے ہیں، مختلف لوگوں کو بھی پکڑتے ہیں لیکن ایک واقعہ کا بھی آگے پورے ملک میں، اس صوبے سے لیکر صوبہ پنجاب، سندھ، بلوچستان، یہ کیوں ہم ہی اس میں ناکام ہیں؟ اور پھر ہم مجبوراً، وہاں پر عدالت ہمیں کہتی ہے کہ کوئی ٹریس آؤٹ نہیں ہوا، میری چار ایف آئی آرز درج ہیں، مجھ پر چار حملے ہوئے، کسی میں ہمارے پانچ لوگ شہید ہوئے، چالیس زخمی ہوئے، کسی میں دس ہوئے، کسی میں تین ہوئے لیکن رپورٹ بالکل Nil ہے، ابھی حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہئیے اور ان اداروں کو کچھ متحرک بھی کرلے، ابھی اگر اسی طرح قدآور شخصیات، جس طرح ہمارے قبائل کی چیدہ چیدہ لیڈرشپ، جو قبائل کے سرتاج تھے، ایک ایک دھماکے میں پچاس پچاس شہید ہوئے، درہ آدم خیل میں مجھے یاد ہے Elders کا جرگہ تھا، وہاں پر ایک ہی دھماکے میں سارے پچاس کے پچاس شہید ہوئے لیکن اس پہ ابھی تک ہم نے اس طریقے سے کام نہیں کیا ہے، تو ہم اگر اس صوبائی اسمبلی سے

قرارداد بھی پاس کرلیں گے متفقہ طور پہ، مذمت بھی کرلیں گے لیکن ابھی جو ہماری سی ٹی ڈی ہے یا نیپٹا ہے، اس کو ہم کم از کم اپنی گزارشات تو بھیجیں کہ خدارا، آپ تفتیش کا جو دائرہ ہے اس کو ذرا وسیع کریں اور ایک رپورٹ بھی ہمیں بھیجیں کہ جس پہ کوئی حملہ ہوا ہے، اور اس طرح بھی ہو جاتا ہے کہ جب ان کو مجرم نہیں ملتا ہے تو چھ مہینے یا سال پہلے جس آدمی کو، جو ان کے پاس ہو، اس کو اس میں ڈال دیتے ہیں اور جو کیس کا پیٹ ہے وہ بھر لیتے ہیں، تو وہ ہمارے بڑے قابل قدر عالم دین تھے، ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور یہ ہماری جماعت کا ہی نقصان نہیں ہے، اگر اسی طرح کے سرکردہ لوگ اس ملک کے شہید ہوتے ہیں تو یہ پورے ملک کا نقصان ہوتا ہے، ایک سیاسی جماعت کا نہیں ہوتا ہے۔ میں نگہت بی بی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی ہماری جماعت کے بڑے عالم دین کو اہمیت دی اور میں اس پہ بھی متفق ہوں کہ یہاں پر ہمارے میاں نثار گل صاحب بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، گورنمنٹ کا ایک نمائندہ بھی اور ایک مذمتی قرارداد متفقہ طور پر پیش کریں گے، تو میرے خیال میں وہاں پر ان کا جو غمزدہ خاندان ہے، ہماری جماعت کے جو اکابرین ہیں، ان تک ایک بات تو پہنچ جائیگی کہ یہاں پر بھی کوئی اس پر بات کرنے والے تھے۔ آپ کا شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ اس پر آپ ریزولیوشن تیار کرلیں، اور وہ کرلیتے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پر اور بات نہیں ہے نا، بس ایک پوائنٹ آگیا، بات ہو گئی نا، ابھی اس کو اور ڈیبیٹ نہ بنالیں، ان کیلئے مغفرت کی دعا کریں، درانی صاحب، مغفرت کی دعا کریں، عنایت صاحب، دعا کروائیں، دعاء مغفرت کروائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سر، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں نے آپ سے ایک نکتے پہ، مولانا صاحب کی شہادت کی ہم بھی مذمت کرتے ہیں اور متفقہ قرارداد جو ہے اس پر ہم بھی دستخط کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں جو نکتہ اٹھا رہا ہوں، اگر اس پہ آپ ایگری کرتے ہیں تو اس پہ بھی ایک قرارداد جو ہے وہ لے آئیں گے، میں سلطان صاحب اور شہرام خان کی توجہ آپ کی وساطت سے چاہتا ہوں کہ وہ میری بات کو سنیں، ان کو متوجہ کریں۔

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب اور شہرام خان صاحب! یہ ذرا کوئی خاص بات کر رہے ہیں، جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ پی ایم ڈی سی نے پچھلے سال ایک آرڈر کیا تھا کہ پورے پاکستان کے اندر پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے اندر اوپن میرٹ پہ ایڈمیشنز ہوں گے، خیبر پختونخوا کی حکومت کی طرف سے اور یہاں سے لوگوں کی طرف سے احتجاج پہ پھر اس کو واپس لیا گیا، Again انہوں نے دوبارہ ڈائریکٹیو ایشو کئے ہیں کہ پورے پاکستان سے پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں اوپن میرٹ پہ ایڈمیشنز ہوں گے، اس کا ہمارے اوپر کیا Impact ہوگا؟ میں تھوڑا اس کو Explain کرتا ہوں، ہمارا 'ایٹا' ٹیسٹ ہوتا ہے، پورے پاکستان کے اندر، پنجاب کے اندر الگ ٹیسٹ ہوتا ہے، سندھ کے اندر الگ ان کی ٹیسٹنگ اتھارٹی ہوتی ہے، بلوچستان کے اندر الگ ٹیسٹنگ اتھارٹی ہوتی ہے، ان کا Criteria الگ ہوتا ہے، ان کی مارکنگ کا سسٹم الگ ہوتا ہے، ان کے Contents الگ ہوتے ہیں، اس لئے پنجاب کے اندر لوگ زیادہ نمبر لے لیتے ہیں، ان کی پاپولیشن کی Volume بھی زیادہ ہے، اگر آپ اس کو اوپن کرتے ہیں اور پورے پاکستان کے اندر ایک یونیفارم ٹیسٹ جو ہے، ٹیسٹنگ سروس Introduce نہیں کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خیبر پختونخوا کی جتنی بھی سیٹیں ہیں وہ پنجاب کے لوگ Fill کریں گے اور نتیجتاً خیبر پختونخوا کے پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے اندر ہمیں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ میرے علم کے مطابق یہ مسئلہ حکومت کے علم میں بھی ہے اور میرا جو موقف ہے وہی حکومت کا بھی ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم یہاں سے ایک جوائنٹ ریزولیشن موو کریں، اس کو میں اور سلطان صاحب ڈرافٹ کریں گے اور پھر ہم پی ایم ڈی سی کو یہ ریکویسٹ کریں کہ وہ اپنا یہ فیصلہ اور اپنی یہ جو گائیڈ لائن اور رولز ہیں اس کو واپس لے لے اور یہ اس وقت تک Implement نہ کرے جب تک پورے پاکستان کے اندر ایک یونیفارم ٹیسٹنگ اتھارٹی اور سروس Establish نہ ہو جو ایک جگہ ٹیسٹ لے اور اس کے Contents بھی ایک جیسے ہوں اور اس کا Subject matter بھی ایک جیسا ہو تو تب وہ پورے پاکستان کے اندر پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے اندر ایڈمیشن کو اوپن میرٹ پہ کرے۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کیبنٹ کے اکثریتی ممبرز یہاں پر تشریف فرما ہیں، بار بار رولنگ دینے کے اور بار بار یہاں پر بات کرنے کے باوجود آج آفیسرز گیلری میں جو Absent ہیں، میں ان کے نام پڑھتا ہوں اور کیبنٹ مجھے بتائے کہ پھر میں ان کے ساتھ کیا کروں؟

Haj, Auqaf, Religious and Minority Affairs, nobody is here. Energy and Power, nobody is here. Elementary and Secondary Education, nobody is here. Finance, nobody is here. Health, no body is here. Higher Education, no body is here. Housing, no body is here. Information, no body is here. Inter Provincial Coordination, no body is here. Irrigation, no body is here. Labour, no body is here. Planning and Development, no body is here. Population Welfare, nobody is here. Revenue and Estate, no body is here. Science and Technology (IT), no body is here. Sports, Tourism, Culture Affairs, no body is here. Transport, no body is here, Ji, Sultan Khan Sahib.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب، یہ بات ناقابل برداشت ہوگی۔

وزیر قانون: سر، بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سیٹ کا اپنا تقاضا ہے، آپ کے اپنے تقاضے ہیں، ان کے اپنے تقاضے ہیں، میرا اپنا تقاضا ہے۔

وزیر قانون: سر، ایک منٹ، آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر، جو دو تین ڈیپارٹمنٹس آپ نے بتائے تو وہ تو میں آپ کو سامنے گیلری میں دکھا بھی سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: دکھادیں ان کو، چلیں۔

وزیر قانون: وہ سامنے بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ لیٹ آئے ہیں، اگر وہ لیٹ آ گئے تو ان کے نام ہم نکال دیتے ہیں لیکن میں نے تو پندرہ نام پڑھے ہیں۔

وزیر قانون: سر، انرجی اینڈ پاور ہے، ہائر ایجوکیشن ہے، سر، کافی ہیں، وہ ہاتھ اٹھ رہے ہیں، آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: اس کو دوبارہ بنا کے لائیں، دوبارہ چیک کروائیں۔

وزیر قانون: سر، ذرا چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: اپوزیشن نے اس دن کہا تھا کہ اگر دس بندے بھی ہوں گے تو اجلاس ٹائم پہ شروع کریں گے اور کوئی کورم کی نشاندہی نہیں کرے گا، تو اب اجلاس وقت پہ شروع ہوگا اور یہ بھی وقت پہ آئیں اور ممبرز بھی وقت پہ آئیں (تالیاں) نہ بھی آئیں تو ہم اجلاس شروع کریں گے، خود آئیں گے، سب خود آئیں گے، جو نہیں آئیں گے تب بھی ہم اجلاس اپنے ٹائم پہ شروع کریں گے۔ جب یہ صبح سے شام پہ شفٹ کروایا گیا کہ صبح آفیسرز بھی Busy ہوتے ہیں، منسٹرز بھی Busy ہوتے ہیں، آپ نے بھی یہ کہا تھا تو ہم نے صبح سے شفٹ کر دیا دو بجے کے اوپر، اب دو کا مطلب دو ہے، تھوڑا سا ایک لیجسلیٹیو بزنس لیتے ہیں، پھر آگے آجاتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: مسٹر سپیکر سر، میری بات کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کس کا؟ تو آپ ریزولیوشن بنائیں نا، ریزولیوشن بنائیں، کیوں جی سلطان خان صاحب، عنایت صاحب نے جو بات کی ہے؟

وزیر قانون: سر، میں شارٹ بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میڈیکل کالجز والی؟

وزیر قانون: جی سر، وہ پی ایم ڈی سی کے حوالے سے، بالکل پراونشل گورنمنٹ کی بھی یہی رائے ہے کہ چونکہ اس وقت ماحول ایسا نہیں ہے کہ یہ اوپن میرٹ میں آجائیں، یہاں پر ہمارے لوگ Effect ہوں گے، بالکل میں ان کی بات کو سپورٹ بھی کر رہا ہوں، اگر ریزولیوشن، وہ تو ہم ویسے بھی اس کو Pursue کر رہے ہیں، اگر وہ ریزولیوشن لانا چاہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لے آئیں، گورنمنٹ اور وہ مل کے لائیں۔

وزیر قانون: اور سر، دوسری اہم بات جو ہے وہ مولانا محمد حنیف صاحب جو کل شہید ہوئے ہیں تو میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے، پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بھرپور مذمت بھی کرتا ہوں اور ہمدردی کا اظہار بھی کرتا ہوں اور جو درانی صاحب نے باتیں کی ہیں تو وہ ہمارے دل کی باتیں ہیں، وہ جو کہہ رہے ہیں کہ جس طرح ہمارے صوبے میں جو سیاسی شخصیات شہید ہوئی ہیں اور جو دیگر صوبوں میں، تو وہ ہمارے جیسے ہی لوگ ہیں، ہم Committed لوگ ہیں، ہم محنت کرتے ہیں لیکن اس طرح کے خطرات سے ہمیں گزرنا پڑتا ہے تو سر، بہر حال میں اس کی حکومت کی طرف سے مذمت بھی کرتا ہوں اور ہمدردی کا اظہار بھی کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, Introduction, Item No.6 (a): The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers,

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد لے لیتے ہیں، دو تین ہیں، ایجنڈا مکمل کریں گے، صرف یہ لیجیسلٹیو بزنس تھوڑا سا لے لیتے ہیں، یہ اس میں ہے بھی نہیں، رہتا کچھ۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب ، پاتے شو زما دا کوئسچن۔

جناب سپیکر: جی جناب۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب، دا پاتے شو۔

جناب سپیکر: کیا ہے یہ؟

جناب بہادر خان: زما دا کوئسچن تاسو وانغستو او پاتے شو۔

جناب سپیکر: تو میں ذمہ دار تو نہیں ہوں، ٹائم پہ آتے نا، یہ لیپس ہو گئے ہیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سپیشل پولیس آفیسرز (مستقلی ملازمت) مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019, in the House. Minister for Law.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Sir. Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سپیشل پولیس آفیسرز (مستقلی ملازمت) مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration Stage: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Minster for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 7of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 1 to 7 stand part of the Bill., Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سپیشل پولیس آفیسرز (مستقلی ملازمت) مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, to please move that that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of service) Bill, 2019 may be passed.

Minister for law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019 may be passed.

سر، میں ایک تو اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، سارے ٹریژری ممبرز کا بھی، کیونکہ یہ جو ایس پی اوز ہیں، جو کنٹریکٹ پہ پولیس میں بھرتی ہوئے تھے اور سالہا سال سے وہ سخت ڈیوٹیاں کر رہے ہیں اور ان کو کبھی ریگولرائز نہیں کیا گیا تھا، تو چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر فلور آف دی ہاؤس کمٹمنٹ کی تھی اور آج پورے ہاؤس نے، میں حکومت نہیں کہوں گا پورے ہاؤس نے وہ کمٹمنٹ پوری کر کے، ان شاء اللہ وہ ریگولرائز بھی ہو جائیں گے اور Permanent بھی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، یہ واقعی ایک مستحسن اقدام ہے اور یہ ہر ضلعے اور پورے صوبے کے جو لوگ تھے وہ بڑے بے چین تھے اور جو آج ان کے حوالے سے فیصلہ ہوا، وہ انتہائی اہمیت کا ہے، ہم گورنمنٹ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور میرے خیال میں پورے صوبے کے وہ لوگ جو ذہنی اضطراب میں تھے، آج وہ بڑے خوش ہوں گے اور ہم نے ہمیشہ پورا سپورٹ بھی ہر وقت پہ کیا ہے اور ایک بار پھر میں اس کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Special Police Officers (regularization of services) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سیاحت مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item no 7, Consideration Stage: The Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be taken into the consideration at once.

Mr. Muhammad Atif (Minister for Tourism): Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be taken into consideration at once

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill. First Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 5 of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in sub section 1 of section 5, after the word initiative the project, the phrase "to the exclusion of green sector projects" may be added.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں آپ کی اجازت سے، میری جتنی بھی امنڈمنٹس ہیں، ایک ہی go میں اس کا Gist بیان کروں گا، تو اگر آگے پھر ہر ایک کے اوپر عاطف صاحب اس کے ساتھ Agree کریں گے تو Overall smooth چلے گا، اگر Agree نہیں کریں گے تو پھر وہ میں ایک ایک کو پیش کروں گا، اور ویسے بھی آپ کی میجارٹی ہے، ہاؤس اس کو Reject کرے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ میں ٹورازم اتھارٹی کو سپورٹ کرتا ہوں، As a whole tourism authority کے بننے کو سپورٹ کرتا ہوں اور ٹورازم کی پروموشن کیلئے عاطف خان صاحب جو کوششیں کرتے ہیں، سچی بات یہ ہے اس کو بھی ہم سپورٹ بھی کرتے ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یعنی وہ Dynamic اور Energetic منسٹر ہیں اور ایک اچھا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن آپ امنڈمنٹ الگ الگ پیش کریں گے، ہر بار الگ، ایک دفعہ نہیں کر سکتے؟

جناب عنایت اللہ: نہیں نہیں، میں اس امنڈمنٹ پہ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اسی پہ بات کریں۔

جناب عنایت اللہ: اس پہ بات کرتا ہوں تو اس سے آگے۔

جناب سپیکر: وہ پھر اس وقت بات کریں گے۔

جناب عنایت اللہ: یعنی یہ جو پورا بل ہے، یہ تھوڑا Overarching اور اس میں بہت سے ڈیپارٹمنٹس جو ہیں ان کے Domains کے اندر ٹورازم ڈیپارٹمنٹ داخل ہو گیا ہے لیکن ایک Vital sector ایسا ہے، ڈیپارٹمنٹ ایسا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے بہت زیادہ Overarching ہے اور وہ ہے انوائرونمنٹ، ہمیں اور آپ کو پتہ ہے کہ یہ ایک انتہائی Sensitive issue ہے اور کوئی سترہ اٹھارہ پروٹوکولز اور ایگریمنٹس ہیں، ان کے Signatories ہیں اور انوائرونمنٹ جو ہے، دو چیزیں ایسی ہیں جن کے حوالے سے دنیا کے اندر کہا جاتا ہے کہ اگر دنیا کی Existence کو کوئی خطرہ ہے تو وہ Global warming سے ہے یا Nuclear proliferation سے ہے، اس لئے یہ بڑا Important ہے اور اس پہ میں، منسٹر صاحب چونکہ سنجیدہ آدمی ہیں میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ

میرے دلائل کو بھی سنیں اور میری امنڈمنٹس کو بھی غور سے سنیں، اگر اس میں کوئی Substance ہو تو پھر وہ اس میں میرے ساتھ Agree کریں، یہ جو میں نے یہاں امنڈمنٹ پیش کی ہے وہ اس لئے پیش کی ہے کہ انہوں نے Functions of Provincial Tourism Strategy Board لکھا ہے اور ان Functions کے اندر انہوں نے لکھا ہے کہ:

The Provincial Tourism Board shall asses the impact of any development initiative project, public are private and issue guidelines to bring such development initiatives or projects in line with Provincial Tourism Strategy guidelines issued, shall be binding on any public or private entity undertaking such initiatives or project,

میں نے اس لئے لکھا ہے کہ To the exclusion of green sector projects، یعنی انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماحول کو بہتر بنانے کیلئے جو ان کے پراجیکٹس ہیں ان کو اس سے Exclude کیا جائے کیونکہ وہ ان کا Domain ہے، وہ ان کا Function ہے، انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا Basic function ہے، اس میں رہ کر وہ کیا کرتے ہیں، گرین سیکٹر پراجیکٹس میں وہ ٹورازم کو Complement کرتے ہیں، ایک Forestation کے پراجیکٹس کرتے ہیں، مثلاً ان کا بلین ٹری سونامی پراجیکٹ تھا یا ان کے وائلڈ لائف کے پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان کے Games reserves projects ہوتے ہیں، Trophy hunting کے ہوتے ہیں اور وائلڈ لائف پروموشن کے ہوتے ہیں، ان کے ورکنگ پلان ہوتے ہیں تو اس لئے یہ وہ اختیار ہے جو آپ نے اس کو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اور انوائرونمنٹ تک بھی Extend کر دیا ہے اور یہ وہ پاورز ہیں کہ جو Exclusively rules of business کے اندر ان کی پاورز ہیں اور رولز آف بزنس آئین کے آرٹیکل 139 کے تحت بنے ہیں، اس لئے رولز آف بزنس کے اندر ان کا جو Domain ہے وہ ان سے لینا جو ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ رولز کے بھی خلاف ہے، رولز آف بزنس کے بھی خلاف ہے اور آئین کی سپرٹ کے بھی خلاف ہے، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں To the exclusion of green sector projects لکھا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر سیاحت و کھیل و ثقافت): بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب، آنریبل ممبر سے میں صرف اتنا کہوں گا کہ Obviously پرائم منسٹر صاحب کا جو ہماری پارٹی کے لیڈر ہیں، ان کا فارسٹ کے بارے میں ایک بہت ہی Sensitive view ہے اور جو بلین ٹری سونامی پراجیکٹ انہوں نے شروع کیا، پہلے کبھی اتنے بڑے پیمانے پہ پراجیکٹ نہیں شروع کیا گیا ہے، اربوں روپے کا ہے، ابھی مزید اس کو بڑھا رہے ہیں پورے پاکستان تک، تو Obviously یہ ایک Top priority ہے جنگلوں کو بچانا، ان کی کٹائی نہ ہو، جو ایوریج ہے، جو فارسٹ کور ہے وہ ہمارا پورا ہو، بلکہ زیادہ ہم اس کو کرنا چاہتے ہیں تو ایک تو یہ ایک Important بات ہے، دوسرا یہ کہ میں خود اگر ٹورازم کو پروموٹ کرنا چاہتا ہوں تو ٹورازم میں جب تک جنگلات نہیں ہوں گے، جب تک Greenery نہیں ہو گی، جب تک ایسی جگہیں نہیں ہوں گی تو اس وقت تک لوگ بنجر جگہوں کو یا ایسی جگہوں کو دیکھنے نہیں آئیں گے، تو Obviously ہمارے لئے بھی، ڈیپارٹمنٹ کیلئے بھی جنگلات اور Greenery اور یہ بہت Important ہے۔ ابھی ہم نے، دو چیزیں میں اور کہوں گا، ایک یہ کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کے ساتھ کسی کے تھوڑے بہت اعتراضات تھے، جن کی Misunderstanding تھی تو ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے ان کو ساری Clarity کر دی ہے، سب کے ساتھ ڈسکشن کی ہے، اس وجہ سے اس پہ بہت ٹائم بھی لگا، تقریباً ایک سال لگا لیکن یہ ہے کہ سارے ڈیپارٹمنٹس سے ڈسکشنز بھی ہوئیں، معاملات طے ہوئے اور دوسری بات یہ ہے، اچھا ہوا ہے ایک منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ جو اس کے حوالے سے، جنگلات کے حوالے سے کہ اس کو Preserve کرنا کہ اس کو ٹھیک طریقے سے رکھنا، یہ ہماری Priority ہے، ڈیپارٹمنٹ کی بھی، پرائم منسٹر کی بھی، جس میں اگر آپ نوٹ کر لیں، جو نارمل ہمیں شکایات ملتی ہیں، اگر آپ یہ صوبے میں دیکھ لیں لیگل کٹنگ، لیگل کٹنگ نہیں ہو رہی، مسئلہ Illegal cutting کا ہے جو کہ میں خود جاتا ہوں جہاں پہ قانون نہیں، قانون کا مسئلہ نہیں ہے، اس کو Implement کرنے کا مسئلہ ہے جو کہ منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم اور پورے ڈیپارٹمنٹ نے کافی محنت کی ہے اور کافی بہتری آئی ہے، 100 پرسنٹ، یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ جی 100 پرسنٹ کٹائی بند ہو گئی ہے لیکن پھر بھی جو زیادہ مسئلہ تھا وہ Illegal cutting کا تھا، اور یہ جو ہم بات کر رہے ہیں یہ تو ہم لیگل ایک طریقہ کار کی بات کر رہے ہیں اور آخری چیز، اس میں جو بھی چیزیں ہیں، چاہے وہ ٹورازم زونز کے حوالے سے ہیں یا باقی ٹورازم کو Develop کرنے کے حوالے سے ہیں، اس میں ہم Proper international standards کو، گائیڈ لائنز کو ہم Follow کریں گے

اور یہ نہیں ہوگا کہ جی ہم ویسے ہی جنگل کی کٹائی شروع کردیں، پوری دنیا میں ٹورازم بھی پروموٹ ہوتا ہے اور پوری دنیا میں انوائرونمنٹ کا خیال بھی رکھا جاتا ہے، یہ نہیں ہے کہ ہم بالکل کوئی جنگل کاٹ دیں گے، توان شاء اللہ تعالیٰ ایک بیلنس رہے گا اور میں یقین دلاتا ہوں بلکہ میری منسٹر صاحب سے اس دن میں نے خود ریکویسٹ کی، ان سے میٹنگ کی، ان کے پورے ڈیپارٹمنٹ سے کہ کس طریقے سے ہم مزید ان جگہوں کو Protect کر سکتے ہیں یا جو جگہیں ہیں وہاں پہ مزید ہم کس طریقے سے پلانٹیشن کر سکتے ہیں، Forestation کر سکتے ہیں؟ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم Forestation کے خلاف ہیں یا اس کو کم کریں گے، اس کے کور کو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم بڑھائیں گے، چاہے وہ Legally ہو، چاہے وہ Practically ہو، اس پہ پورا اس چیز کا خیال رکھا جائے گا ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب، آپ امنڈمنٹ کو سپورٹ کرتے ہیں یا نہیں؟

<u>وزیر سیاحت و کھیل وثقافت:</u> نہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> دیکھیں منسٹر صاحب کی Intentions جو ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Yes یا No میں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سچی بات ہے، میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، پھر بہت ٹائم لگ جاتا ہے، آپ نے بات کرلی، انہوں نے کرلی، انہوں نے سپورٹ نہیں کیا، اب آپ Put to vote or drop کرتے ہیں؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بالکل، آپ ووٹ کیلئے Put کردیں، ووٹ کیلئے Put کردیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn?

<u>جناب عنایت اللہ:</u> آپ ووٹ کیلئے Put کردیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the original Clause 5 stands part of the Bill. Clauses 6 and 7, since no amendment has been proposed by any honorable Member in 6 and 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 and 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

دیکھیں مجھے کاؤنٹنگ کرنا پڑے گی، آپ Yes والے کم بولتے ہیں اور No والے پھر زیادہ بولتے ہیں۔

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Clauses 6 and 7 stand part of the Bill. First amendment in Clause 8 of the Bill, Ms. Sobia Shahid Sahiba, I think she is not around, withdrawn. Again Ms. Sobia Shahid Sahiba. Third Amendment in Clause 8 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to please move her amendment in Clause 8 of the Bill. Naeema Kishwar Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar Khan: Thank you, Mr Speaker Sir, that in Clause 8, sub clause (iv), for paragraph (b) and (c), the following may be substituted, namely: - paragraph (b), “the employees of the corporation and institute shall be rented in the authority and see any employ seeking voluntary retirement shall be given golden handshake scheme, as may be prescribed by the board.”

جناب سپیکر صاحب، اگر تھوڑی سی مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں گی کیونکہ یہ کارپوریشن کے لوگ ہیں، چونکہ منسٹر صاحب کی Well پہ کوئی شک نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں جو کارپوریشن کے ایمپلائیز ہیں، ایک تو وہ کارپوریشن کے ملازم ہیں، اپنا جو پیسہ ہے وہ خود جنریٹ کرتے ہیں، دوسری چیز یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر ضرورت نہیں تھی ٹورازم میں تو پھر وہ نکال بھی دیتے تو کوئی بات تھی، ان کو ضرورت ہے اور لوگوں کو انہوں نے لینا ہے، تو جب لینا ہے تو یہ بیس بیس سال، پچیس پچیس سال کے Experienced لوگ ہیں تو پھر ان کو کیوں فارغ کر رہے ہیں؟ ہماری اس گورنمنٹ کا تبدیلی کیلئے تو یہ نعرہ تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکریاں دیں گے لیکن اگر ان غریب لوگوں کو آپ لوگ نکال رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت زیادتی ہے، ان لوگوں کو رکھیں، اس پہ Retain کریں، ان کو نہ نکالا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Sports,

جی، اکرم خان درانی صاحب، عاطف بھائی ایک منٹ، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، یہ منسٹر کے حوالے کیا تھا اور عاطف خان صاحب کے ڈیپارٹمنٹ کے جو سینیئر لوگ تھے وہ ایک دن یہاں پر احتجاج پہ بھی آئے تھے اور احتجاج کے بعد پھر ہمارے چیمبر میں آگئے اور ان کی یہی گزارش تھی کہ ہم تو بہت پہلے سے اس ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اور کافی Experienced بھی ہیں اور کافی خدمت بھی کی ہے، ابھی میرے خیال میں دوبارہ ان کا یہ خدشہ تھا، مجھے ابھی جب منسٹر صاحب جواب دیں گے تو وہ ہمیں ذرا مکمل بتادیں گے لیکن منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہو گی کہ چونکہ یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، یہاں پر پہلے سے اس ڈیپارٹمنٹ میں ہیں، وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ہمارے لئے وہ کوئی نیا ٹیسٹ لارہے ہیں اور ہم دوبارہ وہ دیں گے، اتنی نوکری بھی کی ہے تو میں عاطف خان صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ آپ کے بچوں جیسے ہیں، آپ ان کے ہیڈ ہیں، ان پہ شفقت کریں اور جو بھی آپ کے پرانے لوگ ہیں، ان کو نکالنے کی طرف نہ جائیں، سدھارنے کی طرف جائیں، ابھی اگر ان کو آپ Permanent کرتے ہیں یا ان کو رکھتے ہیں، پھر اس کے بعد اگر ان کی بہتری آپ لاسکتے ہیں، باقاعدہ ان کی ٹریننگ بھی کرائیں، جو ان میں کمی بیشی ہے اس کو بھی پورا کریں اور مجھے امید ہے کہ عاطف خان صاحب ہماری اس گزارش پر ذرا غور وخوص کریں گے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Tourism.

وزیر سیاحت وکھیل وثقافت: سپیکر صاحب، بالکل ان کو Consider کیا گیا ہے، پھر بھی Consider کیا جائے گا، ان کو فارغ نہیں کیا جارہا، ان کی ایک سکروٹنی کمیٹی بنا کر ان کیلئے کوئی طریقہ کار، جو سرپلس پول ہے، جس طرح بھی ہے یا گولڈن ہینڈ شیک ہے وہ اگر فرض کریں کوئی لوگ کام کے نہیں ہیں تو ان کو اس طریقے سے Compensate کیا جائے گا اور صرف وجہ یہ ہے کہ کسی کو نوکری سے نکالنا ہم نہیں چاہتے ہیں لیکن اگر ٹاپ کے کچھ لوگ ہیں جو کہ ہر ایک ڈیپارٹمنٹ میں گریڈ بیس کی یا گریڈ انیس کی ایک دو تین پوسٹیں ہوتی ہیں تو اگر اس میں ہم سکروٹنی سے گزاریں اور وہ لوگ کوالیفائی نہیں کرتے ہیں اور پھر بھی وہ وہاں بیٹھے رہیں تو اگر اوپر مینجمنٹ وہی رہے جو کہ کوالیفائی نہ کرتی ہو تو ہمارے پاس بیس پوسٹیں بیس گریڈ کی نہیں ہوں گی، ہمارے پاس تو ہو سکتا ہے ایک پوسٹ، دو پوسٹ، تین پوسٹیں ہوں تو اگر ٹاپ مینجمنٹ وہی رہے گی تو اگر جن میں سے کوئی سکروٹنی کمیٹی کے ذریعے جو کوالیفائی کرتے ہیں وہ بالکل Well and good، ہم کسی کو نوکری سے نہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

Mr. Speaker: You don't support this amendment?

وزیر سیاحت وکھیل وثقافت: جی جی، سر۔

جناب سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ، آپ Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور: میں تو اس کو پریس کروں گی، آپ ووٹ کریں، میں تو چاہوں گی کہ-----

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourble Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: 'Noes' have it. The amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 8 stands part of the Bill. Clause 9, since no amendment has been proposed by any honourble Member in Clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' those who against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clause 9 stands part of the Bill. First amendment in Clause 10 of the Bill, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 10 of the Bill. Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause (e) and (f) of sub section 2 of section 10 may be deleted

یہ میں تھوڑا Explain کروں، (e) اور (f) کے اندر ہے کہ

Developed, published and implement regulations and respects of Forests, Mountains, Water features, Lakes, Waterfalls, Flora and Fiona, developed, publish and implement, regulation and respect of wild life in bio-diversity، یہ فنکشنز Exactly انہیں الفاظ کے اندر، رولز آف بزنس کے اندر فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، یہ سارے کام وہ کریں گے تو یہ دونوں لاز جو ہیں Contradict کرتے ہیں اور یہ فنکشنز اگر ان کے پاس ہیں تو یہ انہی کے پاس رہنے دیئے جائیں، ٹورازم ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ٹورازم پہ فوکس کرے، یہ جو ایریاز ہیں، یہ Purely rules of business کے تحت جو کہ آرٹیکل 139 کے

تحت بنے ہیں اور پھر اس میں ہر ڈیپارٹمنٹ کا اپنا Domain جو ہے وہ Define کیا گیا ہے، اس کے تحت یہ ساری چیزیں Define کی گئی ہیں، یہ انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہی کا Domain ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، آپ سپورٹ کرتے ہیں یا نہیں ؟

<u>وزیر سیاحت و کھیل و ثقافت:</u> میں اگر Explain کرنا چاہوں، ٹائم دیں تو میں Explain بھی کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بات کریں، بات کریں۔

<u>وزیر سیاحت و کھیل و ثقافت:</u> اس میں ٹورازم زون کا جو Concept ہے، اس میں یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جتنے بھی باہر سے جو بھی انوسٹمنٹ ہوتی ہے یا جتنے بھی لوگ ہوتے ہیں وہ دس اداروں سے یا پندرہ اداروں سے ڈیل کرنا ان کیلئے مشکل ہوتا ہے اور Genuine بھی ہے تو اس وجہ سے جو چھوٹا ایریا ہو گا، For example یہاں پہ پشاور ہے، پشاور میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ ہے تو انڈسٹریل اسٹیٹ کے اوپر انڈسٹریل اسٹیٹ کے رولز لاگو ہوں گے، اگر کوئی ایکسپورٹ پروسیسنگ زون ہے تو اس کے اوپر ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے رولز لاگو ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے ڈیل کرنا ہوتا ہے تو وہ اسی ڈیپارٹمنٹ سے کرتے ہیں، اس کا Basically concept یہ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے، سو، عنایت صاحب پریس کرتے ہیں یا؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> دیکھیں سپیکر صاحب، یہ جو فارسٹ کے Reserved areas ہیں، ایک تو فارسٹ کے منسٹر صاحب کو پتہ ہے کہ تین قسمیں ہیں، Protected Forests ہیں، Reserved Forest ہیں، گزاراجات ہیں، جو Reserved Forests ہیں اس میں بھی لوگوں کے رائٹس ہوتے ہیں اور جب آپ اس کو ٹورازم کے Purview میں لانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت صاحب، جواب آگیا ان کا نا، آپ پریس کرتے ہیں یا نہیں ؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> نہیں، اس پہ کافی باتیں میں نے کر لیں نا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہم نے ابھی آگے آپ کی ڈیبیٹ کے اوپر بھی جانا ہے، جو آپ کا اوریجنل ایجنڈا ہے، تو بس شارٹ کٹ بات کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ووٹ کیلئے آپ Put کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ووٹ کریں گے،

The motion before the House is that the amendment, moved by honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Ji, Inayatullah Khan Sahib, second amendment in Clause 10.

<u>Mr. Inayatullah</u>: I beg to move that clause (iii) and (v) of clause (g) of sub section (ii) of section (x) may be deleted

یہ بھی اسی نیچر کی ہیں جو پہلے میں نے دلائل دیئے ہیں اسی نیچرز کی ہیں کہ اسے میں، ریڈ آؤٹ، کرتا ہوں:
Forestry court to protect and preserve forest and trees, Municipal A ،سوری یہ نہیں ہے، court to regulate Municipal Obligations and services, court for protection and preservation of wildlife and biodiversity، یعنی یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے Basic functions ہیں، یہ سارے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے فنکشنز ہیں لیکن ٹورازم اتھارٹی جو ہے یہ 'ٹیک اوور' کر رہی ہے تو یہ جو Contradictions آرہی ہیں تو یہ فیوچر کے اندر مسئلے Create کریں گی، فارسٹ کی اپنی نوعیت ہے، فارسٹ کی اپنی Importance ہے، Vital sector ہے، اس کو فارسٹ کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر سیاحت و کھیل وثقافت</u>: جی، میں دوبارہ سمجھانے کیلئے Repeat کر دیتا ہوں، جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہوتی ہے، ویسے تو نالیاں، گلیاں بنانا پبلک ہیلتھ کا کام ہوتا ہے لیکن انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر پبلک ہیلتھ نالیاں، گلیاں نہیں بناتا، انڈسٹریل اسٹیٹ کا اپنا قانون ہوتا ہے، اس کے طریقہ کار کے اندر بنتا ہے جو ایریا Define ہو گا Geographically اس کے اندر یہ سارا کام وہ ٹوررازم زون کرے گا نہ کہ کوئی اور ادارہ کرے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Noes' have it, the amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, original Clause 10 stands part of the Bill. Mr. Inayat Sahib, to move his amendment in Clause 11 of the Bill

Mr. Inayatullah: I beg to move that in section 11, the following shall be added, except designated forest land or protected areas declared and legally protected covered under the Khyber Pakhtunkhwa Forest Ordinance, 2002 and Khyber Pakhtunkhwa Wildlife Act, 2015.

یہ Eleven میں ہے کہ:

Power to acquire land. The Authority shall have the power to acquire land for the purpose of promoting tourism and developing resorts, skill facilities, hotels and other tourism related activities and all of these activities shall be deemed to be for public purpose in terms of section (vi) of the Land Acquisition Act.

اس میں آپ کی جو Designated forest land ہے اس کو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ Exclude کریں کہ آپ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے جو ایریاز ہیں Protected areas ہیں، Reserved forest areas ہیں، ان کو آپ Acquire نہیں کر سکتے ہیں، وہ تو گورنمنٹ اس کو Acquire نہیں کرتی ہے وہ تو گورنمنٹ پراپرٹی ہے، وہ تو ڈیپارٹمنٹ ٹو ڈیپارٹمنٹ Interact کرتے ہیں وہ تو Acquire تو پرائیویٹ لوگوں سے زمین کرتے ہیں، یہ بات وہاں آئے گی جہاں Purely private nature کا فارسٹ ہو، جو فارسٹ حکومت کا ہو تو یہ گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ جو ہے یہ چیز ہو گی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان صاحب۔

وزیر سیاحت و کھیل وثقافت: Basically یہ زمین Acquire کر سکتے ہیں جہاں پہ یہ سمجھتے ہوں کہ یہاں پہ کوئی ٹورازم زون یا کوئی اور اس طرح کی Activity ہو تو ان کے پاس یہ اختیار ہو کہ اگر کوئی ایریا وہ Acquire کرنا چاہتے ہیں تو جس طرح باقی چیزوں کیلئے، انڈسٹریل اسٹیٹ کیلئے زمین Acquire کی جاتی ہے یا ہاؤسنگ سوسائٹی کیلئے Acquire کی جاتی ہے یا سکول کیلئے، یا روڈ کیلئے یا ہسپتال کیلئے تو اگر یہ حکومت کا کوئی پلان ہو تو اس کیلئے زمین Acquire کی جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: حکومتی زمین کو Acquire نہیں کیا جاتا ہے، یعنی حکومتی زمین کے سرکاری مقاصد کیلئے استعمال کا اپنا ایک پروسیجر ہوتا ہے، پرائیویٹ پراپرٹی Acquire کی جاتی ہے، میں ان فارسٹ کی بات کر رہا ہوں جو حکومتی ہیں، سرکاری ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان صاحب۔

وزیر سیاحت و کھیل وثقافت: جی، اس میں پرائیویٹ زمین بھی Acquire کر سکتے ہیں، اگر ضرورت پڑے کہ جی یہاں پہ ٹورازم کی کوئی Activity ہونی چاہیئے تو وہ پرائیویٹ زمین بھی Acquire کر سکتے ہیں، سرکاری کے علاوہ۔

جناب سپیکر: پریس۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سرکاری کو Acquire نہیں کرتے ہیں، صرف پرائیویٹ کو Acquire کرتے ہیں، میں بات نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پریس کرتے ہیں آپ؟

Mr. Inayatullah: Yes, yes.

Mr. Speaker The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against say may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, original Clause 11 stands part of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Clause 12 stands part of the Bill. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his amendment in Clause 13 of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in clause (b) of sub section (3) of section 13, after the word ‘authority’, the phrase “except the designated forest land reserved, forest Guzara forest, protected forest and resume lands” may be added

سر، اس میں بھی میرے Arguments یہ ہیں کہ فارسٹ آرڈیننس 2002ء کی سیکشن 105 کے مطابق فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے تین فنکشنز ہوتے ہیں، یہ Forestation کرتا ہے اور سوشل اینڈ ایگرو فارسٹری سکیمز لاتا ہے، Breeding of wildlife اور Flora Fiona کے اوپر کام کرتا ہے، تو یہ Basic domains ہیں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے، اس لئے جو Grant of leasing of land of authority ہے تو یہ Already فارسٹ لاء کے اندر فارسٹ کا Domain ہے۔

جناب سپیکر: Infructuous ہو گئی ہے یہ Already عنایت صاحب تو پھر Infructuous ہو گئی ہے نا پہلی ڈراپ ہونے کے بعد، پہلی جو ڈراپ ہوئی ہے تو یہ بھی ہو گئی ہے، Infructuous ہو گئی ہے تو پھر ہم Put کر لیتے ہیں For the vote، چونکہ وہ تو Already infructuos ہو گئی ہے۔

The motion before the House is that amendment, moved by the honourable, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated).

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; original Clause 13 stands part of the Bill. Clauses 14 to 19 of the Bill, since no amendment has been proposed of any honourable Member in Clauses 14 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 14 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, Clauses 14 to 19 stand part of the Bill. First amendment in Clause 20 of the Bill, Mr. Inayatullah Khan Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that clauses (i) to (viii) of sub section (2) of Section 20 may be deleted.

اس میں بھی وہی چیز ہے کہ اس میں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ، فوڈ ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ، منرلز اینڈ مائنز، ان کی ساری پاورز جو ہیں وہ اتھارٹی کو دی گئی ہیں تو اس لئے میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ یہ ان کی پاورز کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی پہلے والی بات ہے۔

جناب عنایت اللہ: تو ظاہر ہے وہی پرانی، اسی کو Put کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Second amendment in Clause 20, Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: I beg to move that sub section (4) of section 20 may be deleted.

میں سب سیکشن فور تھ کو تھوڑا Readout کرتا ہوں، بلکہ سب سیکشن فور اور فائیو کو،

In case, any territory or any part thereof, identified to be notified as an integrated tourism zone or part of integrated tourism zone, is reserved forest within the meaning of subsection (2) of section 33 of Khyber Pakhtunkhwa Forest Ordinance, 2002 notification under sub section1 of this section shall constitute a declaration of such territory and any part thereof as no longer a reserved forest and such forest shall ceased to be a reserved forest in terms of 27 of the Khyber Pakhtunkhwa Forest Ordinance,

تو پھر یہ وہی Argument ہے کہ یہ ان کا Domain ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Atif Khan Sahib, agree or disagree?

وزیر سیاحت و کھیل و ثقافت: جی میں Disagree کرتا ہوں اور آنے والی جتنی بھی امنڈمنٹس ہیں سب سے Disagree کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(Th motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped. The question before the House is that the original Clause 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the original Clause 20 stands part of the Bill. Amendment in Clause 21: Next one is also of Inayatullah Khan Sahib, amendment in Clause 21, Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in subsection v of section 20 may be deleted.

یہ بھی فارسٹ کی وہی Overarching ہے۔

Mr. Speaker: Shall I put it to vote?

ووٹ کیلئے Put کر دیتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped, therefore, the question before the House is that the original Clause 21 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the original Clause 21 stands part of the Bill. Inayatullah Sahib, 22nd amendment. Shall I put it to vote?

جناب عنایت اللہ: میں موو تو کروں نا۔

جناب سپیکر: اچھا کر دیں۔

جناب عنایت اللہ: اس میں اگر کوئی Different ہو تو میں پھر اس کو Explain کروں گا۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

Mr. Inayatullah: I beg to move that in section 22, the phrase “while approving regulations under clause (e), (f) and (g) of sub section 2 of section 10 of this Act for the integrated tourism zones” may be deleted, “while approving regulations under (e), (f) and (g) of sub section 2 of section 10 of this Act for integrated tourism zones, the

authority shall ensure to achieve a healthy balance between the objectives of promoting tourism and preserving forest, wildlife, biodiversity and local cultural heritage."

ویسے میرا خیال ہے کہ میں اس کو Withdraw کرتا ہوں، Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، تھینک یو، یہ Withdraw ہوئی۔

Now, the question before the House is that the original Clause 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the original Clause 22 stands part of the Bill. Clauses 23 to 40: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 23 to 40 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 23 to 40 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 23 to 40 stand part of the Bill. Inayatullah Khan Sahib, 41, amendment, in Clause 41. Inayatullah Khan Sahib.

Mr.Inayatullah: Sir, I beg to move that in sub section 4 of section 41, the phrase "50 percent of all the income sources from tourism shall be credited to forest development fund is part of payment of Eco system services" may be added,

میں اس کو تھوڑا Explain کردوں۔ دیکھیں، اس میں پہلے بھی میں نے کہا ہے کہ لوگوں کے فارسٹ کے اندر رائٹس ہوتے ہیں اور دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ اس ایریا کے اندر وائلڈ لائف کو ڈیویلپ کیا جاتا ہے، فارسٹ کو ڈیویلپ کیا جاتا ہے، یہ Originally فارسٹ کا Domain ہوتا ہے، اس لئے باقی چیزیں تو ویسے بھی منسٹر صاحب نے ان کے ساتھ ایگری نہیں کیا لیکن اگر اس میں بھی فارسٹ کے ساتھ ایگری کریں اور اس میں ان کو Contribute کریں، فارسٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ کو Contribute کریں تو اس سے Eco-tourism جو ہے وہ بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر سیاحت و کھیل وثقافت: بالکل جی، جو بھی وہاں پر ٹورازم جب تک Sustainable نہ ہو اور جب تک لوکل لوگوں کو Employment اور ان کو فائدہ نہ ہو تو وہ Sustainable نہیں رہتی، اس کیلئے

ضرور ہم وہاں پر جس طرح ابھی میں کمراٹ گیا تھا تو اس میں جو ریور ہے اس میں سے ٹراؤٹ مچھلی تقریباً ختم ہو گئی تھی، میں نے آتے ہی منسٹر صاحب سے بات کی کہ وہاں پر ہم ایک ہیچری بنا دیں، اس کی فش ہیچری بنا دیں، دوسرا ان لوگوں کا بجلی کا مسئلہ ہے، سردی ہوتی ہے، اس کی وجہ سے کٹائی ہوتی ہے تو اس کیلئے میں نے انرجی ڈیپارٹمنٹ سے بات کی ہے کہ Minimum macro وہاں پر پلانٹس لگائے جائیں تاکہ ان کی بجلی کی Requirement پوری ہو سکے، جس کی وجہ سے جنگل کی کٹائی بھی کم ہو سکتی ہے، تو اس طرح مزید ہم، یہ تو کمٹمنٹ میں نہیں کر سکتا کہ کہاں پر کتنے پرسنٹ دیں گے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ لوکل کمیونٹی کو اور لوکل ایریاز کو ضرور وہاں پر فنڈنگ کی جائے گی تاکہ Sustainable tourism ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب، وہ تو ایگری نہیں ہوئے، آپ پریس کرتے ہیں یا نہیں؟

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ میری جو Substantial amendments ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کی بات آگئی ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: وہ ساری بلاک کی گئی ہیں، اس کو تو میں Withdraw کرتا ہوں، اس پر ووٹنگ کی کوئی ضرورت نہیں، جو Substantial amendment تھیں وہ انہوں نے Reject کر دی ہیں، اس کو میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, you withdraw this. Now, the question before the House is that the original Clause 41 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it, the original clause 41 stands part of the Bill. 42 to 51 clauses: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 42 to 51 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 42 to 51 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

نہ 'یس' ہے، نہ 'نو' ہے تو میں کیا کروں؟

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 42 to 51 stand part of the Bill, Amendment in Clause 52 of the Bill. Ji, Inayatullah Khan Sahib.

Mr. Inayatullah: I beg to move that section 52 may be deleted.

سیکشن 52 میں انہوں Over riding effect دیا ہے اس لاء کو، جس کے نتیجے میں جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کے جو Domains ہیں وہ اس میں ٹورازم ڈیویلپمنٹ اتھارٹی جو ہے اس کے لاء کو Over riding effect حاصل ہے تو ظاہر ہے یہ بھی وہی سلسلہ ہے کہ جو پرانی جتنی بھی میری ابتدائی امنڈمنٹس ہیں Reject کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: تو واپس لے لیں۔

جناب عنایت اللہ: تو یہ اس کی Continuation ہے۔

جناب سپیکر: تو واپس لے لیں۔

جناب عنایت اللہ: بس میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the original Clause 52 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the original Clause 52 stands part of the Bill. 53 to 58 Clauses: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 53 to 58 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 53 to 58 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 53 to 58 stand part of the Bill. Ji, Inayatullah Sahib, amendment in schedule 3 part A of the Bill.

Mr.Inayatullah: I beg to move that in schedule 3, part A, serial No. 6, 9, 10 and 12 may be deleted. 9 violation of forestry codes regulating in the integrated tourism zones, Violation of wildlife and bio diversity in the integrated tourism zones, violation of pollution regulations in integrated tourism zones.

یعنی یہ وہ فنکشنز ہیں کہ جو سارے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے فنکشنز میں ہیں، رولز آف بزنس کے اندر انہی کے فنکشنز ہیں تو ٹورازم Take over کررہا ہے لیکن یہ بھی ابتداء کے اندر جتنی بھی امنڈمنٹس ہیں انہی کی Continuation ہے تو آپ ووٹ کیلئے Put کریں، ویسے بھی باقی Reject ہو گئی ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Amendment in part 3 b of the Bill: Ji, Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in schedule 3, part b, serial No.6,9,10 and 12 may be deleted.

میں اس کو Again readout کرتا ہوں، 6 میں ہے Violations of regulations of littering، 9 میں ہے Violation of forestry codes regulation in the integrated tourism zones ، 10 میں ہے، Regulation of wild life and Biodiversity regulations in the integrated tourism zones اور 12th میں Violation of pollution regulation in integrated tourism zones ہے، تو یہ بھی فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے فنکشنز ہیں اور میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، شاید منسٹر صاحب اس کے ساتھ ایگری نہیں کرینگے لیکن جو آئین ہے، اس کا آرٹیکل 270AA جو ہے یہ فارسٹ آرڈیننس 2002ء میں، 2001ء میں مشرف کے دور میں بنا تھا اور اس آرڈیننس کو آئین کے اس آرٹیکل اور پروویژن کے تحت Protection حاصل ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لیجسلیشن جو ہے یہ کوئی بھی سیٹیزن اس کے Against کورٹ وغیرہ میں جائے گا تو یہ Strike down ہو گی کیونکہ فارسٹ لاء جو ہے وہ پورے پاکستان کے اندر یونیفارم ہے، وہ پنجاب، سندھ، بلوچستان سب کے اندر یونیفارم ہے، تو اگر کسی ایک صوبے کے اندر یہ امنڈمنٹس ہوں گی تو اس کا پورے پاکستان کے اوپر Impact ہو گا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو امنڈمنٹس ہوئی ہیں، یہ اس آرٹیکل کے ساتھ بھی Contradict کرتی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

وزیر سیاحت و کھیل وثقافت: سپیکر صاحب، جیسا کہ ابھی بھی گورنمنٹ کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ جس جگہ کو As forest notify کر سکتی ہے تو اسے De notify بھی کر سکتی ہے، اسی طرح یہ پراسیس کا ایک حصہ ہوگا، یہ ٹورازم اتھارٹی اپنی طرف سے نہیں کرے گی، یہ جو اس میں کمیٹی بنی ہے جو سٹیئرنگ کمیٹی ہے اس کے تھرو جائے گا، پراسیس وہی ہوگا، یہ نہیں کہ اپنی طرف سے وہ کوئی ٹورازم اتھارٹی اپنی طرف سے کوئی جگہ De notify کردے گی یا Notify کردے گی As forest وہ ویسے بھی پہلے حکومت کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی جگہ کو Notify یا De notify کر سکتی ہے تو یہ Basically وہی اختیار استعمال ہوگا، اس کے علاوہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، آپ پریس کرتے ہیں یا نہیں؟

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، میرا جواب تو یہ ہے کہ جو میری Understanding ہیں، Constitution کے اندر جو لاز ہیں۔

جناب سپیکر: وہ جواب تو آگیا، پریس کرتے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: میں اس کے مطابق بات کرونگا، میں نے ان سے یہ بات کر دی ہے کہ پورے پاکستان کے اندر ریونیفارم لاز ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کی بات آگئی نا۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں پریس کرتا ہوں، اپنی امنڈمنٹ کو وہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: واپس لیتے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: نہیں، واپس نہیں، Put to vote۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped,.therefore, the question before the House is that the original schedule 3 stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the original schedule 3 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سیاحت مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Passage Stage: Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be passed.

<u>Mr. Muhammad Atif (Minister for Sports, Tourism):</u> Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Tourism Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

(Applause)

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Minerals, to please, (Interruption)

آئے ہوئے ہیں، ہاں جی، ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، یہ قرارداد پیش کرنی ہے، وہ لکھ رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں لکھیں، میں آخری، ابھی بس یہ ختم ہو جائے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا معدنیات پر ایکسائز ڈیوٹی (مزدور کی فلاح و بہبود) مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> The Minister for Mineral, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Excise Duty on Minerals (Labour Welfare) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Amjad Ali (Minister for Mines and Minerals)</u>: Thank you, Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Excise Duty on Mineral (Labour Welfare) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Excise Duty on Mineral (Labour Welfare) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Amendments: Clause one of the Bill, Mr. Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: میرے پاس امنڈمنٹس کی ہارڈ کاپی نہیں ہے، میں اس کو اس میں سرچ کرتا ہوں تو میں نے جو امنڈمنٹس Propose کی ہیں ان کی ہارڈ کاپی میرے پاس نہیں پہنچی ہے تو Let me search it in this.

جناب سپیکر: دیں جی، یہ ہارڈ کاپی لے لیں، آ گئی ہے آپ کے پاس، ہارڈ کاپی آپ کے پاس ہے، یہ لے لیں۔

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 1, in sub clause II after the words Khyber Pakhtunkhwa the words except areas of erstwhile Provincially Administrated Tribal areas and Federally Administrative Tribal areas may be added,

اس میں میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہ جو پاٹا اور فاٹا ہے، Erstwhile FATA ہے اور Erstwhile PATA ہے، ان دونوں کو مرجر کے وقت پانچ سال کیلئے تمام قسم کے ٹیکسز وغیرہ سے مستثنٰی قرار دیا گیا تھا اور جو آپ یہ Exchange کر رہے ہیں تو یہ لاء آپ Erstwhile PATA اور فاٹا دونوں تک Extend کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں آپ یہ جو ایکسائز ڈیوٹی ہے On minerals، یہ آپ ان ایریاز کے اندر بھی Implement کریں گے تو وفاقی گورنمنٹ نے فاٹا اور پاٹا کو مرجر کے بعد جو Concession دی ہے وہ Concession آپ اس لاء کے ذریعے سے ان سے واپس لے رہے ہیں اس لئے میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ ان دونوں ایریاز کو آپ Exclude کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں Disagree کرتا ہوں کیونکہ 1967 کے ایکٹ کے مطابق یہ پہلے بھی وہاں پہ Extend تھا اور پھر ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ سے Opinion لیا اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے Opinion دیا اور اس پہ کہ یہ جو محترم ممبر صاحب نے ترمیم پیش کی ہے، اس کو ہم شامل اس میں نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی شکیل صاحب، آنریبل منسٹر۔

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک): سپیکر صاحب، میں ایک Clarity چاہتا ہوں کہ یہ ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز کا بل یہ آج پیش ہو رہا ہے لیکن ڈسٹرکٹ ملاکنڈ میں تقریباً دو مہینوں سے کوثر نامی ایک کنٹریکٹر ہے جو Belong کرتا ہے نوشہرہ سے، وہ ایکسائز ڈیوٹی لیتا ہے لوگوں سے، میں منسٹر صاحب کے نوٹس، میں نے منسٹر صاحب سے بات کی، انہوں نے کہا کہ مجھے علم نہیں ہے، پھر میں نے کنٹریکٹر سے Contact کیا تو وہ

کہہ رہا تھا کہ مجھے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Permission ملی ہے اور مجھے کنٹریکٹ ملا ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ بل آج پیش ہو رہا ہے اور وہ بندہ دو مہینوں سے وہاں لوگوں سے ٹیکس کلیکشن کر رہا ہے۔ دوسرا میں عنایت اللہ صاحب کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں کہ مرجر کے وقت جو پاٹا اور فاٹا ہمیں Relaxation انہوں نے دی ہے 2023ء تک اور وہ Extendable ہے Five years تک، تو میری گزارش ہے کہ اس میں ایک کمیٹی بنائی جائے کہ کس نے اس بندے کو ٹھیکہ دیا ہے؟ اس کی پراپر انکوائری ہونی چاہئیے اور اس کے خلاف ایکشن لینا چاہئیے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ ان کے کوئی پروف دے سکتے ہیں، شکیل صاحب؟

<u>وزیر مال واملاک:</u> جی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ جو بندہ پیسے Receive کر رہا ہے، آپ کوئی۔۔۔۔

<u>وزیر مال واملاک:</u> پروف ڈسٹرکٹ ملاکنڈ کے پورے عوام ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ لوگوں کو رسید دیتے ہیں؟

<u>وزیر مال واملاک:</u> ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ہے، میں نے خود بات کی ہے، اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی وقار صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر، لوگ جھگڑا کر رہے ہیں، لوگ جو ہیں وہ ہڑتالیں کر رہے ہیں اور حکومت کے کانوں میں کوئی جوں تک نہیں رینگتی، بل اب پیش ہو رہا ہے تو اس کو برائے مہربانی کمیٹی کے سپرد کر دیں اور وہ لوگوں سے زیادتی کر رہے ہیں، حکومت نے آگے جو چھوٹ دی ہے ملاکنڈ ڈویژن کو، وہ کسی کا حق نہیں ہے، وہ قانون میں بھی ہے کہ 2023ء تک کوئی بھی ٹیکس لاگو نہیں ہے، تو اس کو ہٹایا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، یہ جو پہلا ان کا ایکٹ ہے اس کا کلاز 37 میں ریفر کرتا ہوں۔

(عصر کی اذان)

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned for Twenty minutes for the Asar Prayer.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین ظاہر شاہ طورو کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>Mr. Chairman:</u> Dr. Amjad Sahib, Minister for Mines and Minerals.

جناب امجد علی (وزیر معدنیات و معدنی ترقی): تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب، یہ جو بل ہم نے موو کیا ہوا تھا اس پہ عنایت اللہ صاحب کے اور شکیل صاحب کے جو کنسرنز ہیں اس میں Consensus کیلئے میں اس کو ڈیفر کرنا چاہوں گا اور پھر ان شاء اللہ اس پہ جب ہمارا Consensus بن جائے گا تو پھر ہم ان شاء اللہ اس کو لے کے آئیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: The Bill is deferred.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ قرارداد تیار ہے۔

جناب مسند نشین: نگہت بی بی صاحبہ، آخر میں اس کو لیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 6, Call Attentions: Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please move his call attention notice No. 469, in the House.

عنایت اللہ صاحب، اس کو ذرا کال اٹینشن۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جی موور آ گئے ہیں۔

جناب مسند نشین: ہاں تو موور آ گئے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع پشاور کے مختلف شہری اور دیہی علاقوں میں آئس کا دھندہ عروج پر ہے جس کی وجہ سے نہ صرف نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر ہے بلکہ امن و امان کی مخدوش صورتحال اور جرائم بڑھتے جا رہے ہیں اور اب ہمارے تعلیمی ادارے اور درسگاہیں بھی اس وباء کی زد میں ہیں لیکن حکومت اس سلسلے میں بے بس نظر آ رہی ہے اور اس کی روک تھام کیلئے کوئی قانون سازی یا دیگر ٹھوس اقدامات بھی نہیں اٹھا رہی ہے بلکہ محکمہ پولیس بالکل ناکام ہو چکا ہے، لہذا یہ حکومت کی آئینی اور قانونی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس لعنت کو ختم کرنے کیلئے ضروری قانون سازی کرے اور دھندہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

چیئرمین صاحب، د دے کال اٹینشن لوئے مقصد دا دے چې دا تاسو ته پته ده، پوره معلومات دی چې آئس داسې یو وباء ده چې مخکښې بدقسمتئ نه په دې ملک کښې مختلف تجربې هم کیږی او د نشو په لحاظ سره هم کیږی، دې نه مخکښې هم چې کوم دے پوډر وو، پوډر وو پسې آئس او د آئس مطلب دے دا

داسې یو نشه ده چې دا اوس زمونږه سکولونو ته کالجونو ته او خاصکر یونیورسټئی لیول باندې کیږی خو د دې باره کښې زمونږه صوبائی حکومت تراوسه پورې څه داسې ټهوس اقدامات نه دی کړی، نه قانون سازی داسې شوې ده، ځکه چې د دې د پاره که ته لاء کښې اوګورې نو هغې کښې داسې سزا نشته دے، دا تقریباً مطلب دا دے Prohibitory class کښې هم نه راځی، نو حکومت مشران دې اووائی چې یره د دې د پاره دوئ څه کول غواړی ځکه چې د دې سره زمونږه ټول یوتهه خراب شو، په یوتهه باندې زمونږ ډیر اثر پریوتے دے نو دا ډیره یو ضروری خبره ده او د قوم د پاره که په دې باندې حکومت څه اقدامات او نکړل نو بیا به مطلب دے ډیر زیات زمونږ نوجوانو ته به نقصان وی۔ ډیره مهربانی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میں اس پہ کوئی بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>Mr. Chairman</u>: Mr. Sultan Muhammad Khan, Minister for Law, to please respond.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میں بھی اس پہ کوئی بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، یہ توکال اٹینشن نوٹس ہے، انہیں بتادیں، پھر بہت زیادہ لمبا ہو جائے گا، ادھر سب لوگ Interested ہیں، تو پھر شارٹ کریں، ان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ شارٹ بتادیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ہاں، مختصر بات کریں جی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سر، خوشدل خان صاحب اگر Agree کرتے ہیں تو یہ ہم تینوں ایم پی ایز نے، سراج الدین خان، عنایت اللہ، حمیرا خاتون ایم پی اے، ان تینوں ایم پی ایز کی اس پر ایڈ جرنمنٹ موشن جو ہے وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع کی تھی مورخہ 13 ستمبر 2019ء کو، اور ہم یہ چاہتے تھے کہ اس کو باقاعدہ ڈیبیٹ کیلئے منظور کیا جائے اور اس وقت چونکہ وہ ایجنڈے پر نہیں آسکی تھی اور یہ اب آگئی ہے تو میں اس وقت اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خوشدل خان صاحب کا جو کال اٹینشن نوٹس

ہے اور میڈم نگہت کی بھی اس میں ایڈجرنمنٹ موشن ہے، اس کو آپ ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کردیں۔

جناب مسند نشین: آپ کی جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے وہ In process ہے اور ابھی کال اٹینشن نوٹس ہے۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو آپ ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کردیں تو اس پر Proper ڈیبیٹ ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: Minister for Law.

وزیر قانون: سر، چونکہ خوشدل خان صاحب نے یہ ایشو اٹھایا ہے اور یہ ابھی آج کے دن کم از کم اس ہاؤس کا حق ہے، خوشدل خان صاحب کا بھی حق ہے اور پورے ہاؤس کا حق ہے کہ انہوں نے ایک اہم ایشو اٹھایا ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ In principle مجھے عنایت صاحب کی بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے، اگر کوئی ایڈجرنمنٹ موشن ہے تو وہ بھی، بہر حال جب بھی آپ ٹائم دینا چاہتے ہیں وہ بھی آپ دے دیں۔ سر، یہ بڑا اہم ایشو ہے اور جب ہماری سوسائٹی آگے بڑھتی ہے تو جس طرح اور چیزوں میں ترقی ہوتی ہے تو اسی طرح نت نئی ڈرگز اور یہ جو اس طرح کی منشیات ہیں تو وہ Introduce ہوتی ہیں اور یہ جو جرائم پیشہ لوگ ہیں وہ قانون سے ایک قدم آگے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ معاشرے میں ان چیزوں کو Introduce کراتے ہیں کہ جس کیلئے قانون میں کوئی سزا نہ ہو، تو سر، اس میں میں ہاؤس کی، جواب میں بتا رہا ہوں، سر، اس میں اس طرح ہے کہ خوشدل خان صاحب بیٹھے ہیں، حکومت کی سطح پر اس پر بہت زیادہ بحث ہوئی اور پھر اس کیلئے ہم نے ایک قانون سازی کا عمل شروع کیا اور بہت زیادہ اس کے اوپر ڈیبیٹ ہوئی، یہ ہوتی کیا ہے، یہ آئس جو نام دے رہے ہیں، اس کا جو ٹیکنیکل نام ہے وہ ہے Methamphetamine ، جو معاشرے میں اس وقت بہت عام ہو گیا ہے اور ہمارے بہت زیادہ نوجوان اس لعنت میں مبتلاء ہو چکے ہیں، تو حکومت کی سطح پر اس کے اوپر ڈیبیٹ ہوئی، سول سوسائٹی کی طرف سے اس پر بہت زیادہ آوازیں آئیں، پھر ہم نے اس کے اوپر جو ہمارا ایکسائز اور نارکاٹکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ ہے، انہوں نے اس کے اوپر بہت زیادہ اچھا کام کیا، بلکہ سیکرٹری صاحب، ظفر علی شاہ صاحب تو اس وقت ادھر نہیں ہیں، انہوں نے اس کے اوپر بڑا اچھا کام کیا اور وہ جو قانون ہے، مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ جب ممند ڈسٹرکٹ میں ہماری کیبنٹ میٹنگ تھی تو وہاں پر کیبنٹ نے اس کے اوپر بہت زیادہ ڈیبیٹ بھی کی اور 27 اگست کو یہ قانون Already پھر اسمبلی میں آیا اور اسمبلی سے پاس بھی ہو چکا ہے، تو ایک تو یہ

ہے، کیونکہ پریس کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، خوشدل خان صاحب نے ایشو اٹھایا ہے تو یہ قانون ہم نے پاس کر لیا ہے، اس قانون میں ہم نے یہ کیا ہے، کیونکہ پہلے جب اس طرح کے لوگ Arrest ہوتے تھے تو ان کیلئے کوئی Specific قانون نہیں تھا، تو وہ General clauses کے اندر ان کو Detain کر لیتے تھے لیکن بعد میں وہ ضمانت کے اوپر، یا اس طرح کیس میں سقم ہوتا تھا تو وہ چھوٹ جاتے تھے۔ سر، ابھی جو اس قانون کا، خوشدل خان صاحب کو میں کاپی بھی دیتا ہوں اس میں جو Definition section ہے، سیکشن 2 جو اس میں ہے اس میں Roman X کی جو Definition ہے، اس کا نام 'میتھایمٹافین' جو پہلے قانون کے اندر Define نہیں تھا، اس کو عام الفاظ میں آئس کہتے ہیں Means a highly addictive central nerves system stimulant that is synthetic or semi synthetic compound، پھر اس کا فارمولہ بھی C 10, H 15 دیا ہوا ہے تاکہ یہ پھر قانون کی گرفت میں آسکے، تو اس کے ساتھ اگر آپ آگے اس قانون میں جائیں تو اس کیلئے جو سزائیں ہیں وہ بڑی سخت سزائیں اس کیلئے تجویز کی گئی ہیں، اس میں سیکشن 10 جو ہے،

Prohibition of Methamphetamine: No one shall produce, manufacture, extract, prepare, possess, offer for sale, sell, purchase, distribute, deliver on any terms whatsoever, transport, dispatch, methamphetamine, except for medical, scientific or industrial purposes in the manner and subject to such conditions as may be specified by or under this Act.

تو یہ قانون کی گرفت آگیا، اب Punishment سنیں سر، اب اس کی سزا سن لیں کہ سیکشن 10 میں جو اس کی Prohibition ہے، اس کو اگر کوئی Violate کرے گا تو اس کی سزا ہے Imprisonment up to seven years and shall also be liable to fine not less than rupees three lac, if the quantity does not exceed hundred gram، یعنی 100 گرام کیلئے سات سال اس کے اندر سزا ہوگی سر، اس کے علاوہ اگر 100 گرام سے جو Exceed کرے گا لیکن ایک کلو گرام کے اندر اگر وہ Recover ہوگی تو دس سال اور Shall be liable fine اور not less than five lac اور اگر ایک کلو گرام سے Exceed کر جائے، کسی کے پاس Possession ہو تو وہ بڑی سخت سزا ہے

"death, imprisonment for life or imprisonment for a term which may extend to fourteen years and with fine which may extend be up to rupees one million, if the quantity exceeds the limits of one kilogram:

Provided that if the quantity exceeds ten kilograms, the punishment shall not be less than imprisonment for life.”

تو اس میں سزائے موت جو ہے وہ اس میں اب آ گئی ہے اور اس کے علاوہ آگے اگر آپ جائیں تو سیکشن

12,13، اس میں Prohibition on owning, operating premises or machinery for manufacture of narcotic substands and methamphetamine etc.--- یعنی جو اس کی Manufacturing بھی ہوتی ہے تو اس کے اوپر بھی پھر آگے جا کر اس کے اوپر یہ سزائیں ہیں، تو میں ایک کاپی خوشدل خان صاحب کو دے دیتا ہوں، اب پولیس کے پاس یہ ایک قانون آ گیا ہے اور اس کے تحت جو شخص بھی گرفتار ہو گا اور اگر یہ Quantity برآمد ہو گی تو اس کے اوپر کیس بنے گا اور اس میں جس طرح میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سزائے موت اس میں Extreme حد تک ایک سزا اس میں رکھی گئی ہے۔

Mr. Chairman: Call attention, Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No.587 in the House.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے کال اٹینشن کا موضوع ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے نئے سال 2016ء میں ضلع چارسدہ میں واقع رجڑ تا تخت بھائی پندرہ کلو میٹر مین روڈ کی کشادگی کیلئے منصوبے پر کام شروع کیا گیا تھا۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے سال 2016ء میں ضلع چارسدہ میں واقع رجڑ تا تخت بھائی پندرہ کلو میٹر مین روڈ کی کشادگی کیلئے منصوبے پر کام شروع کیا تھا، اس روڈ پر پشاور سے ملاکنڈ ڈویژن کیلئے روزانہ کی بنیاد پر مسافر سفر کرتے ہیں، اس منصوبے پر گزشتہ ایک سال سے کام رکا ہوا ہے جس سے ہزاروں مسافروں کو سفری مشکلات کا سامنا ہے جبکہ سڑک کی عدم تعمیر کی وجہ سے پبلک ٹرانسپورٹ قریبی دیہات سے گزرنے والا لنک روڈ استعمال کرتی ہے جس کی وجہ سے ٹرانسپورٹروں اور علاقے کے مکینوں کے مابین لڑائی جھگڑوں سمیت روڈ پر حادثات ایک معمول بن چکے ہیں اور دکانداروں کا کاروبار متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ گرد و غبار کی وجہ سے مقامی آبادیوں میں بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں، لہذا حکومت فوری طور پر اس عوامی مسئلے کا نوٹس لے اور رجڑ تا تخت بھائی سڑک کی کشادگی کا کام فی الفور تیز کرنے کے احکامات جاری کرے۔ میری درخواست ہو گی جناب سلطان خان صاحب سے بھی، چونکہ ان کا تعلق بھی چارسدہ سے ہے اور اگر وہ بھی اس پر خصوصی توجہ دیں تو مہربانی ہو گی۔

Mr. Chairman: Honourable Minister, Akbar Ayub , to respond.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محترمہ نے سارا کال اٹینشن نوٹس پڑھا ہے تو ایشو بڑا Simple ہے، فنڈز کا ایشو ہے، اس کیلئے ہم نے ڈیمانڈ بھی کی ہوئی ہے اور سلطان خان سے میں اس مسئلے میں Intouch بھی ہوں، میں بھی کوشش کر رہا ہوں اور سلطان خان پرسنلی بھی اپنی کوشش بھی کر رہے ہیں اور Influence استعمال کر رہے ہیں کہ اس کیلئے ہمیں جیسے ہی کوئی سپلیمنٹری گرانٹ یا Re-appropriation ہو گی جناب سپیکر، تو یہ روڈ ہماری Priority list پر ہے اور ان شاء اللہ اس کو جلد از جلد اس پر کام تیز کریں گے اور اس کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے، ہمارے نوٹس میں آگیا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: سر، میں تو پرسنلی شکریہ ادا کرنا چاہونگا، کیونکہ یہ حلقہ میرا حلقہ ہے جو انہوں نے بات کی ہے، لیکن جو Sitting Minister ہوتا ہے تو یہ اس کا کام ہوتا ہے کہ فلور پر تو نہیں، لیکن گورنمنٹ میٹنگز میں یا چیف منسٹر کو، سی اینڈ ڈبلیو منسٹر کو وہ ان چیزوں کی نشاندہی کرے، تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ مسئلہ جو ہے فلور آف دی ہاؤس پر وہ لائے ہیں، یہ میرا ہی حلقہ ہے، یہ پہلے بھی میرا حلقہ تھا، Last جب میں ایم پی اے تھا اور اس دفعہ بھی میرا ہی حلقہ ہے اور یہ بڑا Important road ہے، یہ رجڑ جو میرا اپنا گاؤں ہے اس سے یہ روڈ جو ہے تخت بھائی تک پہنچتا ہے، جو مشوانی صاحب کا حلقہ ہوا کرتا تھا، ابھی مجھے پتہ نہیں ہے اس دفعہ ان کا حلقہ ہے لیکن یہ بڑا Important ہے، اس میں فنڈز کا ایشو تھا، میں نے اکبر خان سے وقتاً فوقتاً اس کے بارے میں بات بھی کی ہے، بلکہ آج ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ کل ساڑھے دس بجے ہماری میٹنگ ہے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ، تو اس میں جو سپلیمنٹری گرانٹ کا وہ کہہ رہے ہیں تو جب سپلیمنٹری گرانٹ ان کو ریلیز ہو گی تو یہ ان کی پھر کمٹمنٹ میرے ساتھ لابی میں بھی ہوئی ہے کہ اس کیلئے فنڈز ریلیز کر کے اس کے اوپر کام، کیونکہ واقعی جو انہوں نے Concerns اٹھائے ہیں، چونکہ میرا حلقہ ہے، میرے اپنے لوگ ہیں، مجھے ان کا زیادہ اندازہ ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب مسند نشین: یہ بہت اہم روڈ ہے اور یہ پورے ملاکنڈ ڈویژن کو بھی Connect کرتا ہے۔ او کے، حمیرا خاتون۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، اس لئے کہ پچھلے، دو دن پہلے میرے خیال میں رولنگ دی تھی سپیکر صاحب نے کہ کابینہ پوری موجود ہو گی اور چونکہ یہاں پر بھی فنانس کی بات آرہی ہے تو اگر وزیر فنانس یہاں پر موجود ہوتے تو میرے خیال میں وہ زیادہ صحیح جواب

دے سکتے تھے، یعنی یہاں پر جواب آنے والی کوئی بات نہیں، یہ کہ انہوں نے رولنگ بھی دی تھی کہ تمام کابینہ موجود ہو، جبکہ آج کے اس کال اٹینشن کی وجہ بھی جو ہے وہ فنانس تھا تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ وہ فنانس منسٹر کو آج موجود ہونا چاہیئے تھا، یعنی یہ کوئی دلیل نہیں ہے جواب کی۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: سر، یہ اس طرح نہیں ہے، بالکل یہ ایوان سب کیلئے قابل احترام ہے لیکن Collective responsibility کیبنٹ کی ہوتی ہے جو Implementing Department ہے KPHA، تو اس کے منسٹر نے بھی جواب دے دیا ہے، میرا خود تعلق جو ہے اسی علاقے سے ہے، میں پھر بھی Appreciate کرتا ہوں، وہ اتنا اس کے اوپر Stress دے رہی ہیں، یہ تو ہمارے علاقے کا فائدہ ہے، میں پھر بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن کل ساڑھے دس بجے ہم نے اس کے اوپر میٹنگ رکھی ہے اور ان شاء اللہ یہ سپلیمنٹری گرانٹ سی ایم صاحب نے ہی فیصلہ کرنا ہے، جب وہ ریلیز ہو جائے گی تو پھر ہمیں اس کیلئے پیسے مل جائیں گے، ان شاء اللہ میں کمٹ، کیونکہ میں اب کمٹ، مجھے ابھی کریم خان نے کہا ہے کہ آپ کوئی ایسی ڈائریکشن جاری کریں، یہ تو آپ کا فائدہ ہے تو اپنے لئے کچھ اچھی ڈائریکشن جاری کریں، تو یہ ہمارا ہی فائدہ ہے، علاقے کا فائدہ ہے اور ان شاء اللہ کل صبح ساڑھے دس بجے اس میٹنگ میں ان شاء اللہ اور پھر آپ کو میں اطلاع بھی دے دونگا کہ اس میں کیا فیصلہ ہوا؟

جناب مسند نشین: ایجنڈا آئٹم نمبر 11، ڈسکشن آف، دیکھیں دو کال اٹینشن نوٹس سے زیادہ نہیں ہو سکتے، آپ کو آخر میں موقع دوں گا، آخر میں آپ کو موقع دیں گے ان شاء اللہ یہ میرے ساتھ پڑا ہے لیکن دو کال اٹینشنز ہو گئے، اس کے بعد آخر میں آپ کو موقع دیں گے، یہ ذرا ایجنڈا ہو جائے،

Agenda item No.11: Discussion on the aftermath of the MTI Act over the Province or breakout of dengue and steps taken by the government and non availability of anti-rabies snake bite vaccine.

جناب عنایت اللہ: میں نے ڈینگی کے حوالے سے ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی تھی، اس ایڈ جرنمنٹ موشن کے اوپر، آج ہمارا جو ایجنڈا ہے، اس میں یہ ڈیبیٹ ہے۔

جناب مسند نشین: ایجنڈا آئٹم نمبر 11 جو ہے وہ Discussion on the MTI Act ہے۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، بس ہم اس پر بھی بات کر سکتے ہیں، ایم ٹی آئی ایکٹ پر بھی ہم بات کر سکتے ہیں، اس پر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، بات کرنا۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Food.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): سر، آپ نے ویسے بھی یہ 11 نمبر کا کیا ہے، اس پر بحث کرنا ضروری ہے، یہ جو ایجنڈا ہے بڑا Langer on ہو گیا ہے، آج منسٹر صاحب بھی موجود ہیں، یہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، اپوزیشن والے تو ٹھیک ہے نہیں کرنا چاہتے تو ہم ویکسین کے بارے میں منسٹر صاحب کو وہی ٹائم ان کو دے دیں گے، وہ ہی ساری بات کر دیں گے اور اس میں اچھی کوشش کریں گے۔

جناب مسند نشین: آنریبل ممبر عنایت اللہ خان صاحب، ایم ٹی آئی ایکٹ اور ڈینگی پر بھی کریں۔

سردار اورنگزیب: جناب چیئر مین صاحب، میں ایک منٹ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: آنریبل ممبر، نلوٹھا صاحب۔

جناب عنایت اللہ: فلور میرے پاس ہے یا ان کے پاس ہے؟

جناب مسند نشین: نہیں، ان کے پاس، ایک منٹ کیلئے وہ بات کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ صاحب بھی ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتے تھے، میں آپ کی توجہ چاہونگا، چیئر مین صاحب، میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میرا یہ توجہ دلاؤ نوٹس سپیکر صاحب نے ایجنڈے پر رکھا تھا لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں، تو میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں کلاس فور کی محکمہ صحت میں چند پوسٹیں خالی تھیں تو اس کیلئے مجھے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں وزیر صحت صاحب کا کہ ان کے سیکرٹری نے مجھے فون کیا کہ آپ کے حلقے میں جو کلاس فور کی خالی پوسٹیں ہیں، ان کی لسٹ مجھے پہنچائیں۔ جب میں نے ڈی ایچ او سے اس لسٹ کی ڈیمانڈ کی کہ کتنی پوسٹیں میرے حلقے میں خالی ہیں؟ تو اس نے لیت ولعل سے کام لیا اور پانچ چھ دن کے بعد مجھے بمشکل وہ لسٹ دی، 25 ستمبر کو جب اس نے مجھے وہ لسٹ فراہم کی تو میں اس کو لیکر جناب منسٹر صاحب کے دفتر میں آیا، یہ موجود نہیں تھے، جناب چیئر مین صاحب، ڈی ایچ او نے 26 ستمبر کو پانچ پوسٹیں میرے حلقے میں فل کی ہیں، تین تاجوال آر ایچ سی میں اور دو باغ بی ایچ یو میں، جن میں سے میرے حلقے کا ایک آدمی بھی نہیں ہے جبکہ اس اسمبلی میں وزیر اعلیٰ صاحب نے متعدد بار یقین دہانی کرائی کہ جس ڈیپارٹمنٹ میں کلاس فور کی پوسٹیں ہونگی وہ متعلقہ ایم پی اے کی مشاورت سے پر کی جائیں گی، مجھے پوچھنا تو دور کی بات ہے، میں نے جب منسٹر صاحب کا حوالہ دیا تو اس ڈی ایچ او صاحب نے ایک دن کا وقفہ بھی نہیں کیا اور ان پوسٹوں کو فل کر دیا۔ چیئر مین صاحب، اب میرے حلقے کے لوگوں کے ساتھ جو زیادتی

ہوئی ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ تاجوال کے لوگوں کو وہاں پر بھرتی کیا جاتا، باغ بی ایچ یو میں باغ کے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا، دور سے جاکر کون وہاں پر ملازمت کر سکتا ہے؟ جو میرے حلقے کے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے، میں گزارش کرتا ہوں آپ سے بھی اور وزیر صحت صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس کا فوری طور پر تدارک کیا جائے اور وہ آرڈرز کینسل کئے جائیں اور جو حقدار لوگ ہیں ان کو وہ حق دیا جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Health, Mr. Hasham Khan.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، جیسے نلوٹھا صاحب نے بات کی کلاس فورز کے بارے میں، میری اپنی رائے یہ ہے کہ کلاس فور جہاں پر بھی ہوں، چونکہ سب لوگ In need ہیں Job opportunities کیلئے لیکن غریب لوگ جو ہیں اس میں زیادہ سے زیادہ جو حقدار ہیں، جن کی بڑی پاپولیشن، فیملیز کی پاپولیشن زیادہ ہو اور ان کی Source of income نہ ہو یا ان کی فیملی کے ممبرز زیادہ ہوں، ان کی کوئی نوکری نہ ہو تو ان کو ترجیح دینی چاہیئے اور بالکل میں ان سے Agree کرتا ہوں کہ جو Public representative ہوتا ہے، اس ایریا کا جو ایم پی اے ہوتا ہے یا ایم این اے ہوتا ہے، اس کو Preference دینی چاہیئے کیونکہ He knows better کہ کون کہاں پر کتنا حقدار ہے؟ میں نے ان کو خود، میں نے اپنے پی اے کے تھرو ان سے لسٹ منگوائی تھی کہ اگر ایسے کوئی حقدار لوگ ہوں اور ایسی کوئی Job opportunities ہوں جس میں میرٹ نہ ہو تو اس میں ہم ان کو Compensate کرینگے۔ اب یہ جو بات انہوں جو آج مجھے کہی ہے تو میں کنسرنڈ ڈی ایچ او کو بھی بلاؤں گا اور ان کو بھی میں نے اس فلور پر یقین دھانی کرائی ہے، میں پھر ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان شاء اللہ جو حقدار لوگ ہیں They will be compensated. اور اگر کوئی غلطی ہوئی ہے ڈی ایچ او سے یا کسی حقدار کو نوکری نہیں دی گئی ہے، اگر اس پر کوئی ایکشن لے سکتے ہیں تو ہم ضرور لیں گے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: میں یہ کہتا ہوں کہ میرے حلقے کے جو لوگ ہیں جنہوں نے زمین دی ہے اور جو اس گاؤں کے رہنے والے ہیں، ان کا حق بنتا ہے، میں اس پہ بھی زور نہیں دونگا کہ آپ وہاں پر میرے سپورٹروں کو بھرتی کریں لیکن کم از کم ان لوگوں کو بھرتی کریں جن کے گاؤں میں ہسپتال بنا ہے، جن کے گاؤں میں بی ایچ یو بنا ہے، اب اگر کسی کا اس حلقے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، اگر ایک آدمی اس حلقے سے

بھرتی ہوا ہے، باقی سارے باہر سے بھرتی ہوئے ہیں، منسٹر صاحب ان آرڈروں کو کینسل کریں اور ان لوگوں کو بھرتی کریں کہ جن لوگوں کا حق ہے وہاں پر، جو وہاں پر رہتے ہیں، میرا یہ مطالبہ ہے۔

جناب مسند نشین: میرے خیال میں منسٹر صاحب، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر پھر یہ مسئلہ حل کرادیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا، نلوٹھا صاحب، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر پھر یہ مسئلہ حل کرادیں۔

سردار اورنگزیب: جناب چیئرمین صاحب، بالکل میں بیٹھ جاؤنگا، میں صبح بھی ان کے پاس گیا ہوں، ان کے دفتر میں گیا ہوں۔

جناب مسند نشین: انہوں نے اسمبلی کے فلور پر آپ کو ابھی ایشورنس دی ہے نا۔

سردار اورنگزیب: ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: آنریبل ممبر، عنایت اللہ خا صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر، اگر آپ کی اجازت ہو تو ڈیبیٹ سے پہلے ہمارے اس اسمبلی کے ایک سابقہ ممبر، دو مرتبہ ممبر رہ چکے ہیں، ان کی ڈیتھ ہوئی ہے، آپ کے مردان ہی کے ہیں، منظور حسین باچا کی ڈیتھ ہوئی ہے، اسمبلی کے ممبر رہے ہیں تو ان کیلئے دعا کریں، اس کے بعد۔

جناب مسند نشین: سابق ممبر صوبائی اسمبلی منظور حسین باچا صاحب؟

جناب عنایت اللہ: وہ دو مرتبہ اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔

جناب مسند نشین: منظور حسین باچا صاحب کیلئے فاتحہ پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

صوبہ میں ایم ٹی آئی ایکٹ کے اثرات، ڈینگی وباء پر حکومتی اقدامات اور کتے اور سانپ کی ویکسین کی عدم دستیابی پر بحث

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں، میرا خیال تھا کہ یہ جو ڈینگی کے اوپر ایڈجرنمنٹ موشن جو ہے، اس کے بعد اس کا نمبر آجاتا ہے لیکن چونکہ ایم ٹی آئی ایکٹ بھی ڈیبیٹ میں شامل ہے اور اپوزیشن کا ایجنڈا پوائنٹ ہے تو اس لئے میں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دونوں پر بات کریں جی، دونوں پر۔

جناب عنایت اللہ: تو اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارا المیہ ہے کہ ہم ہمیشہ سے پالیسیز کو تبدیل کرتے رہتے ہیں، لاز کو تبدیل کرتے رہتے ہیں، ہمارے ملک کے اندر انسٹیٹیوشنز ڈیویلپ

نہیں ہوتے ہیں، Strengthen نہیں ہوتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں Continuity نہیں ہے، لاز کی Continuity نہیں ہے، پالیسیز کی Continuity نہیں ہے اور ہر حکومت آ کر ایک نیا تجربہ نئے سرے سے شروع کر دیتی ہے اور نتیجتاً ہم Consolidation کی طرف نہیں جا رہے ہیں اور ہم Directionless ہیں، بے سمت ہیں، ہر سیکٹر کے اندر بے سمت ہیں، ہیلتھ کے اندر بے سمت ہیں، لوکل گورنمنٹ کے اندر بے سمت ہیں، ایجوکیشن کے اندر بے سمت ہیں، اس لئے میں جو بات کرتا ہوں میں اسی Context میں کرونگا، ایم ٹی آئی سے پہلے بھی اٹانومی اس صوبے کے اندر موجود تھی، 2000ء سے 1999,2001ء سے اس صوبے کے اندر ٹیچنگ ہاسپیٹلز کو اٹانومی دی گئی تھی اور ٹیچنگ ہاسپیٹلز کے اندر مینجمنٹ کونسلز اسٹیبلش کی گئی تھیں، CEO کا عہدہ Create کیا گیا تھا، چیف ایگزیکٹیو آفیسر کا عہدہ Create کیا گیا تھا اور اس وقت بھی یہ ہاسپیٹلز اٹانومس تھے، ایم ٹی آئی نے اس اٹانومی کی شکل ہی تبدیل کر دی، چاہیئے تو یہ تھا کہ اسی اٹانومی کو Strengthen کیا جاتا، اسے Build on کیا جاتا، جو پرانی اٹانومی تھی اس کے اندر جو گیپس تھے، اس کے اندر جو Fluctuations تھے، اس کے اندر جو غلطیاں تھیں، ان کو Rectify کر کے اسی کو Build on کیا جاتا لیکن ایک نیا لاء Introduce کیا گیا، میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن کے نام سے ایک نیا لاء Introduce کیا گیا اور اس میں Drastic changes کی گئیں، سی ای او کا عہدہ ختم کر دیا گیا، میڈیکل ڈائریکٹر کا عہدہ Introduce کیا گیا، ہاسپیٹل ڈائریکٹر کا عہدہ Introduce کیا گیا، نرسنگ ڈائریکٹر کا عہدہ Introduce کیا گیا اور جو سب سے بڑی ریڈیکل شفٹ ہے، جناب سپیکر، وہ بنیادی طور پر یہ کی گئی کہ پرائیویٹ سیکٹر جو ہے اس کو بہت بڑی نمائندگی ملی اور اس وقت تمام ٹیچنگ ہاسپیٹلز کے بورڈ کے اوپر پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ وہ چیزیں Decide کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت سٹینڈنگ کمیٹی آن ہیلتھ کے اندر یہ ساری چیزیں ڈسکس ہو رہی ہیں اور وہاں ساری رپورٹس آ رہی ہیں، تمام ٹیچنگ ہاسپیٹلز کی رپورٹس آ رہی ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو بنیادی Indicators فراہم نہیں کئے ہیں، ان کی پرفارمنس کی Measurement کیلئے بنیادی Indicators نہیں بنائے گئے ہیں، ایک تو ہیلتھ کی اس سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم نے ان سے ریکویسٹ کی کہ وہ کیا Indicators ہیں جس کے Against ہم ایم ٹی آئی ایکٹ کے تحت بنائے گئے اداروں کی پرفارمنس کو Judged کر سکیں گے، کیا ایم ٹی آئی ایکٹ کے آنے کے بعد سرجریز میں اضافہ ہوا ہے، منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا ایم ٹی آئی ایکٹ کے آنے کے بعد Bed

occupancy میں اضافہ ہوا ہے؟ میں ایک عام لوگوں کے Representative کے طور پر، میرے اوپر پریشر بڑھا ہے کیونکہ لوگ اس وقت ہمارے پاس اس بات کی سفارش کیلئے آ رہے ہیں کہ آپ فلاں سرجن سے، کارڈیک سرجن سے، جنرل سرجن سے، یورولوجسٹ سے سفارش کریں کہ انہوں نے مجھے بہت لمبی ویٹنگ لسٹ دی ہوئی ہے، ایک ایک سال، دو دو سال، چھ چھ مہینے، تین تین مہینے لوگوں کو سرجری کیلئے ویٹنگ لسٹ پر رکھا ہوا ہے اور وہ ہاسپٹلز جہاں لوگوں کو سرجریز کرانے کیلئے زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن، ایک مہینہ دیا جاتا تھا، اب لوگوں کو ان ہاسپٹلز کے اندر سالوں سال انتظار کرنا پڑتا ہے۔ دیکھیں، ڈی ایچ اے اور آر ایچ اے بھی آپ کو Introduce نہ کرنا پڑتے، اگر آپ اس اوریجنل آرڈیننس کو، اوریجنل لاء کو دیکھتے، اس اوریجنل لاء کے اندر یہ گنجائش موجود تھی کہ آپ اس کی اٹانومی کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپیٹلز تک By notification extend کرا سکتے تھے لیکن آپ نے Extend نہیں کیا اور آپ نے نیا لاء بنا دیا ہے، ایک نیا ہیجان آپ نے Create کیا ہے، یہ ایم ٹی آئی کی Continuation کے اندر یہ آر ایچ اے اور ڈی ایچ اے آپ بنا رہے ہیں، اس وقت آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ تمام ٹیچنگ ہاسپیٹلز کی پرفارمنس آڈٹ کرتے، اس اسمبلی سے ان کو پیسہ ملتا ہے، اس پرفارمنس آڈٹ کو اس اسمبلی کے ساتھ شیئر کرتے اور اس کی Evaluation کے بعد اگر آپ کے سامنے یہ نتیجہ آتا کہ آپ کی ٹیچنگ ہاسپیٹلز کے اندر پرفارمنس بہتر ہوئی ہے تو آپ اس کو Further ڈی ایچ اے اور آر ایچ اے کے فارم میں نئی اٹانومی ایکس کو لاتے لیکن آپ نے اس کی Performance evaluation نہیں کی ہے، اس وقت بڑے ہاسپیٹلز کی صورتحال ناگفتہ بہہ ہے، وہاں مریضوں کی صورتحال ٹھیک نہیں ہے، وہاں ان کو ویٹنگ لسٹ پر رکھا جاتا ہے، ان کو لمبی لمبی تاریخیں دی جاتی ہیں، وہاں User Charges میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے، لوگوں کو ایمرجنسی کور کے اندر مشکلات پیش آ رہی ہیں، Institutional based practice شروع کر کے آپ نے ان ہاسپیٹلز کو ایک لحاظ سے پرائیویٹ ہاسپیٹلز کے اندر Convert کر دیا ہے، صبح کے وقت بھی آپ ان کا علاج مہنگا بنا رہے ہیں اور یہ کام مسلسل ہو رہا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر سے لوگوں کو لا کر آپ نے اپنے ہاسپیٹلز پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کے حوالے کر دیئے ہیں اور ہم نے اس پر سوالات کئے، ان سوالات کے جوابات بھی ہمیں نہیں مل رہے ہیں، مثلاً میں نے یہ سوال ایک سال پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں کیا ہے کہ آپ کا کیا Criteria ہے، آپ کس Criteria کے اوپر جو ایم ٹی آئی ہے اس کے اندر بورڈز کے ممبرز، اس کے بورڈز جو آپ بناتے ہیں وہ آپ کس Criteria کے اوپر بناتے ہیں، کیا خیبر

پختونخوا سے باہر کے ڈومیسائل ہولڈرز اس میں ممبرز ہیں، ان کے نام فراہم کر دیئے جائیں، کیا انہوں نے جو یہاں تک پرفارمنس Show کی ہے، آپ جب ان کی Renewal کرتے رہے ہیں تو کتنے لوگوں کی آپ نے گزشتہ تین چار سالوں سے Renewal کی ہے، ان کی پرفارمنس کیسی رہی ہے، ان کی Attendance کیسی رہی ہے؟ یہ بنیادی سوالات میں نے اس سوال کے اندر اٹھائے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب مجھے نہیں دیا ہے، اب چونکہ یہ پوائنٹ جو ہے آپ ڈیبیٹ کر رہے ہیں، آپ اس پر بات کر رہے ہیں تو اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہونگا کہ مجھے یہ تفصیل فراہم کریں کہ اس میں سے کتنے لوگ ایم ٹی آئی کے بورڈز کے اندر جو لوگ ہیں اس صوبے سے باہر کے ہیں، جو ہمارے ڈومیسائل ہولڈرز نہیں ہیں، ان میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو آپ نے Extension دی ہے، ان میں کتنے لوگ ہیں جن کی آپ نے پرفارمنس باقاعدہ Evaluation کی ہے؟ وہ رپورٹس ہمارے ساتھ شیئر کریں اور اس کے بعد آپ نے ان کو Extension دی ہے، آپ نے ان ہاسپیٹلز کو پرائیویٹ لوگوں کے حوالے کیا ہوا ہے اور یہ غلط ڈائریکشن کے اندر جا رہے ہیں، اس لئے ہمارا یہ Concern تھا اور اپوزیشن نے ایجنڈا پوائنٹ جمع کیا ہوا ہے، میں اگر آپ کی اجازت ہو جو دوسرا نکتہ ہے، آپ نے یاد کیا ہے کہ اس کے ساتھ کلب کیا جائے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ہاں بالکل، لیکن تھوڑا سا مختصر کریں، آپ کے پاس دس منٹ کا ٹائم تھا۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جی میں مختصر سی بات اس پر کرنا چاہونگا کہ جو ڈینگی، ساتھی کہتے ہیں کہ اس پر الگ سے ڈسکشن ہو کیونکہ وہ الگ ایجنڈا پوائنٹ ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: لے لیں گے نا جی، لے لیں گے، ایم ٹی آئی کی بحث کے بعد لے لیتے ہیں۔ آنریبل ممبر نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں نے پانچ منٹ ہی میں اپنی بات ختم کرنی ہے۔ جناب سپیکر، ایم ٹی آئی دراصل نام تھا میڈیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا، ابھی ایم ٹی آئی کا نام بن گیا ہے * + + + مجھے جناب سپیکر،

(شور اور قہقہے)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر، کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے تو اس بات پہ شرم آتی ہے کہ جب ایک سینیئر منسٹر ہو کر وہ یہ کہے کہ کورم پورا نہیں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہاؤس سچی باتیں سننے کا روادار ہی نہیں ہے، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سچی باتیں ہضم ہی نہیں کر پاتی، شوکت صاحب آپ فکر نہ کریں، حجمولہ کی گولیاں میرے پرس میں پڑی ہوتی ہیں، اگر بہت زیادہ درد ہے تو وہ میں آپ کو بھیجوا دیتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایم ٹی آئی ایک ایسا ایکٹ ہے، (مداخلت) آپ صبر کریں نا، حجمولہ کی گولیاں آپ کو دے رہی ہوں نا۔

جناب مسند نشین: محترمہ، میں یہ آپ کے جو Words تھے نا ایم ٹی آئی کے بارے میں، میں ان کو Expunge کرتا ہوں، میں ان کو Expunge کرتا ہوں، آپ بات آگے بڑھائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، کیسے آپ؟ میں نے کوئی غیر پارلیمانی، نہیں، میں نے غیر پارلیمانی لفظ کوئی نہیں استعمال کیا، میں بار بار یہی، سر، یہ بات غیر پارلیمانی نہیں ہے، میں نے کسی کو گالی نہیں دی ہے، میں نے کسی کو، یہ جو ہے غیر پارلیمانی بھی نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: بس آپ آگے، بات آگے کریں نا، بس آپ اپنی بات جاری رکھیں، اس کو چھوڑیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اب یہاں تو ہر چیز، آپ کے جب وہاں سے لوگ اٹھتے ہیں اور وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، اس وقت آپ ان چیزوں کو تو Expunge نہیں کرتے ہیں اور میری اس بات سے، آپ نے میری بات کو Expunge کر دیا ہے۔

جناب مسند نشین: چلیں بات جاری رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہر حال* + + + جو ہے اس پہ میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، جب سے یہ ایکٹ آیا ہے جو سی ٹی سکین، Can I continue?۔

Mr. Chairman: Ji, continue please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جو سی ٹی سکین ایک ہزار روپے کا ہوتا تھا، آج وہ تین ہزار روپے کا ایل آر ایچ میں ہے، ایل آر ایچ ہمارا ایک انسٹی ٹیوٹ تھا، ہمارا ایک سرمایہ تھا وہ ایم ٹی آئی اور وہ برکی کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک فارمیسی ہے، عمر فارمیسی کے نام پہ ذرا آپ پتہ کروالیں اس ہاؤس

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

میں بیٹھے ہوئے ایک آنریبل کا، صحت کارڈ کے ذریعے جتنی بھی دوائیوں کی سپلائی ہوتی ہے، اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ایک آنریبل منسٹر کی اس میں باقاعدہ شراکت داری ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اوپی ڈی جو ہے اس کی صبح کی پرچیاں کم کر دی گئی ہیں، وہ اس لئے کم کر دی گئی ہیں تاکہ آئی ڈی پیز جو کہ رات کو جو لوگ پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں ان کو ریفر کیا جائے اور وہ زیادہ سے زیادہ پیسے کما سکیں، جناب سپیکر صاحب، ایم ٹی آئی کا ہمیں یہ فائدہ ہوا کہ پہلے ہر بڑے ہاسپٹل میں، چھوٹے ہاسپٹل میں سانپ اور آوارہ کتوں کی ویکسین باآسانی دستیاب ہوتی تھی، آج نایاب ہو گئی ہے، آج جیسے ہیرے کی طرح نایاب ہو گئی ہے۔ اس دن بھی پانچ سال کی بچی جو ہے وہ سانپ کے ڈسنے سے مر گئی اور آوارہ کتے جو ہیں وہ گلیوں میں پھر رہے ہیں اور ان کے کاٹنے سے خطرناک بیماریوں کا اندیشہ ہے کہ اگر کسی کو کاٹ لے تو اس سے بھی خطرہ ہے لیکن ویکسین یہاں پہ دستیاب نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر صاحب، ذرا ان بچوں کو سمجھائیں، اگر ان کے پیٹ میں زیادہ درد ہے تو میں ان کو حجمولے کی گولیاں بھیجوا دوں، سر، جن کے پیٹ میں زیادہ درد ہے یا تو وہ صبح سے حجمولے کی گولیاں کھا کے آیا کریں یا پھر میں ان کو بھیجوا دوں۔

Mr. Chairman: Decorum, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اگر آپ صحیح بات نہیں سننا چاہتے ہیں اور اگر آپ کی یہ اسمبلی صحیح بات نہیں سننا چاہتی ہے، کبھی کورم کی آواز آ رہی ہے، کبھی کیا بات آ رہی ہے، اگر یہ لوگ میری یہ بات سن لیں کہ ایک تاریک باب جو ہے وہ لکھا جائے گا اور دوسری بات، میں زیادہ بات نہیں کروں گی، میں اپنے اصل پوائنٹ پہ آنا چاہتی ہوں، اصل پوائنٹ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ جو پرسوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ نے اپنے پانچ منٹ ضائع کر دیئے ہیں، دیکھیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں ایک بات کرتی ہوں، باقی پوائنٹس میں نے چھوڑ دیئے ہیں، جتنے بھی پوائنٹس ہیں، لوگوں کو بیڈز دستیاب نہیں ہیں، جب ظاہر شاہ ہمارے منسٹر تھے اے این پی کے دور میں اور اس سے پہلے یہاں پہ عنایت صاحب جب منسٹر تھے تو ان سے میں نے درخواست کی تھی اور انہوں نے اسی وقت ڈاکٹر کا انتظام کر دیا تھا، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ ایک اپوزیشن عورت ان کے پاس گئی اور انہوں نے اس کا، یہ پورے صوبے کیلئے تھا کہ برین کیلئے یہاں پہ کوئی انیستھیٹسٹ یا کا ڈاکٹر نہیں ہوتا تھا، مجھے پتہ چلا تو میں ان کے پاس گئی اور اسی وقت انہوں نے Recommendation دی، میری بات مان لی اور وہاں پہ ڈاکٹر Hire کر دیئے، جناب سپیکر صاحب، یہ تمام جو ایکٹ پاس ہو رہے ہیں، ان

کے تمام لنکس جو ہیں وہ شوکت خانم کے پاس جائیں گے، ان کا تمام ڈیٹا بیس شوکت خانم کے پاس ہوگا، شوکت خانم یہ ڈیٹا اس لئے رکھے گا کہ یہاں پہ جتنے بھی مریض ہوں گے وہ ان کے ڈیٹا میں Show ہوں گے اور ان کا ڈیٹا ورلڈ جب دیکھے گی تو انہوں نے زیادہ ڈونیشن کیلئے کہ ہم اتنے مریضوں کا علاج کر رہے ہیں، ہم اتنے مریضوں کو ادویات دے رہے ہیں، یہ زیادہ سے زیادہ ڈونیشن کیلئے انہوں نے ایل آر ایچ کا ڈیٹا پہلے منتقل کر دیا ہے، ابھی باقی کا منتقل کریں گے، پھر پنجاب کا کریں گے، اس کے بعد دوسرے لوگوں کا کریں گے، تو زیادہ سے زیادہ ڈونیشن کیلئے۔ تیسری بات جناب سپیکر صاحب، نوشیروان برکی کو سپریم کورٹ آف پاکستان دو دفعہ ’ڈس کوالیفائی، کر چکی ہے کیونکہ He is an American citizen اور وہ کسی بھی جاب کیلئے یہاں پہ کوالیفائی نہیں کرتا اور یہ سب کچھ جو کر رہا ہے وہ برکی کر رہا ہے، ہمارے ہسپتالوں میں جو ڈاکٹروں کو جو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: وائنڈ اپ کریں جی، وائنڈ اپ کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، جو ڈاکٹروں کو MPO 3 کے ذریعے جس میں کہ میں رات تک ان کے ساتھ وہاں پہ بیٹھی رہی جناب سپیکر صاحب، ڈاکٹرز آپ سے جا رہے ہیں، برکی کی وجہ سے جو Brain ہیں وہ یہاں سے چلے جائیں گے، یہاں سے اعلیٰ دماغ چلے جائیں اور آپ لوگوں اس صوبے کو وہ ختم کر کے، یہاں کے مریضوں کو وہ مار کے، اور جیسا کہ عمران نیازی صاحب نے کہا تھا کہ میں رلاؤں گا، واقعی وہ رلا رہا ہے، جو انہوں نے کہا تھا کہ میں چیخیں ان کی، ان سے انکی چیخیں نکالوں گا، واقعی غریب بندہ جو ہے دوائی نہ ملنے سے، بیڈ نہ ملنے سے، آکسیجن نہ ملنے، قیمتی دوائیاں نہ ملنے سے، کینسر کی دوائی نہ ملنے سے، ہیپاٹائٹس کی دوائی نہ ملنے سے باقی دوسری دوائیاں نہ ملنے سے وہ لوگ مر رہے ہیں تو خدارا اس + + * جو ہے اس کو مہربانی کریں اور اس کو اگر آپ نے بل پاس بھی اکثریتی بنیاد پہ کر لیا ہے تو اس میں میں ہیلتھ منسٹر سے درخواست کروں گی کہ خدا کیلئے اس میں بہتری لائیں، میں خود ہاسپٹل میں گئی ہوں، کہیں پہ بھی ائیر کنڈیشن نہیں ہے جناب سپیکر، یہ صحت کی بات ہے، میں نے کبھی اتنی لمبی تقریر نہیں کی، یہ صحت کی بات ہے، میری قوم کی بات ہے، یہ میرے بچوں کی بات ہے، یہ میری ماؤں کی بات ہے، یہ میرے بیٹوں کی بات ہے کہ جن لوگوں کو انہوں نے، (مداخلت) بچو، آپ کے پیٹ میں کچھ زیادہ ہی درد ہو رہا ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کچھ باتیں دوسروں کیلئے بھی چھوڑیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کیلئے ایک نہیں دس گولیوں کی ضرورت ہے تو دس گولیاں بھیجوا دوں، ویسے آنریبل سپیکر صاحب، آپ اپنے لوگوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اپوزیشن شور مچاتی ہے، بہر حال میں احتجاجاً، کیونکہ یہ سچ سننا نہیں چاہتے اور ان کے کانوں میں، یہ وقت آئے گا جب یہ روئیں گے، جب یہ روئیں گے، یہ وقت آئے گا کہ جب یہ روئیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: آپ بس بات کو وائنڈ اپ کریں نا، آپ نے کافی ٹائم لے لیا ہے، آنریبل منسٹر فار ہیلتھ، دیکھیں ایم ٹی آئی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، جیسے ہی یہ بات ختم ہو جائے وہ Respond کریں گے تو آپ لوگ لے آئیں نا، اس میں کون سا بڑا مسئلہ ؟ پلیز آپ لوگ، دیکھیں جب ایک ڈسکشن ہوتی ہے تو اس ڈسکشن کو آپ کمپلیٹ کرنے دیں نا، (شور/قطع کلامی) جو ڈیبیٹ میں حصہ لے رہے ہیں اس کے بعد ہم قرار دادیں لائیں گے اور جو بھی ہو، دیکھیں ایک ڈیبیٹ ہو رہی ہے تو آپ اس کی Continuation کو کیوں توڑتے ہیں؟ Kindly please آپ کس پر، ایم ٹی آئی پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب مسند نشین: آپ ایم ٹی آئی پہ بات کریں، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، یہ جو Topic ہے ایم ٹی آئی ایکٹ کا صوبے کے اندر طبی سہولیات پر پڑنے والے اثرات، باؤلے کتوں، سانپ، بچھو کے ڈسنے کی ویکسین کی عدم دستیابی اور اس ضمن میں حکومتی اقدامات، It is very important topic، ہیلتھ جو ہے Being a student of law یہ Fundamental right ہیں اور یہ ہمارے Constitution میں Chapter 2, part 1 میں ہے اور اس سبجیکٹ میں میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ ہیلتھ کا سبجیکٹ اتنا Important ہے لیکن اس میں بہت ساری Changes سے یہ پاس ہو رہا ہے، پہلے ہماری گزشتہ حکومتوں میں آرڈیننس جو سب کو Acceptable بھی تھا ایک Moderate law بھی تھا لیکن گزشتہ پی ٹی آئی کی حکومت نے ایم ٹی آئی کو Introduce کیا اور ایکٹ پاس کر لیا، پھر اس ایکٹ میں ہمارے اس دور میں 2019ء میں یہاں بہت سی امنڈمنٹس لائیں گئیں، پھر اس کے بعد آر ایچ اے آگیا جو پرسوں ہاؤس سے میجارٹی کی وجہ سے پاس ہو گیا اور ڈی ایچ اے، لیکن میں ہسپتالوں میں وہ چیز نہیں دیکھ رہا ہوں جس طرح میرے دوست فاضل ممبران صاحبان نے اس پر بات کر لی، وہ چیز میں نہیں دیکھ

رہا ہوں ہسپتالوں میں وہ سہولیات، وہ ادویات، وہ مریضوں کی دیکھ بھال، وہ آپریشنز، وہ سرجری پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئیں، میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ حکومت نے انصاف کارڈ کو Introduce کر کے باقی جتنی بھی تمام سہولیات تھیں ان کو لپیٹ لیا ہے اور غریبوں سے چھین لیا ایک انصاف کارڈ کے بدلے میں، آپ ایل آر ایچ میں جائیں، آپ کو وہاں پر دوائی نہیں ملتی ہے، وہاں پر پرچی کتنی قیمت پر وہ دے رہے ہیں، ہمارے وقت میں پانچ روپے کی اور وہاں پر دوائی بھی ہوتی تھی، آپریشنز بھی ہوتے تھے، میں آپریشن کی لسٹ میں پرسوں کی بات بتا دیتا ہوں، دو باتیں، یہاں بنوں میں ایک نوجوان نے ایکسیڈنٹ کیا تھا موٹر سائیکل سے، یہ تین چار دن کی بات ہے، مجھے کسی نے فون کیا کہ وہ روانہ ہو گیا ہے ایچ ایم سی میں، تو میں نے وہاں پر جو ڈائریکٹر ہسپتال ہے اس سے رابطہ کیا تو وہ بیچارہ، وزیر صحت صاحب! اس کو نوٹ کر لیں، وہ بیچارہ دو دن آئی سی یو کا بیڈ خالی ہونے کیلئے وہ تڑپ رہا تھا اور آخر کار وہ فوت ہو گیا، اس ایم ٹی آئی اور اس حکومت نے صرف تمام ہسپتالوں میں ایک چیز تھی وہ آئی سی یو اور اس میں بہت سے نمبر کے بیڈز تھے اور جب ایسے ایمرجنسی والے آجاتے، جب بنوں سے ایک Patient آتا ہے اور وہ روڈ ایکسیڈنٹ ہے اور اس کو Neuro کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ آئی سی یو کے بیڈ کے انتظار میں، تو یہ ہسپتال ہم نے اس لئے بنائے ہیں کہ ایک Patient آکر وہ انتظار کرے گا اپنی موت کا؟ انتظار میں ہوگا کہ وہ خالی ہو جائے گا تو پھر وہ علاج کیلئے آجائے گا، کیا ایم ٹی آئی کا یہ مقصد ہے؟ جناب، پرسوں ہمارے گاؤں میں بلٹ انجری تھی، میں کے ٹی ایچ چلا گیا رات کو تقریباً وہاں جو میں نے حالات دیکھے تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ یہ ہمارے Fundamental rights ہیں کہ یہاں پر نہ کوئی اے سی کام کرتا ہے، نہ کوئی وہاں پر وہ Facilities ہیں یہاں پر ہمارے پاس، جو ہم بجٹ پاس کرتے ہیں، ہم بجٹ میں منظور کرتے ہیں، ہم سے کروڑوں روپے وہ لیتے ہیں لیکن وہ چیز نہیں ہے۔ پھر آتے ہیں ویکسین کے اوپر، تو یہ ہمارے وقت میں جب ہم لڑکے تھے، مطلب یہ بیس تیس سال کی بات میں کر رہا ہوں، یہ تو ہماری ڈسپنسریوں میں بھی ملتی تھی کہ اگر کوئی بچھو کسی کو کاٹ لیتا تھا تو ہم بڈھ بیر کی ڈسپنسری میں جا کر وہاں ہمیں وہ دے دیتے تھے اور آج بڑے بڑے ہسپتالوں میں یہ نہیں ملتی، کتنے افسوس کی بات ہے؟ تو میں حیران ہوں کہ حکومت کی کیا پالیسی ہے، اس ہیلتھ کو ختم کر رہے ہیں یا کسی اور کے ایجنڈے پر یہ محکمہ گزر رہا ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ Fundamental rights ہیں لیکن مجھے پتہ نہیں ہے کہ ہماری اس حکومت میں یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ جناب عالیٰ، افسوس کی بات یہ ہے کہ DHA میں اب RHA وجود میں آ گئی ہے، اب اتنی

چینجز سے کیا انقلاب لا رہے تھے؟ اور پھر پرسوں انہوں نے یہاں ہماری پولیس نے جو زیادتی کی ہے ڈاکٹروں کے ساتھ، وہ ہمارے مسیحا ہیں، آخر ایک ایم بی ایس ڈاکٹر پر والدین کے کتنے پیسے خرچ ہو رہے ہیں، پھر وہ ایم بی بی ایس کر کے ٹی ایم او شپ کرتے ہیں اور پھر جب وہ ڈاکٹر بنتے ہیں تو پھر ہم ان پر ڈنڈے برساتے ہیں جبکہ وہ اپنے حقوق کیلئے لڑ رہے ہیں، وہ اپنے مطالبات جو ان کے حق پر مبنی ہیں وہ کر رہے ہیں، ہم ان کو کہتے ہیں کہ نہیں جو میں کہوں گا وہ بھی وہی کہیں گے، تو اس وجہ سے ہمارے جو تجربہ کار ڈاکٹرز تھے، جس طرح ہماری میڈم نے جس طرح اپنی تقریر میں کہا کہ وہ Brain ہم سے جا رہے ہیں، جو سینیئر لوگ ہیں انہوں نے Already job چھوڑ دی ہے، اب جونیئر آتے ہیں، میں آپ کو پرسوں کی بات بتاتا ہوں، یہاں ایل آر ایچ میں تو اکثر میں جاتا رہتا ہوں تو مجھے تمام ہسپتال میں پھرانے کی بجائے مجھے آئی سی یو کے ڈی او خالد صاحب ہیں یہاں پر، تو انہوں نے کہا تو میں نے آئی سی یو کو دیکھ لیا، میں نے کہا کہ واقعی یہاں پر سب کچھ ہے تو میں نے کہا کہ ?What about the other wards، مجھے فلاں وارڈ کو لے جائیں، جب وہاں مجھے لے جایا گیا تو میں نے کہا کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ کے جو انتظامات وہاں پر ہیں اس میں بھی ہونے چاہئیں، یہ بھی Patient ہیں، یہ بھی مریض ہیں، وہ بھی مریض ہیں تو آپ نے سارے ایل آر ایچ کو ایک آئی سی یو میں تبدیل کر دیا، ہمیں تو یہ چاہیئے کہ ہم Revisit کر لیں، ہم وہ پالیسیاں بنائیں کہ جو ہمارے پختونخوا کیلئے اچھی ہوں، ہمارے مریضوں کیلئے اچھی ہوں یا ہمارے جو Fundamental rights ہیں اگر ان کو نہیں دیں گے تو تب تک ہم ایسے ہی دربدر کے دھکے کھاتے رہیں گے۔ تو یہ میرا مطلب ہے کہ وزیر صاحب سے بھی میری ریکویسٹ ہے کہ آپ ڈاکٹروں کے ساتھ بھی، یہ آپ کے بھائی ہیں، یہ ہمارے بیٹے ہیں، اس قوم کے بچے ہیں، ان کے ساتھ آپ رویہ تلخ نہ کریں، ان کو بٹھائیں، ان کے مسائل حل کریں، اپوزیشن کو آپ اعتماد میں لیکر کہ بھئی آپ کے پرابلمز کیا ہیں؟ پہلے آپ ان کے پرابلمز حل کریں پھر آپ ان سے جو کام لیتے ہیں لے لیں لیکن جب آپ ان کے پرابلم کو نہیں دیکھتے، آپ ان کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے، ان کو آپ ٹائم نہیں دیتے تو کس طرح آپ ان سے وہ کام لیتے ہیں؟ تو یہ ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: خوشدل خان صاحب سے درخواست ہے کہ ٹائم کا خیال رکھیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ایسی پالیسیاں بنائیں، وہ اکٹھی اور مشترکہ طور پر بنائی جاتی ہیں اور پھر ان کو پیش کرتے ہیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: آنریبل ممبر میاں نثار گل صاحب، آپ ذرا مختصر بات کریں جی۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایم ٹی آئی پہ نگہت بی بی نے بھی بات کی، خوشدل صاحب نے بھی کی، میں اس لئے اس پر بات نہیں کرنا چاہتا جناب سپیکر، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اب میں دیکھ رہا ہوں کہ تین مہینے ایک ڈاکٹر بھی اس ایم ٹی آئی کی وجہ سے بیس دن ہسپتال میں پڑا تھا اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کل پرسوں جو ڈاکٹروں کے ساتھ ہوا ہے، پولیس نے جو کچھ کیا ہے یا ابھی وہ مردان جیل میں بند ہیں، میں تو بوڑھا آدمی ہوں، خدانخواستہ منسٹر صاحب ناراض نہ ہو جائیں، کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو جائے کہ پھر ہمارے سر بھی اسی طرح لہولہان ہوں اور یا ہم بھی جیلوں میں بند پڑے ہوں، اس لئے کہ پرسوں انہوں نے کہا کہ میں اس ایکٹ پر کبھی بھی کسی کے ساتھ بات نہیں کروں گا اور اس کو Implement کروں گا، یہ اسمبلی کے اندر ان کے الفاظ ہیں، اگر آج اس پر بہت زیادہ بولوں تو میں نے وہی کہا کہ ڈر ہے 65 سال کی عمر ہے، لہولہان نہیں ہونا چاہتا تو میں تھوڑا ڈینگی پہ اس طرف چلا جاؤں گا، میرے خیال میں منسٹر صاحب اس پہ اتنا ناراض نہیں ہوں گے، ہماری بات سن لیں گے، ہمارے علاقے کے رہنے والے ہیں، ایک تو جنوبی اضلاع کے ہیں لیکن جب ایک ڈاکٹر پہ اس کا باپ، جب وہ میڈیکل میں جاتا ہے، ڈاکٹر بن جاتا ہے تو وہ آج جیل میں بند پڑا ہے یا وہ لہولہان ہے تو ہم ایم پی اے کی کیا قدر ہے کہ ہم ایم ٹی آئی پہ بات کریں؟ تو میں ڈینگی کی طرف جاتا ہوں، جناب سپیکر، اللہ کرے کہ منسٹر صاحب اس پہ ہم سے ناراض نہ ہوں اور ہماری ان کے ساتھ وہ پرانی دوستی بھی ہے، کیونکہ بار بار یہ فلور پہ کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤاجداد اسمبلی میں رہ چکے ہیں، بالکل رہ چکے ہیں، ہم ان کو مانتے ہیں، بڑے اچھے لوگ تھے، ہماری ان کے ساتھ دوستیاں بھی تھیں لیکن پارلیمان میں وہ دوسروں کا ادب بھی کیا کرتے تھے۔ جناب سپیکر، میں اپنے حجرے میں بیٹھا تھا، منسٹر صاحب کو گواہی دیتا ہوں، کرک میں میرے حجرے میں ایک گاڑی آ گئی، میں نے ان کو چائے پلائی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھیجوایا گیا ہے کہ آپ لوگ سپرے کروالیں ڈینگی کی یا ملیریا کی یا جس چیز کی بھی، میاں نثار کے گھر میں اور پرانے جو ہمارے ایم پی اے رہ چکے ہیں گل صاحب خان، ان کے گھر میں اور ساتھ ساتھ ہمارے علاقے کے بہت بڑے ذمہ دار آدمی ہیں جان عالم ایڈوکیٹ ان کا نام ہے، یونین ناظم بھی رہ چکے ہیں کہ ان کے گھر میں جائیں، جناب سپیکر، میں نے ان کو کہا کہ کرک تو بہت بڑا علاقہ ہے، اس میں پچھلے سال جو بیماری آئی تھی، لوگ تقریباً تین سو ساڑھے تین سو لوگ ہسپتال میں پڑے ہوئے تھے، اب جب میرے گھر میں کر لیں گے، سابقہ ایم پی اے کے گھر میں کر لیں گے اور

اس ناظم کے گھر میں کر لیں گے تو آیا اس سے ڈینگی یا جو مچھر ہیں وہ ختم ہو جائیں گے ؟ جناب سپیکر، اگر یہ حالات صوبے کے ہوں اور اسی طرح محکمے ہمیں جواب دیں، کل میرا سوال اس پہ ہے اور جواب بھی آیا ہوا ہے، کل اس پہ بحث بھی ہو گی اور آپ دیکھ لیں کہ ہسپتال ڈینگی سے بھرے پڑے ہیں، ہمارے سابقہ ایم این اے کوہاٹ کے ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں، آپ جدھر بھی جائیں سپرے نہیں ہوتا جی، پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہے، ڈیزل یا وہ دوائی ان گھروں میں جاتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مختصر بھی کریں۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر، سنا بھی کریں پلیز، حق کی بات آپ سنیں گے، آپ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں، آپ تو ہمارے سپیکر بھی ہیں اور آپ حق کی بات سنیں گے کیونکہ یہ ہمارا صوبہ ہے، ہم نے اس میں رہنا ہے، آج سے آپ پانچ چھ سال پیچھے چلے جائیں، آپ دیکھ لیں ہسپتالوں کے حالات، آج سے آپ پانچ چھ سال پیچھے چلے جائیں، ڈینگی کا نام بھی نہیں تھا، کیا وجہ ہو رہی ہے؟ وجہ یہ ہو رہی ہے کہ جب ہم اپوزیشن والے کوئی سوالات لاتے ہیں تو حکومت کی طرف سے ڈیفنس میں جو جواب ملتے ہیں اس سے پھر وہ، یعنی یا ڈی ایچ او کا نام لے لوں گا یا ایک ڈاکٹر کا نام لے لوں گا یا ایک ایم ایس کا نام لے لوں گا یا چیف ایگزیکٹیو کا نام لے لوں گا، پھر وہ مضبوط بن جاتے ہیں کہ ہمارا منسٹر ہمارے ڈیفنس میں بات کر رہا ہے، ہم اس لئے اگر جواب نہ بھی دیں، کام نہ بھی کریں تو کوئی بری بات نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ ایک ریکویسٹ، میں پندرہ دن پہلے ان کی سیٹ پر گیا، بڑے ادب سے میں نے ان کو کہا کہ منسٹر صاحب، میں کرک کے مسائل کے متعلق آپ سے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے جو Rude جواب ملا کہ اچھا دیکھیں گے، پندرہ دن ہو گئے ہیں مجھے کوئی بھی ان کی طرف سے ریسپانس نہیں ملا، ہمارے بھائی ہیں، جنوبی اضلاع کے رہنے والے ہیں، دبنگ ہیں، اچھے آدمی ہیں لیکن کم از کم ہم بوڑھوں کا بھی خیال رکھا کریں، دعائیں دیں گے کیونکہ ہم ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، مریضوں کیلئے بیٹھتے ہیں، اگر ہم کوئی بات کرتے ہیں تو اپنے لئے نہیں کرتے، اپنے علاقے کے مسائل کیلئے کرتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میاں صاحب، مختصر کریں نا پلیز۔

<u>میاں نثار گل</u>: لیکن جناب سپیکر، آپ سے بھی یہ گلہ ہے، آپ ہماری ورکس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں، یہ گلہ ابھی کروں گا کہ آپ نے میٹنگ نہیں بلائی اور آپ ادھر سپیکر بھی ہیں، میں نے پہلے آپ کو کہا تھا کہ تھوڑا مضبوط رہیں، دبنگ رہیں، جدھر بھی آپ ہوں گے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے لیکن

تھوڑا ہیلتھ منسٹر کو یہ بتایا کریں کہ ہم حلقے کے Representative ہیں، ابھی انہوں نے تھوڑی بات کی، اللہ ان کو اور بھی، اصلاحات اگر یہ ہیلتھ میں لانا چاہتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن جب اسمبلی فلور میں یہ کہتے ہیں کہ میں کسی کی نہیں سنوں گا اور میں اپنی بات منواؤں گا تو پھر ہم اس لہولہان ویڈیو کو دیکھتے ہیں، جو ڈاکٹروں کو ہم دیکھتے ہیں، پھر سب ڈاکٹروں کو دیکھتے ہیں جو شیر پاؤ ہسپتال کے تھے، پھر ہم اپنے آپ پر نظر ڈالتے ہیں، ملک صاحب پہ نظر جاتی ہے، عنایت اللہ پہ جاتی ہے کہ ہم اس کے قابل نہیں ہیں کہ ہسپتال میں پڑے رہیں یا جیل میں پڑے رہیں، اس لئے میں تھوڑا بہت ادب سے خاموش ہونا چاہتا ہوں اور فیصلہ کر لیا کہ ناراضگی نہ ہو لیکن بات کو سنا کریں کیونکہ ہم بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، جب میں منسٹر تھا، ملک صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، جب ایم پی ایز جو ہوتے تھے جب وہ سوال کرتے تھے تو ہم ان کو ایسا جواب دیتے تھے، گلے ملتے تھے، دفتر بلاتے تھے، سائیڈ روم لے کر جاتے تھے کہ ہم مل بیٹھ کے اس علاقے کے مسائل کو حل کر لیں۔

<u>جناب منور خان:</u> یہ نئے ہیں، ان کو سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

<u>میاں نثار گل:</u> اللہ کرے کہ ان کو پیار آ جائے، سمجھ آ جائے، ایم ٹی آئی کو مجبور نہ کریں۔ سر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی وہ میٹنگ بھی جلدی بلوائیں جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آنریبل لیڈر آف اپوزیشن، مسٹر اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب چیئرمین صاحب، چونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور ایم ٹی آئی جو ہے، یہ تو جب پہلے سے ہم سن رہے تھے کہ اتنی بڑی تبدیلی آئے گی کہ عوام بھی خوش ہوں گے، ڈاکٹرز بھی خوش ہوں گے اور یہاں پر ہسپتالوں کا جو نظام ہے وہ بھی ان شاء اللہ بہت بہتر ہو جائے گا لیکن جتنی بھی تبدیلی آ رہی ہے ابھی اس کا ریزلٹ مختلف آ رہا ہے، ابھی ایم ٹی آئی پہ پورے صوبے کے جتنے بھی ڈاکٹرز ہیں، اکثر جو سینیئر ہیں انہوں نے تو Resign دے دیئے، وہ تو چلے گئے، ابھی ایل آر ایچ خالی ہے، دوسرا ہسپتال خالی ہے اور یہ خلا جب پر ہو گا تو یہ بہت زیادہ وقت لے گا اور وہ سینیئر ڈاکٹر پرائیویٹ ہاسپٹلز میں چلے گئے اور وہاں پر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں چلے گئے اور سارے یہاں پہ جو جونیئر ڈاکٹرز ہیں، صوبے کے عوام کو ان کے حوالے کیا گیا۔ ابھی خوشحالی کی بات یہ ہے کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے، ڈاکٹروں پہ اس سے پہلے بھی واقعات آئے ہیں لیکن ان کو، میں نے یہاں پر جب یہ بل آ رہا تھا تو میں نے کہا تھا کہ دیکھیں گے کہ اس کے آخر میں پھر جو اثرات آئیں گے وہ بڑے خوفناک ہوں گے، میری

ریکارڈ پہ یہاں پر باتیں ہیں، ابھی ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہڑتال پہ ہیں اور فیصلہ کیا ہے کہ او پی ڈی کو بھی بند کرینگے اور باقی پرائیویٹ ہسپتالوں کو بھی کہیں گے، چونکہ آپ اور ہماری برادری ہے، آپ ہمارا ساتھ دیں، جناب چیئرمین صاحب، اگر ہماری او پی ڈی بھی بند ہو جائے، ہمارے ہسپتال بھی بند ہو جائیں تو ایمرجنسی میں جن لوگوں کو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے لایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ جو لواحقین ہوتے ہیں ان کو گورنمنٹ کیا جواب دے گی؟ وہ بات تو نہیں کر رہا ہوں کہ ایم ٹی آئی سے ابھی دوائی کسی ہسپتال میں مل نہیں رہی ہے اور وہ تو کہتے ہیں کہ اختیارات ہم وہاں پر دیں گے اور جب سیکرٹری بھی بے اختیار ہو جائے، منسٹر بھی بے اختیار ہو جائے تو پھر وہاں پر ضلع میں ڈویژن کی سطح پر، ریجنل سطح پر اپنی اپنی من مانیاں آ جائیں گی اور جب اپنی اپنی من مانیاں آئیں گی تو کوئی سننے کیلئے تیار نہیں ہو گا، تو خدارا میں تو آج بھی کہہ رہا ہوں، میں کل سے جو دیکھ رہا ہوں کہ تین ڈاکٹروں کو ایم پی او کے ذریعے جیل بھیج دیا، دیکھیں نا، ڈاکٹر کا پیشہ بہت معزز ہے، ابھی ان کو پولیس تین ایم پی او میں گرفتار کر کے ایک ملزم کی حیثیت سے جب بھیجتی ہے تو اس ڈاکٹر پہ کیا گزرے گی؟ حکومت ضد سے کام نہ لے، حکومت زبردستی سے نہیں چلتی، حکومت رواداری سے چلتی ہے، جب کہیں پہ لوگ ناراض ہوتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں تو پھر گورنمنٹ ان کو بلاتی ہے کہ یہ لوگ جو ہیں یہ ناراض ہیں ان کو ذرا سن لیں، کوئی بھی طبقہ ہو اور روڈ کے اوپر آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم ناخوش ہیں، ابھی یہ گورنمنٹ نے پوچھنا ہے کہ آپ کیوں ناخوش ہیں؟ اگر ان کی کوئی ایسی جائز بات ہے، کل کے اخبارات میں آ رہا ہے، پوری سرخی ہے ہمارے اس بل کی کہ اس کے بعد کوئی Appointment جو ہے وہ ہیلتھ میں ریگولر نہیں ہو گی، جتنے بھی لوگ ہیں جو پہلے بھرتی ہوئے ہیں جب یہ ریٹائرڈ ہوں گے تو یہ Permanent نہیں ہوں گے، بلکہ وہ اس طرح ہوں گے کہ اگر وہاں پر بورڈ والے اس کو بھرتی کریں اور پھر نکالیں تو پھر اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا، ابھی وہ سارے لوگ جو پرانے کچھ ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور اپنے وقت میں انہوں نے کام بھی صحیح نہیں کیا، ان کو وہ بورڈ میں لا رہے ہیں اور بورڈ بھی پورے صوبے کا ہے، میرے خیال میں منسٹر صاحب کو وہ سلیکشن میں کتنا حصہ دیتے ہیں؟ اب ایک ہی آدمی ہے جو پورے صوبے کے ہسپتالوں کے بورڈ کا چناؤ کا کرتا ہے اور اس سے پہلے وہ کبھی اس صوبے میں آیا بھی نہیں ہے، اس صوبے کے کسی ایک ڈاکٹر کو وہ جانتا بھی نہیں ہے اور پورا صوبہ لیپ ٹاپ پہ، کمپیوٹر پہ، اور فیس بک پہ امریکہ میں بیٹھ کر ہمارا صوبہ چلا رہا ہے، ابھی آپ کے باقی جو ہاسپیٹلز ہیں وہ بھی اس بل کے ذریعے جس طرح ہمارے پشاور کی کارڈیالوجی ہے، اس کے بارے میں بھی باتیں ہو رہی ہیں

کہ اس کی بھی Privatization ہو رہی ہے، باقی ہسپتال بھی ہیں تو یہ سسٹم امریکہ اور برطانیہ میں بڑا بہتر ہو گا لیکن کے پی کے اور امریکہ کا موازنہ آپ نہ کریں، آپ فوری طور پر یہ قانون، یہ عمل یہاں پر ان لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے جو آپ لا رہے ہیں، تو خدارا گورنمنٹ ضد سے کام نہ لے اور وزیر اعظم صاحب اپنے کزن کو سمجھا دیں کہ یہاں پر اس صوبے میں کچھ روایات ہیں اور سب سے زیادہ امریکہ میں، برطانیہ میں جو کامیاب ترین ڈاکٹر ہیں وہ ہمارے خیبر میڈیکل کالج کے ہیں اور وہ پوری دنیا میں چھا گئے ہیں، آج اس خیبر میڈیکل کالج کے ڈاکٹروں کے ساتھ جو دہشتگردوں جیسا رویہ ہو رہا ہے، اتنے ظلم سے تو کبھی دہشت گردوں کو بھی ہم نے نہیں دیکھا، جن کا خون نکل رہا ہے اور وہ بڑے معزز خاندانوں کے، یہاں پر میں نے کل پوچھا کہ وہ ڈاکٹر کون تھا جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا؟ وہ مسعود قبیلے میں سب سے ایک جو نامور قبیلہ ہے، ظاہر شاہ صاحب کا بیٹا ہے۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب مسند نشین</u>: نماز کیلئے دس منٹ کا وقفہ کرتے ہیں، اس کے بعد آپ بھی آ جائیں گے اور منسٹر صاحب Respond کریں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ٹھیک ہے سپیکر صاحب، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب چیئرمین صاحب، چونکه زمونږه منستر صاحب ناست دے نو هغوی ته به خبرې او کړو ملګری خو ورسره زما خيال دے نوره ملګرتيا نه کوی، هغوی تلی دی او زمونږ نور ملګری ناست دی خير دے او، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک چیز کی جو اچھائی ہے اور لوگوں میں تقریباً ابھی کافی عرصہ یہ سسٹم چلا تو ابھی تو عوام کو بھی اس سے خوش ہونے چاہئیے اور وہاں پر جو اس کے ساتھ کام کرنے والے ہیں وہ بھی خوش ہونے چاہئیں۔ سب سے جو اہم سوال ہے کہ اگر ایم ٹی آئی سے بہتری آئی ہے اور اس سے ہسپتال ٹھیک ہوئے ہیں تو صحت کارڈ پہ کیوں پابندی ہے کہ آپ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں اس سے علاج نہ کروائیں اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں اس سے علاج کروائیں؟ پھر میں نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بڑی ذمہ دار حیثیت سے پوچھا اور اس کے بعد بھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ایک فون کیا کہ آپ لوگ جو صحت کارڈ ہے اس کو پرائیویٹ ہسپتالوں کو دیتے

ہیں، اپنے ہسپتالوں کو کیوں نہیں دیتے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمارا اپنی گورنمنٹ ہسپتالوں پہ ٹرسٹ اور اعتماد نہیں ہے، اگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک ذمہ دار آدمی مجھے کہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں پہ میرا اپنا اعتماد نہیں ہے اس لئے ہم ان کو باہر بھیج رہے ہیں، یہ ایک ذہن بنا رہے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج اچھا ہے اور گورنمنٹ کے جو ہسپتال ہیں ان میں علاج ٹھیک نہیں ہے۔ ابھی اس صوبے میں جو غریب لوگ ہیں ان کا تو سارا سسٹم چلتا تھا گورنمنٹ کے ہسپتالوں پہ، اس میں ایمرجنسی ہم نے فری کی تھی، ہر قسم کی دوائی ہسپتال میں موجود رہتی تھی، کوئی آدمی ہسپتال میں ایکسیڈنٹ کا ہو، کسی بیماری کا ہو، واپس نہیں جاتا تھا، ابھی بیچارے، اور صحت کارڈ کا بھی جو کچھ اس طرح ہے کہ ہمارے صوبے کے لوگ سادہ ہیں، عوام جب وہ صحت کارڈ لے کر آتے ہیں تو وہاں پر پرائیویٹ ہسپتالوں والے ان کو اتنی دوائی Show کرتے ہیں کہ دو دفعہ آنے کے بعد صحت کارڈ کا جو مکمل وہ ہے وہ ختم ہو جاتا ہے، خدارا میں ابھی بھی، میرے برخوردار ہیں، میرے بڑے اچھے دوست کے بیٹے ہیں، مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فرمان جو ہے یہ فرمان وزیراعظم ہاؤس سے آیا ہے، مجھے اپنے برخوردار سے کوئی گلہ شکوہ بھی نہیں ہے، یہ اپنی جماعت کے ڈسپلن کی پابندی کر رہا ہے، یہ فیصلہ ہے وزیراعظم عمران خان کا، اور ان کا جو یہاں پر نوشیروان برکی صاحب ہیں ان کا بھی ہے، ابھی یہ سارے ہسپتال لنک کر رہے ہیں شوکت خانم سے اور جب یہ سارے شوکت خانم سے لنک ہوں گے تو پھر باہر وہ کہیں گے کہ ہمارے لئے چندہ زیادہ کریں، ہمارے ہسپتالوں میں اتنے لوگ ہیں، جو یہاں پر ہسپتال ہیں وہ بھی ان کے ساتھ Connect کر لیں گے کہ ان کا سسٹم بھی ہمارے ساتھ ہے اور پھر باہر ملکوں سے چندہ اکٹھا کرنے کیلئے ایک بہت بڑا اضافہ ہو جائے گا، یقین جانیئے کہ میں آج اس پہ بات، لیکن چونکہ ایم ٹی آئی بڑا اہم ہے اور میں آج بھی گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ ڈاکٹرز ہمارے بھائی ہیں، بیٹے ہیں، بیٹیاں ہیں، اس میں ہماری خواتین ڈاکٹرز، نرسز بھی زخمی ہیں، اس میں ہمارے ڈاکٹرز بھی زخمی ہیں اور بڑے اچھے اچھے گھرانوں کے لوگ ہیں، ان کو اس طرح ڈنڈے سے نہ ماریں، اگر ان کا ایک مطالبہ ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور پرسوں تو وہ صرف ادھر آنا چاہتے تھے، بعد میں آ بھی گئے، ابھی مجھے جو میری معلومات ہیں، میرا ریکارڈ آپ نکالیں، میں نے کہا تھا کہ اس صوبے میں یہ ہوگا، ابھی سارے لوگ ان کا ساتھ دے رہے ہیں اور یہ ہڑتال بی ایچ یو تک جائے گی، گاؤں میں ڈسپنسریز تک، یہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، کمپلیکس ہے اور جب پوری ایمرجنسی نہیں ہوگی تو پھر وہاں پر جو روزانہ زخمی آتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟ کل بھی ہمارے ایک اچھے خاصے ڈاکٹر ہیں داکٹر یونس خان، وہ

آ رہے تھے اور پھر کوہاٹ تک پہنچے، کوہاٹ کے ہسپتال میں انہیں لے گئے مگر وہ فوت ہو گئے، تو میری ابھی بھی یہی گزارش ہو گی کہ گورنمنٹ کا کام جو ہے وہ زبردستی نہیں ہے، گورنمنٹ کا کام ضد کا نہیں ہے، آپ اپوزیشن سے بھی فائدہ لے لیں، کچھ ممبرز اپنے ساتھ اپوزیشن کے بھی مقرر کریں، گورنمنٹ کے لوگ بھی ہوں اور وہاں پر کوئی طریقہ نکالیں، ہم تو اگر اپوزیشن میں اس حیثیت سے بات کرتے ہیں کہ یہ طول پکڑے تو پھر تو، لیکن ہم تو اس کا حل چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے جو لوگ آتے ہیں اور ابھی مر رہے ہیں، ان کا علاج نہیں ہو رہا ہے تو یہ کون ہیں؟ یہ ہمارے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کو ووٹ دیا ہے اور مجھے ووٹ دیا ہے، ابھی ان کو علاج نہیں مل رہا ہے، جن کی وجہ سے ہم بڑے عزت دار طریقے سے یہاں بیٹھے ہیں اور ان ڈاکٹروں نے بھی ہمیں ووٹ دیا ہے، سب سے زیادہ تو ڈاکٹروں نے پی ٹی آئی کو چونکہ آپ ریکارڈ نکالیں پی ٹی آئی کو ووٹ دیا ہے، تو میں اپنی باتوں کو ختم کرتا ہوں اور اگر صوبائی گورنمنٹ کی کوئی مجبوری ہے تو میں اپنے چیف منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ذرا ٹائم لے لیں اپنے وزیر اعظم سے، اور وزیر اعظم صاحب کے پاس جائیں، ابھی یہ تو نہیں ہے، PIMS Hospital میں بھی، وہ بھی ہڑتال پہ ہیں، پنجاب میں بھی یہ سسٹم لا رہے ہیں، پورا پنجاب بھی وہاں پر ابھی ہڑتال پہ ہو گا تو یہاں پر ایک سسٹم ہے، جب یہ نہ چل سکا تو پورے ملک میں اس کو کیوں آزما رہے ہیں؟ آپکا بہت بہت شکریہ۔

<u>Mr. Chairman</u>: Honorable Minister for Health, Mr. Hasham Khan.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت)</u>: یہ جو آنریبل ممبرز ہیں، جناب سپیکر صاحب، ان سب نے جو باتیں کی ہیں، شاید ان کو یہ لگے کہ یہ باتیں مجھے بری لگی ہوں گی تو میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں، ہمیشہ اسی بات سے بات شروع کرتا ہوں اور ان کی ساری باتیں، ساری باتوں کو میں سنتا بھی ہوں، ان پہ سوچتا بھی ہوں اور I welcome the positive criticism جو یہ کرتے ہیں لیکن جب بات آ جاتی ہے، ایسی بات جو میرے ضمیر کے خلاف ہو تو پھر میں ان کو جواب دیتا ہوں تو ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ یہ اس کو مائنڈ نہ کریں، بہت زیادہ انہوں نے سوالات کئے، باتیں کیں انہوں نے، سب کا جواب میں دوں گا، شاید ایک بڑے آرگنائزڈ طریقے سے میں نہ دے پاؤں لیکن میں نے پوائنٹس نوٹ کئے ہیں، سب کا جواب میرے پاس ہے، میں ان کو صرف یہ کہوں گا شروعات میں کہ جو بات میں کروں، یہ میری ایک گزارش ہے کہ یہ میرا کوئی پولیٹیکل سٹیٹمنٹ نہیں ہے، نہ یہ کوئی پولیٹیکل سٹیٹمنٹ ہے اور نہ میں کسی کو بچا رہا ہوں، نہ میں پی ٹی آئی کی حکومت کو Cover-up کر رہا ہوں، یہ میرے دل کی آواز ہے اور مجھے ضرورت بھی نہیں ہے کہ میں کسی کو Cover up کروں، الحمد للہ میرے لئے اللہ کافی ہے، وہ کہتے ہیں کہ حسبنا

اللہ ونعم الوکیل، میرے لیے اللہ کافی ہے، میں اسی جذبے سے، اسی ایمان سے آپ کو سب چیزوں کا جواب دوں گا۔ دیکھیں، We belong to different political parties, I belong to Pakistan Tehreek e Insaf، جو میرے اپوزیشن کے ممبرز ہیں ان میں جمیعت علماء اسلام بھی ہے، جماعت اسلامی بھی ہے، اے این پی بھی ہے، پیپلز پارٹی بھی ہے، مسلم لیگ (ن) بھی ہے، ہمارے اپنے اپنے موقف ہوتے ہیں، ہماری اپنی ایک سوچ ہوتی ہے، جب ہم گورنمنٹ میں آتے ہیں تو ہماری گورنمنٹ کی اپنی کوئی پالیسیز ہوتی ہیں، اب ان پالیسیز کو جب ہم Implement کرتے ہیں تو ان کا ریزلٹ کئی پالیسیز کا اچھا آتا ہے کئی کا برا آتا ہے، الحمد للہ یہ سارے، جب سے پاکستان بنا ہے ان سب کی حکومتیں آئی ہیں، یہ گزریں ہیں، کسی نے دس سال گزارے ہیں، کسی نے پندرہ گزارے ہیں، ہمارا تو ابھی چھٹا سال ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ میرا تو پہلا سال ہے، اگر صحیح بات کی جائے تو ہیلتھ سیکٹر میں کسی نے کام کیا ہی نہیں ہے، ہیلتھ سیکٹر میں کام اگر ہوا ہے تو صرف پی ٹی آئی نے پانچ سال پہلے کیا تھا لیکن ان کی Limited resources میں انہوں نے صرف یہ میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز جو تھے ان پہ سارے ریسورسز Divert کئے، اس پہ پیسے بھی لگائے، اس میں لیجسلیٹو ریفارمز بھی لے کے آئے اور اس میں بہتری بھی آئی، اب جب سے ہم آئے ہیں، جب سے میں ہیلتھ منسٹر بیٹھا ہوں، ہمارا فوکس ٹوٹلی سیکنڈری اور پرائمری ہیلتھ کیئر پہ ہے لیکن I think this is too soon، ابھی کل تو یہ ہمارا ایکٹ پاس ہوا ہے تو اس کے جو فائدے ہوں گے وہ ان کو چار سال بعد پتہ لگے گا، یہ مانیں یا نہ مانیں عوام ان شاء اللہ مانیں گے، یہ میرا دعویٰ ہے۔ جہاں تک بات ایم آئی ٹی ایکٹ کی ہوئی I think MTI Act is a very important Act، ایم ٹی آئی ایکٹ کی وجہ سے یہ آٹھ ہسپتال جو بہتر ہوئے ہیں، پورا صوبہ، آج آپ کا پورا ہیلتھ کا نظام انہیں ایم ٹی آئی پہ چل رہا ہے، ایم ٹی آئی ایکٹ کی وجہ سے ان کو فنانشل اور ایڈمنسٹریٹیو اٹانومی ملی، ایم آئی ٹی ایکٹ کی وجہ سے ان کو فیکلٹیز میں Increase ہوا، ایم ٹی آئی ایکٹ کی وجہ سے ان کو Tertiary care کا سٹیٹس دیا گیا جس کی وجہ سے ان کی Specialties بڑھیں، ایم ٹی آئی ایکٹ کی وجہ سے ان کو اختیار ملا کہ یہ اپنی دوائیاں لے سکیں یا اپنے ڈاکٹرز کو ریکروٹ کر سکیں، سٹاف کو ریکروٹ کر سکیں اور تیزی سے ریکروٹ کر سکیں، Procurement کو خود کر سکیں اور تیزی سے اگر ان کو ایک Equipment کی ضرورت ہے یہ خود اس کو خرید سکیں اور ایم ٹی آئی کی ایکٹ کی وجہ سے ہی آج آپ کی Political interference کم ہو گئی ہے۔ میرے بڑے بھائی جو ہمارے پہلے ہیلتھ منسٹر بھی رہ چکے

ہیں عنایت اللہ خان صاحب، انہوں نے کہا کہ اس ایم ٹی آئی ایکٹ کی وجہ سے پرائیویٹ سیکٹر کی مداخلت بڑھ گئی ہے، This is totally wrong، پرائیویٹ سیکٹر کی مداخلت نہیں بڑھی، عام آدمی کی، Common man, there is a difference between private sector، پرائیویٹ سیکٹر کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم کوئی سرکاری ہسپتالوں سے ڈاکٹرز کو لیتے یا سرکاری فرمز سے ہم مینجنگ ایکسپرٹس کو، مینجیریل ایکسپرٹس کو، فائنشل ایکسپرٹس کو لیتے اور ان کے بورڈز میں ڈالتے تو پرائیویٹ سیکٹر کی مداخلت ہوتی، ہم نے عام آدمی کی مداخلت اس میں ڈالی ہے، آپ ایک جمہوری حکومت کا حصہ ہیں، جمہوریت کی جو Definition ہے وہ یہی ہے نا کہ A Government of the people, by the people, for the people، مطلب ہر وہ حکومت جو جمہوری ہوگی اس کی سوچ عوام کیلئے ہوگی، وہ جو بنے گی عوام کی وجہ سے ہی بنے گی، تو ہم نے ان کے بورڈز میں عام لوگوں کو ڈالا، Volunteers کو ڈالا ہاں، Criteria ہم نے یہ رکھا کہ ایک ایسا عام آدمی ہو جس میں Competency بھی ہو، جس میں Honesty بھی ہو، جس میں Sincerity بھی ہو اور اس میں Well بھی ہو کہ وہ مفت کام کرے اور اس بورڈ کیلئے، اس ہاسپٹل کیلئے، اس علاقے کے عوام کو بہتر صحت کی سہولیات دینے کیلئے وہ کام کرے، So, there is a difference between involving a common man and there is a difference between saying کہ نہیں saying, We have involved private sector, there is no one from private sector, they are all retired people or they are philanthropist or they are social workers، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ Obviously ہر بورڈ میں آپ کے پاس Different communities سے لوگ آتے ہیں، Different background سے آتے ہیں، آپ سب کو پہچان نہیں پاتے ایک نظر پہ، اگر ایک بورڈ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہا So, we have the authority, we have the authority to change the board and consequently وہ ہاسپٹل جب آپ نیا بورڈ لے کر آئیں گے، جیسا کہ ابھی ہم دو بورڈز میں تبدیلی لیکر آنے والے ہیں Because they were not performing well, we have the authority, we are changing the boards، جہاں تک عنایت اللہ خان نے بات کی کہ Change، یہ Change ہم کیوں لیکر آئے ہیں؟ No society can progress without change، ہمارا خیال یہاں پہ یہ ہے کہ ہم Change لائیں گے تو کچھ خراب ہو جائے گا جس سوسائٹی

میں، جس ڈیپارٹمنٹ میں، جس ادارے میں Ground realities کے مطابق وہ Evolve نہیں کر پاتے، I don't think وہ کامیاب ہو سکتا ہے، So, a change whether as long as it is positive, as long as it is giving you results, I think it should always be accepted، ہم نے پانچ سال ایم ٹی آئی ایکٹ کو دیکھا، ہم نے اس میں دیکھا کہ اس میں دو تین ایسی چیزیں ہیں کہ جن کو بدلنا چاہیئے، جیسے ہی میں آیا میں نے ایم ٹی آئی ایکٹ میں امنڈمنٹس کیں، ایک میں نے Accountability اس میں ڈالی کہ چونکہ MTI Act is run by public money, so, they should be responsible to public representatives، ابھی ایکٹ میں بالکل صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ MTI, Medical Teaching Institutions are bound to take the directions of the government and the Health Minister and they are bound to be answerable to them، اس کے بعد ایک Change ہم یہ لے آئے کہ اس میں ایک Arbitration council ہم نے ڈالی، بہت سے ایسے ایمپلائز تھے جن کے Disputes چل رہے تھے تو We have brought in an arbitration council، پھر ہمیں یہ پتہ چلا کہ جتنے ایم ٹی آئیز ہیں ان سب کا سٹینڈرڈ ایک نہیں ہے، They do not have uniformity in rules and regulations تو اس میں ہم پالیسی بورڈ لے کر آئے کہ ایک Uniform rules and regulations پالیسی بورڈ بنائیں، And all the MTIs` Chairmen of the different boards, they will be، وہ سارے ایک جگہ بیٹھیں گے اور ان کو ایک پالیسی دی جائے گی اور اس پالیسی پہ یہ کام کریں گے، Indicators کی آپ نے بات کی، شاید آپ کو پتہ نہ ہو لیکن We have performed a couple of clinical audits for almost three MTIs خیبر ٹیچنگ کا کلینیکل آڈٹ میں آپ کو دے سکتا ہوں، عنایت اللہ خان صاحب کو میں وہ اس کی کاپی دے دونگا، Shifa International a third party conducted a clinical audit، ایل آر ایچ کا کلینیکل آڈٹ ہوا، آپ لوگوں نے ایک پوائنٹ اٹھایا کہ ہمارے Brain باہر جا رہے ہیں، میں ایسے Brain کا کیا کروں جس Brain کی وجہ سے میرے غریب لوگ مر رہے ہوں تو میں ایسے Brain کا کیا کروں؟ It`s better کہ He leaves (تالیاں) میں اپنی سٹیٹمنٹ کو Own کرونگا اس بات سے کہ We had a clinical audit in LRH، کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کا جو کلینیکل آڈٹ تھا، یہ جو Brain کی آپ بات کر رہے ہیں ان Brains نے جو

Thirty six سر جریز میں، ان سر جریز انہوں نے کی تھیں، یہاں پہ جو سر جریز Conduct کی تھیں

percent mortality rate تھا، مطلب سو مریضوں میں سے 36 مریض مرتے تھے، There should not be more than four percent mortality rate in any clinical procedure that takes place، تو اگر اس کی وجہ سے ہم نے ان کو ٹارگٹ دیا کہ تین مہینے میں آپ نے 90 سر جری کرنی ہیں Per surgeon اور اس میں Four percent mortality rate سے کم آپ کا ریزلٹ آنا چاہئیے اور جتنی آپ یہ سر جری کریں گے اس کا ایک Specific time ہوگا کیونکہ جب آپ ایک Specific time سے سر جری کو بڑھا دیتے ہیں تو Body under stress آ جاتی ہے اور وہ جو بچنے والا مریض ہوتا ہے وہ بھی مر جاتا ہے تو We told them that cardiac surgery should not take more than four and half hours، تو جب انہوں نے وہ ٹارگٹ Meet نہیں کیا اور لوگ مر رہے تھے تو اچھا ہوا، میں کہتا ہوں کہ I think, this is the transparency of this MTI system, the MTI Act, it is the accountability due to MTI Act کہ وہ Target achieve نہیں کر پائے اور وہ خود نکل گئے، You know, they were asked they were answerable, they could not answer، عنایت اللہ خان صاحب، آپ نے خود کہا کہ سالوں سال لوگوں کو Wait کرنا پڑتا ہے، I don't know کہ سالوں سال کرنا پڑتا ہے کہ نہیں، I know that there is very long waiting time but why is it long? اس کا جواب آپ کو خود مل جائے گا کہ The MTI system brought in improvements، لوگوں کا اعتماد بڑھا ان ہسپتالوں پہ، I am not saying, I will not defend secondary care hospital، جتنے آپ کے ہیں، DHQ Hospitals، وہ تو جب سے پاکستان بنا ہے خراب پڑے ہیں، پی ٹی آئی حکومت کے پاس اتنے ریسورسز نہیں تھے کہ ایک وقت پہ سارے ہاسپٹلز کو وہ بہتر بناتی لیکن ایم ٹی آئی ہاسپٹلز کو انہوں نے بہتر بنایا اور ان کو پیسے دیئے، اس کی وجہ سے لوگوں کا اعتماد بڑھا، ٹریفک بڑھا Patients کا، And they have to wait کیونکہ آپ کے ریسورسز، آپ کے وہاں پہ جو ڈاکٹرز ہیں اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ وہ ایک دم، انفراسٹرکچر بھی آپکا پورا نہیں ہوتا، آئی سی یو کا آپ نے خود کہا ہے کہ آئی سی یوز میں بیڈز نہیں ہوتے، آئی سی یوز میں بیڈز اس لئے نہیں ہوتے کہ پورے صوبے کے جتنے Patients ہیں They are dependent on these eight hospitals تو Obviously they are

overburdened۔ خوشدل خان صاحب نے بات کی، میرے خیال میں چلے گئے ہیں، میں ان سے ایک لیگل کوئسچن، چونکہ وہ لاء کے سٹوڈنٹ ہیں اور ماہر ہیں، کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اب نہیں ہیں تو میں ان کو جواب ہی دے دیتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے مسیحا ہیں، میں بالکل ایگری کرتا ہوں کہ ڈاکٹرز میں، پیرامیڈیکس میں، نرسز میں بہت سے مسیحا ہیں، بہت اچھے لوگ بھی ہیں اس میں، یہ جو آپ کا نظام آج چل رہا ہے، آپ کہہ رہے ہیں، یہ جواب میں نے آپ کو پرسوں بھی دیا تھا کہ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ہڑتالیں ہوئی ہیں اور برا ہوا ہے، اس کے علاوہ بھی ہاسپٹلز چل رہے ہیں، وہ لوگ جو چلا رہے ہیں ان ہاسپٹلز کو ان حالات میں، وہ مسیحا ہیں لیکن اگر آپ ان لوگوں کو مسیحا کہہ رہے ہیں جو کہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ ہسپتال بند ہو جائیں گے، ہسپتال اگر بند، پہلے توI assure you ہسپتال بند نہیں ہوں گے، ہسپتال کسی صورت میں بند نہیں ہوں گے کیونکہ ہسپتال پبلک ہسپتال ہیں، میں یہاں پہ کھڑا ہوں، I am a public representative، مجھ سے لیکر نیچے ایک چوکیدار تک سارا جو ہمارا اسٹاف ہے، ہمارا عملہ ہے ان کو جو پیسے ملتے ہیں، جو تنخواہ ملتی ہے وہ عوام کی جیب سے نکلتی ہے اور عوام کے حق کیلئے، عوام کی سہولت کیلئے ہسپتال بند ہو ہی نہیں سکتے، اگر یہ سو، دوسو، ڈیڑھ سو ڈاکٹرز احتجاج کرکے جانا چاہتے ہیں They are most welcome to leave, we have a lot of medical students, we have lot of medical graduates, I would say جو کہ Jobs کیلئے پھرتے ہیں، بڑے Competent لوگ مارکیٹ میں ہیں، We can always hire more doctors لیکن This is high time that either they break us or we break them، میری کوئی ضد یا کوئی انا کی بات نہیں ہے، میں کوئی ضد یا انا نہیں کر رہا ہوں، لوگ Suffer ہو رہے ہیں، پچھلے تین مہینوں سے صبر و تحمل کی تو ہم مثال دے چکے ہیں، بار بار ان کی ساتھ بیٹھ رہے ہیں، بار بار ان کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں، آپ سوشل میڈیا پہ، میں تو سوشل میڈیا، I am not very active، یہ آپ جن کو Cream of the society کہتے ہیں، ان کے الفاظ دیکھیں، ان کی Language دیکھیں جو کہ یہ Use کرتے ہیں، آج ہمارے خلاف کرتے ہیں، کل ہماری کرسی پہ آپ ہوں گے تو آپ کے خلاف کریں گے، ہم پڑھ لکھ چکے ہیں لیکن ہم ابھی بھی جاہل ہیں، تربیت ہماری نہیں ہوئی And it is high time کہ We realize کہ نہ صرف ہم نے پڑھانا لکھانا ہے اپنے بچوں کو، ان کی تربیت بھی بڑی ضروری ہے، تو ہم پڑھے لکھے جاہل ہو گئے ہیں اور اس پہ ابھی ہم نے کام کرنا ہے، جو

پڑھے لکھے جاہل ہیں ان کو ہم نے نکالنا ہے، جب وہ تربیت ان کی ہو گی اور ان میں Sense آئے گا کہ یہ
حکومت کا جو ایک ایک روپیہ میں لے رہا ہوں اور جس کی وجہ سے میرے بچے اور بیوی کو میں کھانا کھلا رہا
ہوں اور ان کو کپڑے دے رہا ہوں یہ ایک غریب آدمی ایک مسکین آدمی کا پیسہ ہے، مجھے یہ نہیں کرنا
چاہئیے کہ وہ مر رہا ہو اور میں ہسپتال کے باہر شیشے توڑوں یا میں ہسپتال کے باہر Protests کروں، تو
Rest assure ایسا کچھ نہیں ہو گا، میں یہاں پہ اس لئے نہیں آرہا ہوں کہ میں اپنی ذاتی کوئی Writ
establish کرنا چاہتا ہوں، (قطع کلامیاں) سپیکر صاحب، مجھے یہ بات کرنے دیں کیونکہ یہ وہ
ہیں، انہوں نے باتیں کیں، Let me also express my، اجازت لیتا ہوں آپ سے،
Whoever challenges the writ of the state, whether it is me, whether it is you, whether it is somebody else, they should be punished, this is clear. Whoever makes the public suffer, they should be
punished.، وہ سسٹم ہم نے بہت دیکھ لیا ہے، ستر سال سے دیکھ رہے ہیں، آپ Job security
دیتے ہیں تو اس لئے تو یہ کام نہیں کرتے، ہر جگہ پہ آپ کے لوگ بیٹھے ہیں، آپ نے ایسی سیکورٹی دی ہے
کہ سپریم کورٹ آف پاکستان بھی ان کو نہیں نکال سکتا، تو یہ جو ہم ایم ٹی آئی ایکٹ لائے ہیں یا آر اتچ اے، ڈی
اتچ اے ایکٹ لائے ہیں، Unless and until کہ آپ ان کو ایک ٹارگٹ دیں اور اس پہ ان ڈاکٹرز کو یا
اس سٹاف کو آپ Asses کریں اور اگر وہ اس پہ پورا نہ اتریں، Then you take someone
else، یہاں ماڈرن مینجمنٹ سسٹم کا مطلب ہی یہی ہے، Unless and until you do that, you
will not be able to succeed in improving any department, whether it
is Health or whether it is some other department۔ آپ نے بات کی، میاں نثار
صاحب نے بات کی کہ ان کو یہ خدشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی ایسی بات کریں جس سے میں خدانخواستہ
کوئی ایسا قدم اٹھاؤں ان کے خلاف، دیکھیں، I want to make it very clear، آپ سب
میرے بڑے ہیں، یہ تو آپ سوچیں بھی نہ، آپ اگر کوئی غلط بات بھی کریں گے تو میں بحیثیت آپ کا چھوٹا
ہوں اور بحیثیت کہ آپ میرے بڑے ہیں، میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں کبھی کوئی ایسا قدم
اٹھاؤں گا لیکن چونکہ آپ نے بڑا زیادہ اس پہ زور دیا ہے اس بات پہ کہ ایسے نہ ہو کہ تین مہینے پہلے کسی کو
لہولہان کر دیا، دیکھیں، میں ایک ایم پی اے ہوں، ایک منسٹر ہوں، یہاں پہ کھڑا ہوں، میری ایک اپنی سوچ
ہے، میری سوچ یہ ہے کہ میں اپنے لوگوں کیلئے آیا ہوں، ان کے حق کے لئے آیا ہوں، لیکن بدلے میں
مجھے اپنی عزت چاہیئے، عزت کیلئے یہاں پہ آیا ہے آج کل سیاست I think that it is one of

very dirty fields لیکن میری سوچ یہ ہے، میرا ایمان ہے کہ جب میری عزت پہ یا میرے گریبان میں کوئی ہاتھ ڈالے گا، چاہے وہ کوئی بھی ہو، چاہے وہ ڈاکٹر ہو، چاہے وہ میرا بھائی بھی ہو، میں اس کو قبول نہیں کروں گا، اگر کوئی ایسا کرے گا تو شاید میرا بھی سر لہولہان ہو اور ان کا بھی سر لہولہان ہو لیکن اس کے علاوہ (تالیاں) اور میرے خیال میں یہ جذبہ ہر مرد میں ہونا چاہئیے، یہ جذبہ ہر غیرت مند مرد میں ہونا چاہئیے تو Rest assure کہ آپ کی جو بھی بات ہو، میں نے کبھی آپ کو ایسا نہیں کہا کہ آپ کی Constituency کی کوئی بات ہو گی اور میں اس پہ دیکھوں گا نہیں، دیکھیں، I will respect you، یہ میرا Domain ہے، یہ میرا وعدہ ہے آپ کے ساتھ، آخر میں ایک بات میں کرنا چاہوں گا، یہ بات بہت سننے کو آئی ہے، بی بی صاحبہ نے بھی یہ بات کی، یہ بھی میری بڑی ہیں اور میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن جہاں پہ مجھے لگتا ہے کہ کسی کی عزت خراب ہو رہی ہے، میں خود عزت کا طلبگار ہوں، وہاں پہ اس بندے کو Defend کرنا میرے ایمان کا حصہ ہے، ہمیشہ یہ بات سننے کو آتی ہے کہ نوشیروان برکی نے سارے حالات خراب کئے ہیں، اس کی وجہ سے یہ حالات خراب ہوئے ہیں، عمران خان کا یہ کزن ہے، Let me clear it to you نوشیروان برکی صاحب نہ تو مجھے کوئی پیسے دیتے ہیں، نہ ان کی وجہ سے میں یہاں پہ آیا ہوں، مجھے تو غریب مروت عوام نے یہاں پہ منتخب کیا ہے لیکن آپ کے ذہن میں یہ جو باتیں ہیں ان کو کلیئر کرنے کیلئے میں آپ کو بتا تا چلوں کہ نوشیروان برکی اور ہم میں بہت زیادہ فرق ہے، اتنا فرق ہے کہ میں آپ کو مثال دوں، دیکھیں، ہم یہاں پہ ایم پی ایز آئے ہیں، ہمیں پیسے بھی ملتے ہیں عوام کی خدمت کیلئے، ہم یہاں پہ Oath بھی اٹھاتے ہیں کہ ہم جو کریں گے عوام کی بہتری کیلئے کریں گے، اپنے ملک کیلئے کریں گے لیکن نوشیروان برکی اور ہم میں فرق یہ ہے کہ جب ہم ایک کانفرنس کیلئے بھی باہر جاتے ہیں تو ہم سوچتے ہیں کہ ہمارا ٹکٹ، ہمارا کھانا، ہمارے ہوٹل کا خرچہ گورنمنٹ کے پیسوں سے چارج ہو، اور نوشیروان برکی اور ہم میں یہ فرق ہے کہ نوشیروان برکی ہر دو ہفتے بعد یہاں پہ آتا ہے، آپ کے نظام کو ٹھیک کرنے کیلئے اپنا پیسہ لگاتا ہے، اپنا ٹکٹ خریدتا ہے (تالیاں) اپنا کھانا کھاتا ہے، یہاں تک کہ ایل آر ایچ میں وہ چائے کی پیالی بھی نہیں پیتا، یہ میں حلفاً کہنے کیلئے تیار ہوں And I am not afraid of any one، جو بات غلط ہوتی ہے، چاہے وہ وزیراعظم کی ہو یا صدر کی ہو، مجھ میں اتنا Well ہے کہ میں اس کو Confront کروں، Nosherwan Barki has served this province better than any politician in this Provincial Assembly, let me tell you very clearly, he is a very competent man, he is a welling man,

he is an honest man, and not because he is a cousin of Imran Khan, no میں نے کسی کی تعریف نہیں کی، عمران خان کے اور بھی کزن ہوں گے، (تالیاں) Neither I am bound to، لیکن He is a sincere man اور ان کی Sincerity کا پتہ آپ کو تب چلے گا جب وہ یہاں پہ نہیں ہوں گے، آپ کو چھوڑ کے جائیں گے۔ پہلے تو میرا یہ خیال ہے کہ اگر ان کی گائیڈنس نہ رہی تو میرے خیال میں مجھے بھی ہیلتھ منسٹر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ No body is sincere as he is، جو تھوڑی بہت ہم Sincerity آزماتے ہیں یا Sincerity سے کام کرتے ہیں اس کو بھی کوئی Accept نہیں کرتا تو I am very sorry، اگر کسی کو میری باتوں سے تکلیف پہنچی ہو لیکن I have said, what my heart told me to speak out, thank you so much، اگر کوئی باتیں ہوں تو بتائیں۔ اچھا ڈینگی کی سر، ایک آخری بات جی، ڈینگی اور اے آر وی، اور اس کی میں تین منٹ میں آپ کو بات ختم کر کے دیتا ہوں، دیکھیں، پی ٹی آئی کا میں ایم پی اے ہوں یا منسٹر ہوں تو کیا ہوا؟ خیر ہے اب تو میں عادی ہو گیا ہوں، Immune ہو گیا ہوں Negative criticism کا، اپوزیشن سے بھی اور اپنی پارٹی کے لوگوں سے بھی، لیکن No body appreciate، ڈینگی کے حوالے سے ہمارا جو پاکستان ہے یہ ایک Pandemic area declare کیا گیا ہے، یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم Incompetent ہیں تو ڈینگی آیا ہے، ڈینگی تو فلپائن میں بھی آیا ہے، ڈینگی اور ممالک میں بھی آیا ہے، ڈینگی آپ کے اسلام آباد میں بھی ہے، آپ کے پنجاب میں بھی ہے، سندھ میں بھی ہے، بلوچستان میں بھی ہے، اس بار جنوری سے ہی ہم نے ڈینگی کو کنٹرول کرنے کیلئے اقدامات کئے ہیں، For the first time, since January، ہم نے جتنی بھی Precautions activities تھیں وہ ہم نے کی ہیں، Insecticide sprays کئے ہیں، Mechanical destruction کیا ہے جہاں پہ Open reservoirs تھے ان کو ختم کیا ہے، Chemical destructions کئے ہیں Indoor reserwet sprays کئے ہیں، Bed nets دیئے ہیں، اس وقت آپ کے صوبے میں پینتیس سو مریض تقریباً ڈینگی کے ہیں لیکن شکر الحمد للہ اللہ کے فضل کی وجہ سے اور اس گورنمنٹ کی Efforts کی وجہ سے الحمد للہ اس سال ایک بندہ بھی ڈینگی سے نہیں مرا، پاکستان میں چھبیس بندے مرے ہیں لیکن آپ کے صوبے میں ایک بندہ بھی نہیں مرا، شکر الحمد للہ (تالیاں) اسلام آباد میں ڈینگی کافی ہے، نمبر ون ہے، زیادہ کیسز اسلام آباد میں ہیں، پھر آپ کے سندھ میں ہیں، پھر آپ کے پنجاب میں ہیں، You are the fourth one on the list، اب اگر آپ یہ مجھ سے Expect کریں گے کہ

میں Fully اس کو Eradicate کروں گا تو Fully eradication تو تبھی ہو سکتی ہے کہ جب اللہ کی ڈائریکشن ہو اور سارے محکمے، جتنے اٹھارہ اور ڈیپارٹمنٹس ہمارے ساتھ ہیں Who are also responsible کہ وہ بھی اپنا کام صحیح طرح کریں، جب وہ ویسا ہی کریں گے تو ان شاء اللہ اگلے سال یا اس سے اگلے سال Eradicate بھی ہو جائے گا۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ 2017ء میں آپ کے ہاں ڈینگی کے ایک لاکھ چوبیس ہزار کیسز تھے، اس میں چوبیس ہزار جو تھے وہ کنفرم تھے، اس میں کے پی کے میں Seventy deaths ہوئی تھیں، آج آپ کے ساڑھے تین ہزار ہیں اور ایک بھی Death نہیں ہوئی، تو You should appreciate، اگر پی ٹی آئی آپ کی نہیں ہے، خیبر پختونخوا تو آپ کا ہے۔ اے آر وی کی بات آپ نے کی، Anti Venom اور Anti rabies vaccine کی، تو میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ میرا تو ایک سال ہوا ہے میں آیا ہوں، مجھے تو ابھی پتہ لگ رہا ہے کہ کون سی دوائیاں لسٹوں پہ ہیں کون سی نہیں ہیں؟ لیکن جب سے اے آر وی اور یہ Anti Venom اور Anti rabies vaccine دریافت ہوئی ہے، ابھی تک ہم نے لوگوں کو ایسی Incentives نہیں دی ہیں کہ ہم لوکل مینوفیکچررز کو یہاں پہ Opportunities دیں کہ وہ اے آر وی ویکسین اور اینٹی وینم ویکسین بنائیں، آپ کے لوکل مینوفیکچرز Anti rabies اور Anti venom کے نہیں ہیں، صرف این آئی ایچ تھوڑی سی مقدار میں Anti rabies کو بناتا ہے لیکن That is not enough to supply in whole Pakistan، تو یہ جو کمی آئی ہے، یہ Anti rabies کی ویکسین میں نہیں آئی تھی، یہ اس لئے آئی تھی کہ باہر سے آپ کی سپلائی کم تھی، آپ کے لوکل مینوفیکچرز نہیں ہیں اور آپ کے جو Rabid کتے ہیں وہ بڑھ گئے ہیں، اب کتے مارنے کا کام تو میرا نہیں ہے، وہ تو جن کا ہے ان سے آپ لوگ سوال کریں لیکن آپ کو میں یہ بتاتا چلوں کہ This time, for the first time، ایم سی سی جو کہ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: نو ډیمانډ خو ورته اوکړئ کنه۔

وزیر صحت: آپ مجھ سے زیادہ حکومت میں رہ چکے ہیں، آپ کو زیادہ پتہ ہوگا، آپ نے شاید خود بھی مارے ہیں، جو اے آر وی کی میڈیکیشن ہے، جو کہ اے آر وی کی ویکسین ہے اور Anti venom اور Anti rabies کی، وہ ایم سی سی لسٹ پہ ہم اس سال پہلی بار لے کے آئے ہیں، تو اس کے بعد ان شاء اللہ کمی نہیں آئے گی اور Already ایک فرم جو Searen کے نام پہ ہے۔ وہ Identify بھی ہو چکی ہے جو ہمیں سپلائی کرے گی And the first stock is going to come this month، وہ

چوبیس ہزار کا سٹاک ہے، چوبیس ہزار جب آئیں گی تو اس میں سے بارہ ہزار کے پی کی ہوں گی۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: شکریہ۔

قائد حزب اختلاف: ایک تو ہشام خان نے بات کی کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے جتنے بھی لوگ ہیں، انہوں نے پوری زندگی میں اتنا کام نہیں کیا جتنا برکی صاحب نے ابھی پانچ سالوں میں کیا ہے، میں نے تو اسی طرح سمجھا ہے لیکن بات اس طرح تھی، ایسا ہی تھا نا؟ میں نے کہا کہ پورے ستر سالوں میں اتنی تباہی کسی نے نہیں کی ہے جتنی برکی نے کی ہے (قہقہے/تالیاں) میں بھی جواب دے رہا ہوں، جب میں چیف منسٹر تھا تو اس وقت صرف آپ کے ایل آر ایچ، حیات آباد کمپلیکس اور خیبر ٹیچنگ کے علاوہ پورے صوبے میں کوئی ٹیچنگ ہاسپٹل نہیں تھا، ستر سال، پچپن سال کے بعد اور صرف ایل آر ایچ میں ایک سی ٹی سکین کی مشین تھی، ایم آر آئی نہیں تھی، یہ سارے پرانے لوگ بیٹھے ہیں، جو گیلری میں ہیں اور وہ سی ٹی سکین مشین، ایک ٹیکنیشن تھا جو اس میں تیل ڈال کر پھر خراب کرتا تھا، آپ کو یاد ہوگا اور پھر لوگ باہر بھیجتے تھے اور سی ٹی سکین پورے صوبے میں ایک تھی، ہیلتھ کیلئے ہم نے پالیسی بنائی، ہر ایک ہاسپٹل کو ایم آر آئی مشین دی، پورے پشاور کے ہسپتالوں کو سی ٹی سکین دی اور ایک سسٹم بنایا کہ وہ ٹیکنیشنز اس کو خراب نہ کریں، تیل نہ ڈالیں، اس میں وہاں پر ڈسپنسر سے لیکر ٹیکنیشن سے لیکر ڈاکٹر تک اس میں شیئر دیا اور وہاں پر وہ ریٹ آپ نکالیں جو ہماری گورنمنٹ میں ایک سی ٹی سکین کے ایکسرے کا تھا، ایک ایم آر آئی کا تھا اور آج یہاں پر جو ریٹ ہے وہ بھی آپ نکالیں، آپ کی آج اگر کڈنی کا ٹرانسپلانٹ پشاور میں ہوتا ہے تو وہ ہم نے بنایا ہے، کڈنی سنٹر حیات آباد میں، آپ کے غریبوں کا جو ہاسپٹل بنا ہے وہ حیات آباد میں ہے، پشاور کارڈیالوجی سنٹر جو کہ ابھی بلڈنگ مکمل ہوئی، اس کی بنیاد اکرم خان درانی نے رکھی ہے، آپ کے پورے صوبے میں خواتین کیلئے کوئی میڈیکل کالج نہیں تھا، جوائنٹ سسٹم تھا، یہ حیات آباد کا میڈیکل کالج ہم نے دیا ہے، قاضی ہاسپٹل نوشہرہ میں وہ ایم ایم اے گورنمنٹ نے بنایا ہے، سیدو میڈیکل کالج اور ہاسپٹل کو اپ گریڈ ہم نے کیا ہے، گومل میڈیکل کالج اور ہاسپٹل کو ہم نے اپ گریڈ کیا ہے اور بنوں میں جو کہ میرے اور ان کے قریب میں خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال ہے جو ابھی دو سال سے اس کا ایکسرے اور سی ٹی سکین مشین بھی خراب ہے اور اس کی ایم آر آئی بھی دو سال سے خراب ہے، اور یہ ہسپتال ہے شمالی وزیرستان کا، یہ ہے کرک کا، یہ ہے لکی مروت کا، یہ پورے جنوبی اضلاع کا ہسپتال ہے۔ میں نے سٹینڈنگ

کمیٹی میں بات کی، میں نے یہاں پر بات کی لیکن ابھی تک میری سی ٹی سکین کیلئے کوئی آدمی نہیں ہے، پرسوں ہماری گپ شپ ہوئی ان کے گھر میں، ان کا باپ میرا دوست ہے، میں نے کہا کہ خدا کیلئے پورے سدرن ڈسٹرکٹس کے لوگ وہاں پر ادھر آتے ہیں اور اس پشاور میں پورے صوبے کے لوگ ہیں، یہاں پر پشاور میں خواتین کی یونیورسٹی ہم نے بنائی ہے، یہاں پر Co education کیلئے بھی ایک راستہ ہم نے دیا اور پھر پیپلز پارٹی اور اے این پی کی گورنمنٹ آئی تو انہوں نے بینظیر کا نام دیا، پورے صوبے میں فری میڈیکل بکس، یہ ایجوکیشن کی کتابیں ہیں یہ ہم نے دی ہیں اور فری کی، یہ عنایت اللہ خان میرے منسٹر تھے، پورے ہسپتالوں کو اپ گریڈ بھی کیا، پورے ہسپتالوں میں دوائی بھی مفت کی اور ان شاء اللہ یہاں پر جو سینیئر ڈاکٹرز تھے جنہیں افتخار حسین شاہ گورنر نے پورے صوبے کو ان سے صاف کر دیا تھا، ہم نے ان کو دوبارہ بلایا اور وہ سارے سینیئر ڈاکٹرز دوبارہ کام کرنے لگے۔ مجھے آج تشویش جو ہے، ہشام خان نے بات کی کہ بہت زیادہ لوگ باہر پھر رہے ہیں جو بے روزگار ہیں، اس میں کوئی شک نہیں، بے روزگاری اتنی بڑھ گئی ہے، یہ میں آج آپ کو بتادوں، خیبر پختونخوا نامی ایک ڈیویلپمنٹ زون ہے، کریم خان صاحب بیٹھے ہیں، بیالیس لوگ کام کر رہے تھے، ٹی ایم اوز اور ہمارے سیکرٹری انڈسٹری، صابر لطیف نے ان کو ایک بورڈ میٹنگ میں فارغ کیا، ابھی وہ میرے دفتر سے گئے ہیں، یہاں پر تورشکئی میں اکنامک زون بن رہا ہے اور پورے بیالیس لوگ کیلئے اس حکومت میں کوئی جگہ بھی نہیں ہے کہ آپ کی بائیس سال انہوں نے خدمت کی اور آپ ان لوگوں کو نکال رہے ہیں اور وہ جب ابھی میرے دفتر سے جا رہے تھے تو آپ یقین کریں کہ وہ رو رہے تھے، تو ہم نے اس صوبے کی بہتری کیلئے یہاں پر جو ہم نے کام کیا ہے، واپڈا جو تھا وہ بہت بڑا ہاتھی تھا، وہ ان کے ساتھ مذاکرات کیلئے بیٹھنے کے تیار نہیں تھا اور ان شاء اللہ ہم نے ثالثی کی اور 110 ارب روپے اس صوبے کے ہم نے نکالے ہیں اور پھر چھ ارب سے زیادہ کر کے بیس ارب آپ کے صوبے کو جو مل رہے ہیں ان شاء اللہ، یہ ہماری خدمات ہیں، اس پہ اگر میں تین گھنٹے لگا رہوں تو ان شاء اللہ وہ کام ہو گا، برکی صاحب کو وہ ضرور اتنا دے دیں چونکہ ان کی پارٹی کی ایک مجبوری ہو گی لیکن میں ایمان سے کہتا ہوں اور میں صدق دل سے کہتا ہوں کہ اس صوبے کے ہسپتالوں کی جو تباہی ہے اس کا ذمہ دار برکی ہے اور یہ دن بہت زیادہ تیزی سے جاتے ہیں، اگر ہمارا وقت آگیا تو ان شاء اللہ امریکہ سے بھی اس برکی کو ہم لائیں گے اور اس قوم کے سامنے پیش کریں گے، ہم سے اس طرح کی باتیں نہ کریں کہ کسی نے اس صوبے میں کام نہیں کیا ہے، ہم نے چالیس سال بڑی محنت کر کے، لیکن آج ایک عجیب سی بات بن گئی ہے کہ اگر کوئی

صاف بات کہتا ہے تو وہ بری لگتی ہے، نہ میڈیا کو چھوڑا جا رہا ہے اور جب اکرم خان درانی بھی صحیح صاف باتیں کرے گا تو پھر اس کا بیٹا بھی نیب میں حاضری دے گا، اکرم خان درانی بھی دے گا، اس کا بھتیجا بھی دے گا، اس کا داماد بھی دے گا، (تالیاں) یہ ملک کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے اور خدا کی قسم ہم نظریاتی لوگ ہیں، خدا کی قسم ہم نظریہ والے لوگ ہیں، ہم اپنے قائد سے ایک والہانہ محبت کرتے ہیں، یہ تو بہت چھوٹی باتیں ہیں، ہماری اولاد بھی نظریئے پہ قربان ہے، ہم بھی نظریئے پہ قربان ہیں، (تالیاں) لیکن اتنی محنت کے بعد کوئی ہمیں اس طرح سبق نہ سکھائے کہ کسی نے کام نہیں کیا ہے، یہ اس صوبے میں آج جو ملاکنڈ تھری، اکیاسی میگاواٹ بجلی دے رہا ہے، ادیزئی کا پچیس ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو رہا ہے، یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ کے کارنامے ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ، ہشام خان میرا بہت ہی پیارا ہے لیکن وہ ہمیں اس طرح نہ کہے کہ اس ہاؤس میں جو لوگ بیٹھے ہیں، میں ایک کھلی کتاب ہوں اور ان شاء اللہ جب بھی کوئی حکومت آئی ہے ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور ادا کریں گے لیکن ہم آج بھی کہتے ہیں، میں نے تو مصالحت کی بات کی، میں نے تو کہا کہ ڈاکٹروں کیلئے کمیٹی بناتے ہیں، میں آپ کو اپنے ممبروں میں سے دوں گا، آپ اپنے اس کو سمجھائیں، میں آج بھی علی الاعلان کہتا ہوں کہ ہم ڈاکٹروں کے ساتھ ہیں، ان کی ہڑتال میں جائیں گے، ان کے ساتھ وہاں پر بیٹھنے کیلئے بھی تیار ہیں اور ان شاء اللہ پھر دیکھیں گے کہ جب ہماری ساری جماعتیں، اے این پی بھی ہو گی، پیپلز پارٹی بھی ہو گی، مسلم لیگ بھی ہو گی، تو میں دیکھتا ہوں کہ کونسا ڈی آئی جی ہے کہ جو میرے ڈاکٹر پر لاٹھی چارج کرے؟ اس وقت پھر دیکھا جائے گا، پھر آمنا سامنا ہو گا لیکن خدارا اتنا ظلم کرو کہ کل پھر آپ برداشت کر سکو، یہ ڈاکٹر ہمارے بیٹے ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں اور یہ جو نرسیں ہیں یہ ہماری بیٹیاں ہیں، ان کے ساتھ اس طرح کا مذاق ہم سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب، میں نے تو بڑی خوبصورتی سے رواداری کی بات کی کہ آئیں کہ اس کو سلجھائیں، اپوزیشن تو معاملے کو بگاڑتی ہے اور میں ہمیشہ یہاں پر جوڑتا ہوں، میں ہمیشہ یہاں پر آپ کے سامنے جو بات کرتا ہوں، صوبے کے حالات ہمارے اچھے نہیں ہیں، اس ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں، میں تو کوشش کرتا ہوں کہ خدارا جو مسئلہ آیا ہے، یہاں پر ہمارے لوگ Suffer ہو رہے ہیں، ہسپتالوں میں جگہ نہیں ہے، ویکسین ہر ایک دکان میں کتے کے کاٹنے کی موجود ہے، ویکسین ہر ایک دکان میں سانپ کے کاٹنے کی موجود ہے، وہ کس جگہ سے آتی ہے؟ تو میں اپنی بات ختم کرتا ہوں، تھوڑی سی جو میں نے ایک ایسی بات کی کہ ہم اس ماحول کو جوڑیں لیکن میرے خیال میں جواب اس طرح آیا کہ وہ جوڑنے والا نہیں تھا، وہ اس

طرح جواب تھا کہ وہ اور بھی ان کو ماریں گے، اور بھی ماریں گے، ہمارے ہوتے ہوئے ہم بھی حصہ دار ہیں، اس ملک میں ہم بھی رہنے والے ہیں، ان ڈاکٹروں کے ساتھ ہم بھی اس طرح ہیں کہ وہ ہمارے پاس آتے ہیں، آج مجھے آج فون کیا ہے کہ پورے واپڈا کی نجکاری ہو رہی ہے اور پورے واپڈا کی یونین بھی ابھی ہڑتال پہ ہو گی، تو خدارا کچھ سوچ لیں، حکومتیں ڈنڈوں سے نہیں چلتی ہیں، حکومتیں زبردستی سے نہیں چلتی ہیں، حکومتیں ایک رویئے سے چلتی ہیں، ایک خوبصورتی سے چلتی ہیں، ایک مفاہمت سے چلتی ہیں، تو تھوڑی سی میں نے یہ باتیں اس لئے کی ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نہیں، درانی صاحب، غصہ آپ کے ساتھ اچھا بھی نہیں لگتا نا، آپ بہت سینیئر اور محترم ہیں، آپ کے ساتھ غصہ اچھا نہیں لگتا۔ (مداخلت) ورکوم جی، دا منسٹر صاحب تہ، Honourable Minister Sahib, just for two minutes, just for two minutes.

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت):</u> پلیز پلیز، میں جی، نہیں جی، میری بات سنیں جی، نہیں نہیں، ضروری ہے جی، یہ ضروری ہے، یہ ضروری ہے، یہ لاء اینڈ آرڈر کیلئے بھی ضروری ہے جی، نہیں نہیں، آپ کو نہیں چاہیئے، یہ میرے بڑے ہیں، میں ان کا چھوٹا ہوں، ہر بات میں اسی بات سے شروع کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد ان کے بڑے عزیز دوست ہیں، مطلب یہ مجھے بھتیجا بھی سمجھتے ہیں لیکن اب بات ایسی آ گئی ہے کہ یہاں پہ اگر میں اپنا منہ بند رکھوں تو میں ان لوگوں کو جواب نہیں دے پاؤں گا جن کی وجہ سے میں یہاں پہنچا ہوں، میں نے بالکل یہ کہا کہ مجھے یہ لگتا ہے کہ ہیلتھ سیکٹر میں ستر سال میں کچھ نہیں ہوا، میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ ہیلتھ سیکٹر میں آپ نے تو اور بھی سیکٹرز بتائے کہ ہم نے یونیورسٹی بنائی، ہاسپٹلز بنائے، دیکھیں، یہ سوچ غلط ہے، Most respectfully میں کہتا ہوں، یہ سوچ غلط ہے، بلڈنگز بنائی ہیں آپ نے، ہاسپٹلز کی بلڈنگز آپ نے بنائی ہیں لیکن اس میں علاج آپ نے نہیں دیا، آپ نے یونیورسٹی بنائی ہے لیکن اس میں آپ نے پڑھائی کا نظام نہیں دیا، اس میں کلاس فور پھرتے ہیں، اس میں کلاس فور پھرتے ہیں، The basic idea was کہ ہم ایک بلڈنگ بنائیں تاکہ وہ خوبصورت لگے، اس میں بھرتیاں کریں، چاہے اس میں علاج ہو یا نہ ہو، I am not saying کہ یہ آپ کی Intention نہیں تھی، شاید آپ بھول گئے ہوں، شاید آپ کی Priority یہ تھی کہ ڈیویلپمنٹ یہ ہوتی کہ بڑی بڑی بلڈنگ ہم بنائیں، جہاں تک آپ نے بات کی کہ ہم نے یہ بہت کچھ کیا، میں مانتا ہوں آپ نے بہت، بنوں کو آپ نے ایسے بنایا ہے جیسا کہ I think کہ سوئزرلینڈ، لیکن بنوں کے ساتھ ہمارا ایک

غریب ڈسٹرکٹ تھا لکی مروت، اس میں آپ نے ایک اینٹ بھی نہیں لگائی،   (مداخلت)   ایک منٹ جی، نہیں نہیں، ایک منٹ، نہیں نہیں، اس میں آپ میری بات سنیں، وہاں پہ لوگوں کے ساتھ یہ دس سال جو آپ کی حکومت رہی ہے، وہاں پہ ان کو پانی، پینے کا پانی بھی نہیں ہے اور تو آپ چھوڑیں، خیر Anyway, that is your، یہ آپ کا مؤقف ہو گا، یہ میرا مؤقف ہو گا، آپ نے یہ بات کی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر، اگر یہ اس طرح ہو جائے گا تو پھر یہ بہت، میرے خیال میں اجلاس اب ایڈ جرن کرادوں گا میں۔

وزیر صحت: میری بات سنیں، دیکھیں، ہم ایسے لوگ ہیں، میں اپنے آپ کو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سر، آپ نے بہت تفصیل سے باتیں کی ہیں، درانی صاحب، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ نے بڑی تفصیل سے بات کی، بس آپ بڑے ہیں۔

وزیر صحت: میں آپ کا چھوٹا ہوں تو آپ میری بات سنیں، آپ میرے بڑے ہیں، یہ ہم کوئی جھگڑا تو نہیں رہے، اس کے بعد ہم پھر ہاتھ ملائیں گے ایک دوسرے کے ساتھ،   (مداخلت)   نہیں سیکرٹری صاحب، پلیز، This is important آپ نے بات کی کہ برکی نے سب کچھ خراب کیا ہے، آپ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ فوج نے سب کچھ خراب کیا ہے، جو لوگ ہمارے لئے راتوں کو ہم سو رہے ہوتے ہیں اور وہ گولیاں کھاتے ہیں، وہ بھی آپ کو Acceptable نہیں ہیں، جو لوگ امریکہ سے آتے ہیں، آپ کی خدمت کرتے ہیں بغیر کوئی معاوضہ لئے، وہ بھی خراب ہیں، ہم بھی خراب ہیں، بات یہ ہے کہ جو آپ اچھے لوگ تھے اور میں تو آپ کی بڑی عزت کرتا ہوں، آپ واقعی اچھے ہیں، میں آپ کی بڑی قدر کرتا ہوں، Overall system، بات حکومتوں کی میں کر رہا ہوں، وہ تو اپنا ٹائم پیریڈ گزار چکے ہیں، عوام کو پتہ ہے کہ انہوں نے تو کچھ Deliver نہیں کیا، اب تین چار سال ہمیں چھوڑ دیں، کچھ ہم نے کیا تو ٹھیک ہے، نہیں کیا تو آپ ہمارا، Believe me یہ عوام ہمارا کام کر دیں گے، اگر ہم نے ان کیلئے کچھ نہیں کیا تو، بات رہی ڈاکٹرز کی، تو ڈاکٹرز کے ساتھ تو میں بھی کھڑا ہوں لیکن اس ٹولے کے ساتھ نہیں کھڑا، جب آپ ٹولے کے ساتھ کھڑے ہوں گے، پھر میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ میں عوام کے ساتھ کھڑا ہوں گا کیونکہ یہ ٹولہ جو کہ عوام کی بہتری نہیں چاہتا، عوام کو Suffer کروا رہا ہے، لوگ مر رہے ہیں تو میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں گا جو کہ مر رہے ہیں، تو یہ میری بھی یہاں سے آپ کو، اور میں آپ کو یہ ایک بات

کہوں، ہم تو پشتون ہیں، ہم تو مہمان نوازی کیلئے جانے جاتے ہیں، مہمان بھی ہو اور ہمارے اوپر ان کا احسان بھی ہو اور ہم ان کو یہ کہیں کہ ہم ان کو وہاں پہ نہیں چھوڑیں گے، تو میں تو ان کے ساتھ کھڑا ہوں، مہمان نوازی کیلئے بھی کھڑا ہوں اور آپ نہ چھوڑیں، ٹھیک ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مختصر جی، مختصر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب، ہشام صاحب تو میرے بڑے پیارے ہیں، ان کے خاندان نے جو میرے رشتہ دار ہیں، آپ کو میں بتادوں کہ ان کے ساتھ میرا بہت قریب کا رشتہ ہے، جنرل حبیب اللہ خان کی بہن کلثوم جو ہے، ہمایون سیف اللہ کی والدہ اور میرے دادا کی یہ سگی بہنیں ہیں، ہم اتنے قریب ہیں، ٹھیک ہے، لیکن میں نے جو لکی کی خدمت کی ہے وہ میرے رشتہ داروں نے پچاس سال میں نہیں کی ہے، میں بتادوں، میں نے ایک 104 وہاں پر نئے ٹیوب ویلز لگائے ہیں اور 60 صرف پورے ضلع میں تھے، ابھی میں موجودہ بتادوں، موجودہ، لکی، بنوں کا ایک منصوبہ ہے جو کہ یہ ڈیمانڈ تھی پورے لکی مروت کی اور وہ تھا بنوں باران ڈیم کہ وہ پانی دے دے، وہ میں نے نواز شریف صاحب کو بنوں لے جاکر باران ڈیم پہ کام شروع ہے اور میں نے 05 ارب 20 کروڑ روپے لکی کیلئے کئے ہیں، میں نے ابھی جو میرے گاؤں میں نواز شریف آیا تھا، ریکارڈ کی بات ہے، ریکارڈ کی بات ہے، (مداخلت) آپ بیٹھیں-----

<u>جناب مسند نشین</u>: درانی صاحب، دے پسے قرارداد ونہ دی۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں نے نواز شریف سے لکی کیلئے یونیورسٹی کا اعلان کروایا اور ابھی یونیورسٹی بن رہی ہے، لکی میں یونیورسٹی بن رہی ہے، تو اس طرح باتیں نہ کریں، بس میں آپ کی وجہ سے پھر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Chairman</u>: Suspension of rules to move the resolution. A joint resolution, moved by Mr Akram Khan Durrani, Mian Nisar Gul, MPA, Mr Khushdil Khan, Mr Sher Azam Khan, Sardar Aurangzeb Nalotha, Mr. Inayatullah Sahib, Ms. Shagufta Malik, Ms. Nighat Orakzai, Ms. Rehana Ismail, Ms. Momina Basit, Ms. Shahida Waheed Sahiba, Mr. Sultan Khan, Mr. Qulandar Khan Lodhi, Mr. Atif Khan, Sardar Ranjit Singh, Ms. Nadia Sher, Mian Nisar Gul, MPA, to please move that rule 124 may be suspended.

<u>میاں نثار گل</u>: آپ نے رول سسپنڈ کر لئے ہیں جی یا میں پیش کر لوں؟

جناب مسند نشین: Suspension کیلئے آپ کہہ دیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، رول 124 کو سسپنڈ کر کے رول 240 کے تحت مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240, to allow the Member to move his resolution in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, the rule is suspended, Honourable Member, to please move his resolution.

قراردادیں

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کا معزز ایوان کل چمن میں ہونے والے دھماکے میں مولانا محمد حنیف صاحب اور ان کے ساتھ جو اور لوگوں کی شہادت ہوئی ہے، ہم اس حملے کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ساتھ ہی گاہے بگاہے دہشت گردی کی وارداتوں میں جو قیمتی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے، ہم اس پہ افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں، ہم تمام شہداء کے گھرانوں سے تعزیت کا اظہار اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں اور یہ جو آپ نے نام لئے ہیں، یہ ان سب کی طرف سے یہ قرارداد ہے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member Mian Nisar Gul Sahib, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Momina Basit, MPA, move her resolution in the House.

نه دا اسمبلی به یوازې، دا دیخوا به ځوک نه اخلو، دا اسمبلی ه یوازې چلوؤ؟ داسې خو را سره هم مه کوئ کنه، دا به څه کوی جی؟ دا اسمبلی به نیمه دیخوا هم چلیږی، ګوره پکار داسې خو هم نه ده، آپ بولیں۔

محترمہ مومنہ باسط: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کیونکہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے اقوام عالم کے سامنے جس طرح کشمیر کا مقدمہ لڑا اور دنیا کو اسلام کا خوبصورت اور اصل تصور پیش کیا جس کی

بدولت نہ صرف دنیا نے کشمیر پر ہمارے موقف کو تسلیم کیا بلکہ اس سے بھارت کا بھیانک چہرہ بھی بے نقاب ہوا، اس لئے پوری قوم وزیر اعظم عمران خان کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے پاکستان کا Image بہتر کیا اور دنیا کو بتایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور بھارت کشمیریوں پر ظلم ڈھا رہا ہے۔

(تالیاں)

Mr. Chairman: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by the majority. (Applause) Honrouble Member, Rangez Khan.

جناب رنگیز خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں وزیر اعظم عمران خان کے دورہ امریکہ کے متعلق بات کروں گا کہ وزیر اعظم کا ایک کامیاب ترین دورہ امریکہ جو ایک ہفتے سے زیادہ دنوں پر محیط تھا، وہاں سے واپس آئے اور پاکستان کا مقدمہ ایسا لڑا کہ پوری دنیا میں اس کی تعریف ہوئی اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسانڈر اور بے باک لیڈر عطا کیا کہ اس کی واپسی پر نہ صرف ہمارے پی ٹی آئی ورکرز نے بلکہ علماء نے بھی ان کا ایئرپورٹ پہ استقبال کیا، جن میں وہ علماء بھی شامل تھے اور سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا نے جن علماء کی تعریف کی اس میں وہ علماء بھی شامل تھے جن کی وابستگی مختلف سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ہے، تو یہ ہمارے لئے، پاکستانی قوم کیلئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ جناب سپیکر، جن چار نکات پہ وزیر اعظم نے وہاں پر تقریر کی اس میں سب سے پہلے انوائرونمنٹ کی بات کی گئی کہ کے پی کی پچھلی حکومت میں انوائرونمنٹ پہ جو کام ہوا اور ایک ارب درخت لگائے گئے اور دنیا کو یہ مسیج بھی دیا کہ موجودہ حکومت پورے پاکستان میں ماحول کی بہتری کیلئے دس ارب درخت مزید لگائے گی، تو یہ نہ صرف پاکستان کیلئے بلکہ انوائرونمنٹ کا جو مسئلہ ہے وہ پوری دنیا کیلئے اور پوری دنیا کے انسانوں کیلئے ہے اور انہوں نے اقوام عالم کو یہ پیغام دیا کہ جس طرح انوائرونمنٹ کیلئے پاکستانی حکومت کام کر رہی ہے، آپ کو بھی چاہئیے کہ انوائرونمنٹ کیلئے کام کریں۔ دوسرا جو نکتہ انہوں نے اٹھایا وہ کرپشن کا تھا، خان صاحب نے جو کرپشن پہ بات کی عالمی فورم پہ، ان قوموں کو بتایا کہ ہمارے جتنے بھی سیاست دان اور بیوروکریٹو جو ترقی پذیر ممالک سے کرپشن کرکے، منی لانڈرنگ کرکے جو پیسہ ان ممالک میں منتقل کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہاں پہ ترقی یافتہ ملکوں میں منی لانڈرنگ کے خلاف سخت قوانین

بنے ہوئے ہیں، اس کے باوجود وہ ان لوگوں کو جو ترقی پذیر ممالک کے جو چور اور لٹیرے ہیں، جو مال لوٹ کر وہاں پر منی لانڈرنگ کرتے ہیں، وہاں پر اثاثے بناتے ہیں، نہ صرف یہ کہ ان لوگوں کو تحفظ دیتے ہیں بلکہ ان کے چوری کے اس پیسے کو ان کے اثاثوں کو بھی تحفظ دیتے ہیں، تو یہ ایک ایسا پیغام خان صاحب نے ان کو دیا ہے کہ آپ دوغلے پن کا شکار ہیں، آپ دوغلا پن کرتے ہیں کہ منی لانڈرنگ کے خلاف قوانین بھی بناتے ہیں اور جو یہاں کے لوگ پیسہ چوری کر کے منی لانڈرنگ کرتے ہیں ان کو وہاں تحفظ بھی دیتے ہیں اور اگر ہم ثابت کریں کہ یہ پیسہ اور اثاثے یہ چوری کے ہیں تو وہاں پہ ایسے قوانین بنیں۔

(عشاء کی اذان)

جناب رنگیز خان: جناب سپیکر، ہمارا جو ان ممالک میں چوری کا جو پیسہ ہے اور جو اثاثے ہیں اگر ہم ثابت بھی کر دیں کہ یہ مال چوری کا ہے، یہ اثاثے کرپشن کے ہیں، وہاں کے وہ قوانین اجازت نہیں دیتے کہ وہ پیسے یا وہ اثاثے ہمیں واپس ملیں۔ تیسری بات یہ کہ خان صاحب نے جو اسلامو فوبیا کی جو بات کی تو کیا خوبصورت بات کی اور ان کو بتادیا ہے کہ وہ لوگ اور وہ حالات جو آپ نے Create کئے تھے بعد میں وہ ہمارے گلے پڑ گئے اور آپ لوگوں نے ہمارے مذہب کو بدنام کیا، ہمارے مذہب کو، اسلام کو ٹیررازم کا نام دیا، تو خان صاحب نے ان کو بتایا کہ مذہب، یہ دہشتگردی کا نام نہیں ہے، مذہب کو دہشتگردی کا نام نہ دیں بلکہ ہر مذہب میں ایسے لوگ ہیں اور جو شروعات ہوئی تھیں وہ تامل ٹائیگرز کی طرف سے، خودکش حملوں کی ابتدا ہوئی تھی تو وہ ہندو تھے، انہوں نے ہندو مذہب کو تو کسی نے دہشتگردی کا نام نہیں دیا، تو ہمارے مذہب کو کیوں آپ دہشتگردی کا نام دیتے ہیں؟ اور حضور ﷺ کے بارے میں جو ان کی توہین کے جو کلمات ہوتے ہیں، ان کو سمجھا دیا ان قوموں کو، ان ممالک کو کہ حضور ﷺ کے بارے میں آپ لوگ جو غلط بیانی کرتے اور توہین کرتے ہیں جس سے ہمارے دل دکھتے ہیں اور دل کا وہ درد ہے کہ سارے بدن سے زیادہ درد دل میں ہوتا ہے، تو ان لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ آپ لوگ اس سے باز آ جائیں اور ہمیں دکھی نہ کریں۔ اس طرح ان معاملات میں، کشمیر کے حوالے سے جو انہوں نے بات کی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھبیس منٹ کشمیر کے حوالے سے خان صاحب نے بات کی تو کشمیر کے اوپر اس بات کا یہ اثر ہوا کہ خان صاحب کے پاکستان کے پہنچنے سے پہلے آٹھ اضلاع میں سے کرفیو میں وہاں سے نرمی کی گئی اور دن کے وقت وہاں کرفیو ختم کر دیا گیا، تو جس طرح ہر معاملے میں عالمی فورم میں خان صاحب نے جو مقدمہ لڑا ہے، اس کو ہم Appreciate کرتے ہیں اور جو یہاں سے آنریبل ممبر میمونہ باسط نے قرارداد پیش کی وہ

بہت ضروری تھی، میں سمجھتا ہوں اور میں اپنے ساتھیوں کا، تمام ایوان کا شکر گزار ہوں کہ اکثریتی رائے سے وہ قرارداد انہوں نے پاس کی۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ وحید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میری قرارداد ہے کہ:

ہر گاہ کہ محترمہ الف جانہ خٹک بی بی کرک کی ایک عظیم شاعرہ تھیں، اس عظیم شاعرہ کا مشن عورتوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا اور ان کے اس مشن پر اور پختون قوم کیلئے ان کی عظیم خدمات کے اعتراف میں عوامی نیشنل پارٹی کے دور حکومت میں وزیر اعلیٰ امیر حیدر خان ہوتی نے ایک کالج منظور کیا تھا جو کہ 19 کروڑ 80 لاکھ کی لاگت اب مکمل ہو چکا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ موجودہ حکومت بلا تاخیر کالج کا افتتاح انہی کے بھائی کے ہاتھوں سے کروائے اور محترمہ الف جانہ خٹک بی بی کے نام سے منصوبہ اس کالج کا نام برقرار رکھے تاکہ کل کی بچیاں کالج سے تعلیم حاصل کر کے الف جانہ بی بی کے عظیم مشن کی تکمیل کر سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Chairman: Minister for Food, to respond please.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): چیئرمین صاحب، ہمارے پاس نہ تو کوئی کاپی آئی ہے اور نہ ہمیں کچھ دیا گیا ہے، نہ ہی اس کی گورنمنٹ کے پاس ہوتی ہے، پھر اس کے بعد کچھ بات ہوتی ہے تو آپ سے ریکویسٹ یہی ہے کہ اس کو ڈیفر کریں، اس کو بعد میں ان شاء اللہ لے لیں گے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ آج ہی اس سب کو ختم کرنا ہے، اسمبلی کا سارا بزنس آج ہی ختم کرنا ہے، تو آپ سے ریکویسٹ ہو گی، یہاں نہ ہمیں کوئی کاپی دیتا ہے اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو اس کے بعد ہمارے آنریبل ممبر یا ہماری بہن-----

جناب مسند نشین: شوکت صاحب، تاسو Respond کړئ دا اوواییٔ، د دې Respond او کړئ ورته، Assure ئے کړئ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، یہ کالج کا نام منسوب کرنا چاہتی ہیں اور ساتھ یہ کہ افتتاح کرنا چاہتی ہیں، کہتی ہیں کہ ان کا بھائی، جو شاعرہ کا بھائی ہے وہ افتتاح کرے، تو میرے خیال میں جو کرک کا کوئی ایم پی اے، منتخب لوگ ہیں ان کے ساتھ چلی جائیں، کر لیں، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: شاهده وحید صاحبه، تاسو ته دوئ ایشورنس درکړو جی، نو تاسو مطمئن یئ؟

محترمه شاہدہ وحید: مطمئنه یم جی، خو لکه مونږ وایو چې دا کالج دې روان شی چې د هغې ځائے لکه خلقو ته دې ترینه فائده اوشی او مطلب د هغې په نوم باندې جوړ شوے دے، نو کالج خو تیار دے کنه، نو افتتاح دې اوشی، که د هغې د ورور په نوم اوشی نو زیاته به بهتر وی ځکه چې کالج خو دورِ حکومت کښې د امیرحیدر خان هوتی په حکومت کښې جوړ شوے دے نو بس زمونږه دغه د دوئ نه دا ریکویسټ کوؤ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک شو جی۔

محترمه شاہدہ وحید: مہربانی جی۔

جناب مسند نشین: محترم ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، ایف ڈبلیو او نے کوہاٹ بنوں روڈ پر کام شروع کیا ہے جو کہ خوش آئند ہے، جو کہ ضلع کرک ویلہ لتمبر کے بازار کے وسط سے گزر رہا ہے، لتمبر میں سڑک کی دونوں جانب آبادی ہے اور لوگوں کی آمد ورفت اور خصوصاً طلباء وطالبات سکول جاتے وقت سڑک کو روزانہ کراس کرتے ہیں جس کی وجہ اکثر سکول کے بچے بچیاں تیز رفتار گاڑیوں کی زد میں آجاتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ٹریفک کے حادثات کو روکنے اور عوامی مفادات کی خاطر مذکورہ سڑک لتمبر شہر میں مخصوص جگہ پر انڈر پاس یا Over head bridge بنالے۔ جناب، ہمارے شاد محمد خان، سابقہ منسٹر بھی یہاں پر موجود ہیں، حکومت کی مہربانی سے دو رویہ سڑک بن رہی ہے، کوہاٹ بنوں اولڈ روڈ۔

جناب مسند نشین: تاسو جی قرارداد راوړئ، نه هغوی سره چا سره کاپی، نه تاسو له څوک ایشورنس درکولے شی۔

ملک ظفر اعظم: کاپی خو مې درکړې ده جی، دوئ له مې ورکړې وه، تاسو له ئے در رسولې ده، کاپی دوسری بھی دی ہے۔

جناب مسند نشین: ډیر زیات غیر مناسب طریقه شروع شوه کنه جی۔

(شور)

<u>Mr. Chairman</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Waqar Khan.

<u>جناب وقار احمد خان</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، تاسو په 27 تاریخ هم مهربانی کړې وه دا قرارداد پیش شوے وو خو تاسو ووټنګ ته نه وو Put کړے، زه ئے دوباره پیش کومه۔

ہر گاہ کہ ضلع سوات میں عمومی اور تحصیل کبل میں خصوصی طور پر موبائل فون کی سہولت دینے والی کمپنیاں جن میں ٹیلی نار، زونگ، یوفون اور موبی لنک قابل ذکر ہیں، کی سروسز انتہائی ناقص اور خراب ہو چکی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وفاقی حکومت متعلقہ کمپنیوں کے مجاز حکام کو بلائے اور سروسز بہتر کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے تاکہ عوام میں بے چینی کو دور کیا جاسکے۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، زما امید دے چې دا به Unanimously pass شی۔ مهربانی۔

<u>Mr. Chairman</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Naseer Ullah Khan, MPA Sahib.

<u>جناب نصیر اللہ خان</u>: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، ہر گاہ کہ خیبر پختونخوا میں نئے ضم شدہ قبائلی اضلاع نہایت ہی پسماندگی کا شکار ہیں، ان کی پسماندگی دور کرنے کیلئے حکومت نے قبائلی نوجوانوں کو تعلیم یافتہ بنانے کیلئے ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں داخلے کیلئے کوٹہ مختص کیا تھا جس سے تاحال قبائلی نوجوانان استفادہ کرتے ہیں لیکن یہ سہولیات بہت ہی کم ہیں جس کی وجہ سے بہت سے قبائلی عوام تعلیم اور صحت جیسی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

دوسری طرف دہشت گردی کی لہر نے یہاں کے لوگوں کو بہت ہی ستایا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ قبائلی اضلاع کے نوجوانوں کو تعلیمی میدان میں ترقی دینے کیلئے تعلیمی اداروں میں مختص کوٹہ دگنا کرنے کے اقدامات اٹھائے تاکہ زیادہ سے زیادہ قبائلی عوام ان سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے ملک اور قوم کی خدمت اچھے طریقے سے کر سکیں۔

سپیکر صاحب، دومنٹ میں ذرا کلیئر کر دوں۔ سر، میڈیکل سیٹس، ہو گیا سر، تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے کی نشاندہی کی گئی)

Mr. Chairman: As the quorum is point out. The sitting is adjourned till 2:00 p.m. Tuesday, 1st October 2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم اکتوبر 2019ء بعد از دوپہر دو بجے تک ملتوی ہو گیا)